عمران سیریز
مظہر کلیم ایم اے
لاسلکی

لاسلکی

مظہر کلیم۔ ایم اے

http://forums.hibuddiez.com

لاسلکی

عمران اپنے بیڈروم میں گہری نیند سویا ہوا تھا کہ اچانک کال بیل کی تیز آواز سن کر اس کی آنکھ کھل گئی۔ کال بیل اسطرح مسلسل بج رہی تھی جیسے بجانے والے نے بٹن پر مستقل انگلی رکھی ہوئی ہو۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے لیمپ کا بٹن پریس کیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں ٹائم پیس پر پڑیں تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ اس وقت رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔ کال بیل ابھی تک مسلسل بج رہی تھی۔ پھر سلیمان کے دوڑ کر گیلری میں سے گزرنی کی آواز سنائی دی۔

"بند کرو کال بیل بجانا۔ کون ہو تم؟" سلیمان کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو کال بیل بجنی بند ہو گئی۔

"دروازہ کھولو جلدی کھولو۔" باہر سے ایک بھاری اور چیختی ہوئی آواز آئی۔ عمران ایک سائیڈ پر پڑا ہوا گاؤن اٹھا کر پہنا اور پھر دروازہ کھول کر بیڈروم سے باہر آ گیا۔

"پہلے بتاؤ کون ہو تم۔" سلیمان نے اسطرح غصیلے لہجے میں کہا اسے بھی شاید اسطرح اٹھنے پر غصہ آیا ہوا تھا۔

"میں کہتا ہوں دروازہ کھولو ورنہ ہم دروازہ توڑ دیں گے۔" باہر سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازے پر اسطرح دھماکے شروع ہو گئے جیسے پوری قوت سے اس پر لات ماری جا رہی ہو۔

"دروازہ کھول دو سلیمان۔" عمران نے برآمدے میں آکر کہا تو سلیمان نے ہاتھ اٹھا کر چٹخنی کھولی تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے پانچ مسلح آدمی جنہوں نے باقاعدہ یونیفارم پہنی ہوئی تھی دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

"خبردار اگر کسی نے حرکت کی۔" ان میں سے دو نے سلیمان اور عمران کو ریوالوروں سے کور کرتے ہوئے چیخ کر کہا باقی تینوں دوڑتے ہوئے کمروں میں داخل ہوگئے۔ عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ نہ صرف یونیفارم سرکاری تھی بلکہ انکے ریوالور بھی سرکاری تھے۔

"کون ہو تم۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی ان لوگوں کی آمد اور خاص طور پر اس انداز میں آمد پر حیرت ہو رہی تھی۔

"خاموش رہو ورنہ گولی مار دیں گے۔" عمران کو کور کرنے والے آدمی نے غصیلے لہجے میں کہا۔ عمران اس کے انداز سے اتنا سمجھ گیا تھا کہ آنے والے باقاعدہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔

"یہاں تو نہیں ہے۔ تم بتاؤ کوئی خفیہ کمرہ بھی ہے۔" ان میں سے ایک نے واپس آکر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون نہیں ہے۔ تمہیں کس کی تلاش ہے۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں جرات کیسے ہوئی اس لہجے میں بات کرنے کی۔ انٹیکو ٹیک فورس سے۔" اس آدمی نے جو ان کا انچارج لگ رہا تھا غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تو تم انٹی تار کو ٹیک فورس کے لوگ ہو۔ کرنل عباد اللہ کی فورس۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا تو نہ صرف

انچارج جس کا چہرہ غصے سے مسخ سا ہو رہا تھا بلکہ دوسرے لوگ بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"تم۔ تم کیسے جانتے ہو چیف کو۔" اس انچارج نے ہونٹ چھینپتے ہوئے کہا۔

"اسے چیف بنایا بھی میں نے ہے لیکن کیا تم واقعی انٹی تار کو ٹک فورس کے لوگ ہو۔ کیا کرنل عباد اللہ نے واقعی تم جیسے احمق لوگوں کو فورس میں بھرتی کر رکھا ہے۔" عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے واقعہ ان لوگوں کی اس انداز میں آمد اور اس انداز کی کاروائی پر شدید غصہ آ رہا تھا۔

"تم نے چیف بنایا ہے۔ تم نے کیا ہمیں احمق سمجھ رکھا ہے۔ ڈرگ خان ہتھکڑیاں نکالو اور ان کے ہاتھوں میں پہنا دو پھر یہاں کی ایک ایک چیز الٹ پلٹ کر چیک کرو سلونا روزی کی اطلاع غلط نہیں ہو سکتی۔" اس انچارج نے ایک بار پھر اپنے مخصوص انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن اس لمحے اچانک ایک آدمی دروازے پر نمودار ہوا۔ وہ بھی رات کے لباس میں تھا اور عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا اور نہ صرف عمران بلکہ آنے والے بھی اسے دیکھ کر چونکے اور پھر ایک آدمی نے تیزی سے ریوالور اس کیطرف کر دیا۔

"خبردار تم بھی سائیڈ میں ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔" اس آدمی نے آنے والے کو سائیڈ میں دھکیلتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے عمران صاحب۔" آنے والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ یہ عظمت واسطی تھا اسے ساتھ والے فلیٹ میں آئے ہوئے چند ہی ماہ ہوئے تھے۔ وہ سنٹرل انٹیلی جنسی بیورو کا سٹور آفیسر تھا اور اس لحاظ سے وہ نہ سرف عمران کو اچھی طرح جانتا تھا بلکہ صبح کی نماز کے دوران اس سے تقریباً روزانہ ہی عمران کی ملاقات ہوتی تھی اور پھر وہ عمران کے ساتھ ہی باغ میں صبح کی سیر کے لئے بھی جاتا رہتا تھا۔

"یہ انٹی تار کو ٹک فورس کے آدمی ہیں۔ کرنل عباد اللہ کی ٹیم۔" عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کرنل عباداللہ کی فورس۔۔اوہ۔۔لیکن یہ یہاں اس انداز میں کیا کر رہے ہیں۔" عظمت واسطی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو۔" انچارج نے اس بار عظمت واسطی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام عظمت واسطی ہے میں سنٹرل انٹیلی جنس بیوری میں چیف ستور آفیسر ہوں اور یہ علی عمران صاحب ہیں سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنزل سر عبدالرحمٰن کے صاحبزادے۔" عظمت واسطنی نے اپنے ساتھ ساتھ عمران کے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ویری بیڈ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ڈاج دیا گیا ہے۔" اس بار انچارج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

عظمب واسطی جاکر کرنل عبداللہ کو کال کرو اور اسے کہو کہ فورا میرے فلیٹ پر پہنچے۔" عمران نے اسطرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری۔ویری سوری۔آؤ چلیں۔" اس بار انچارج نے کہا اور دوسرے لمحے وہ جس قدر تیزی سے آیا تھا اسی تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کیطرف بڑھ گیا اور اس کیساتھ باقی ساتھ بھی تیزی سے دوڑتے ہوئے فلیٹ سے باہر نکل گئے۔وہ اسقدر تیزی سے باہر بھاگے تھے کہ عمران، سلیمان اور عظمت واسطی تینوں حیرت سے بت بنے کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔دوسرے لمحے نیچے سے جیپ اسٹارٹ ہونے کی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں سویا ہوا تھا کہ اچانک گڑبڑ کی آوازین سن کر جاگ پڑا ویسے یہ کیا سلسلہ ہے عمران صاحب۔" عظمت واسطی نے کہا۔

"شاید کسی غلط فہمی کی بنا پر آئے تھے یہ لوگ۔بہر حال آپ کا شکریہ آپ نے تکلیف کی۔" عمران نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہمسایوں کا فرض ہے کہ ایکدوسرے کا خیال رکھیں۔" عظمت واسطی نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔" عمران نے کہا۔

"ان کے بارے میں اب کچھ نہین کریں گے۔" عظمت واسطی نے کہا۔

"کیا کرنا ہے۔بہر حال صبح کرنل عباداللہ سے بات ہو گی۔عمران نے کہا تو عظمت واسطی سر ہلاتا ہوا مڑا اور فلیٹ سے باہر چلا گیا۔

"دروازہ بند کر دو سلیمان۔" عمران نے سلیمان سے کہا اور سلیمان نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔عمران نے بیڈروم میں جانے کی بجائے سیٹنگ روم کیطرف جانا شروع کیا۔اس نے فون اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔کافی دیر تک دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی پھر ریسیور اٹھالیا گیا۔

"راناہاؤس۔" جوزف کی خمار آلود آواز سنائی دی۔

"جوزف میں عمران بول رہا ہوں۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ باس آپ اسوقت۔" جوزف نے اس بار ہوشیار لہجے میں کہا۔

"میرے فلیٹ کے دائیں طف ایک فلیٹ ہے۔اس کے باہر عظمت واسطی کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی ہے۔یہ عظمت واسطی یہاں اکیلا رہتا ہے تم آؤ اور اسے اس انداز میں اغوا کرو کہ اس کے آس پاس کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور پھر اسے راناہاؤس لے جا کر بلیک روم میں بند کر کے اس سے پوچھو کہ اس نے اس وقت میرے فلیٹ پر انٹی تار کو ٹک فورس والوں سے ریڈ کیوں کرایا ہے۔وہ کیا چاہتا تھا۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں

کہا۔

"آپ کے فلیٹ پر ریڈ۔ کیا مطلب باس کس نے یہ جرات کی ہے۔" جوزف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے کال بجنے سے لیکر ان لوگوں کی آمد اور پھر عظمت واسطی کے آنے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔

"یس باس حکم کی تعمیل ہو گی۔" جوزف نے کہا۔

"میں صبح تم سے معلوم کر لوں گا لیکن اس عظمت واسطی کو ہر حال میں زندہ رہنا چاہیے اور ہاں اسے بے ہوش کر کے اس کے فلیٹ کی اچھی طرح تلاشی لینا اور اگر کوئی مشکوک چیز موجود ہو تو وہ بھی ساتھ لے جانا۔" عمران نے کہا اور اس ک ے ساتھ ہی ریسیور رکھ دیا۔

"صاحب یہ آخر چکر کیا ہے۔" سلیمان نے اس کے سٹنگ روم سے باہر آنے پر پوچھا۔ وہ گیلری میں ہی کھڑا تھا۔

"یہ اسی ہمسائے صاحب کی کرم فرمائی تھی اور یہ بات میری بھی سمجھ میں نہیں آئی کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے۔ اب نیند تو آئے گی نہیں اس لئے تم مجھے چائے بنا کر لا دو۔" عمران نے کہا اور بیڈ روم کیطرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد سلیمان اندر آیا اور اس نے چائے کی پیالی بیڈ کیساتھ رکھی ہوئی تپائی پر رکھ دی۔

"بیٹھو سلیمان۔" عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سلیمان ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جی صاحب۔" سلیمان نے کہا۔

"یہ عظمت واسطی میری عدم موجودگی میں بھی فلیٹ پر آتا جاتا رہتا ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں آج رات کو آپ کے آنے سے پہلے بھی آیا تھا۔ اسے ماچس کی ضرورت تھی۔ پہلے بھی کئی بار چھوٹی موٹی چیزیں لینے آتا رہتا ہے لیکن صاحب یہ تو بڑے صاحب کے آفس میں ملازم ہے پھر اس کا کیا چکر ہو سکتا ہے۔" سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ شخص جس انداز میں آیا تھا واقعی مشکوک تھا اور پھر میں نے اسے اس انٹی ٹار کوٹک سروس کے انچارج کو مخصوص اشارہ کرتے دیکھ لیا تھا اور اس کے اشارے پر ہی وہ سب تیزی سے واپس چلے گئے ہیں۔ گو اس نے اپنی طرف سے اشارہ چھپا کر کیا تھا لیکن بہر حال یہ میری نظروں میں آ گیا تھا۔" عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو یقیناً یہ لوگ یہاں کوئی چیز رکھنے آئے ہوں گے۔" سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ جلدی کرو حفاظتی نظام آن کرو۔ جلدی کرو۔" عمران نے چیختے ہوئے کہا تو سلیمان اٹھ کر جلی کی سی تیزی دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران کی نظریں دروازے کے اندرونی طرف لگے ہوئے ایک بلب پر جمی ہوئی تھیں اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے سانس بھی روک رکھا ہو۔ چند لمحوں بعد بلب ایک جھماکے سے جلا پھر بجھ گیا تو عمران نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سلیمان اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی سیاہ رنگ کی ایک ڈبیا تھی جس کے اوپر سرخ رنگ اک ایک چھوٹا سا بلب مسلسل جل رہا تھا۔

"صاحب یہ کچن کے دروازے کی اوٹ میں پڑا تھا۔ حفاظتی نظام آن ہوتے ہی اس کا بلب جلا تو مجھے نظر

آگیا۔ "سلیمان نے کہا تو عمران نے اس کے ہاتھ سے وہ ڈبیالی اور اسے الٹ کر اس نے انگلی کے ناخن سے اس کے عقب میں ایک چھوٹے سے پیچ کو پہلے دائیں پھر بائیں طرف گھمایا تو بلب میں جھماکے سے ہوئے اور پھر بجھ گیا اور پھر اسنے اس ڈبیا کو سائیڈ میز پر رکھ دیا۔

"یہ کیا چیز ہے صاحب۔" سلیمان نے پوچھا۔

"وائر لیس کنٹرول بم۔ اگر حفاظتی نظام آن نہ ہوتا تو اس کا پتہ ہی نہ چلتا۔ تم نے اس بار کوئی چیز رکھنے کی بات کر کے فلیٹ کو تباہ ہونے سے بچالیا ہے۔" عمران نے کہا۔

"بم۔ اوہ مین تو اسے اٹھا کر لے آیا تھا۔ اگر یہ پھٹ جاتا تو۔" سلیمان نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوتا۔ تمہارے مزار پر قوالیاں کرانی پڑتیں اور کیا ہوتا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر موجود سنجیدگی کے تاثرات اچانک غائب ہو گئے تھے۔

"لیکن صاحب اگر یہ پھٹ جاتا تو لامحالہ یہ فلیٹ اڑ جاتا اور عظمت واسطی کا فلیٹ بھی تو ملحقہ ہے وہ کہاں بچ سکتا تھا۔" سلیمان نے کہا۔

"یہ ریز بم ہے اس سے فلیٹ تباہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کوئی دھماکہ ہوتا۔ بس اس سے ریز نکلتیں اور فلیٹ میں موجود تم اور میں دونوں صبح مردہ پائے جاتے اور میڈیکل رپورٹ کے مطابق ہم دونوں کے اکٹھے ہارٹ فیلز بتائے جاتے۔" عمران نے جواب دیا۔

"عجیب بات ہے۔ دو آدمیوں کا ہارٹ ایک ہی وقت میں کیسے فیل ہو سکتا ہے۔ یہ تو مجھے کوئی اور چکر لگتا ہے صاحب۔" سلیمان نے الجھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ صبح عظمت واسطی صاحب اس پوائنٹ کو قابل عمل بنانے کے لئے کوئی اور کاروائی کرتے۔ بہر حال جوزف خود ہی سب کچھ معلوم کر لے گا۔ تم اب جا کر سو جاؤ۔" عمران نے کہا تو سلیمان سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور پھر اس نے گاؤن اتار کر رکھا اور لائٹ بجھانے ہی لگا تھا کہ یکلخت پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی یہ سٹنگ روم کی ایکسٹینشن تھی۔ عمران نے چونک کر ریسیور اٹھایا۔

"یس۔" عمران نے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس۔" دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا کیونکہ جوزف کیطرف سے اتنی جلدی فون آنے کی توقع نہ تھی۔

"کہاں سے بول رہے ہو۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"آپ کے ساتھ والے فلیٹ سے باس۔ میں ابھی یہاں پہنچا ہوں۔ یہان تو ایک آدمی کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ دروازہ بھی اندر سے بند نہ تھا۔ اس آدمی کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کی چھوٹی سی ڈبیا ہے اور وہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے مر گیا ہے۔ لگتا ہے اس کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے۔" دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ تم وہیں رکو۔ میں خود آ رہا ہوں۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے ریسیور رکھا ہی تھا کہ باہر سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"صاحب کون تھا۔" سلیمان پوچھ رہا تھا۔ شاید فون کی گھنٹی

کی اواز سن کر وہ دروازے پر آگیا تھا لیکن چونکہ دروازہ عمران نے اندر سے بند کر دیا تھا اس لئے وہ باہر ہی گھڑا رہا تھا۔ عمران دروازے کیطرف مڑ گیا۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔

"حق ہمسائیگی ادا کرنے والا عظمت واسطی ہلاک ہو گیا ہے۔" عمران نے کہا تو سلیمان بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہلاک ہو گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے۔" سلیمان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اسکا ہارٹ فیل ہو گیا ہے۔ جوزف کا فون تھا وہ ساتھ والے فلیت سے بول رہا تھا۔" عمران ن ے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈریسنگ روم کیطرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو اس ن ے نائٹ گاؤن کی جگہ دوسرا لباس پہنا ہوا تھا۔

"صاحب کیا اسکے ہاں بھی یہی ڈبیا رکھی گئی تھی۔" سلیمان نے اس کے باہر آنے پر کہا۔

"جوزف نے بتایا ہے کہ اس کے ہاتھ میں سیاہ ڈبیا موجود ہے۔ میں اس کے فلیٹ پر جا رہا ہوں۔" عمران نے دروازے کیطرف بڑھتے ہوئے کہا۔ عمران سیڑھیاں اتر کر نیچے سڑک پر آیا اور پھر ساتھ والے فلیٹ کی سیڑھیوں کیطرف بڑھ گیا۔ سیڑھیوں کے قریب ہی جوزف کی کار موجود تھی۔ عمران سیڑھیاں چڑھ کر اوپر فلیٹ پر پہنچا تو دروازے پر جوزف موجود تھا۔

"کہاں ہے اس کی لاش۔" عمران نے کہا اور جوزف واپس مڑ گیا۔ عمران اس کے پیچھے فلیٹ میں داخل ہوا۔

اس فلیٹ کا ڈیزائن بھی بالکل عمران کے فلیٹ کیطرح ہی تھا۔

"سٹنگ روم میں باس۔" جوزف نے دروازے کے قریب رکتے ہوئے کہا تو عمران سٹنگ روم میں داخل ہو گیا۔ کرسی پر عظمت واسطی کا ڈھلکا ہوا جسم موجود تھا۔ اس کا ایک ہاتھ گود میں رکھا ہوا تھا جس میں ایسی ہی

ڈبیا موجود تھی جیسے عمران کے فلیٹ سے ملی تھی۔ عرمان نے اس کا ہاتھ کھول کر اس میں سے ڈبیا نکالی اور اسے غور سے دیکھ کر اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"اسے اٹھا کر اس کے بیڈ روم کے بستر پر ڈال دو میں فلیٹ کی تلاشی لے لوں۔" عمران نے کہا اور پھر وہ سٹنگ روم سے نکل کر مختلف کمروں میں گھومتا رہا اور پھر ایک کونے میں داخل ہوتے ہی عمران کی نظریں الماری پر پڑیں جس کے پٹ کھلے ہوئے تھے۔ اس میں مختلف لباس لٹکے تھے لیکن ن یچے تہہ شدہ لباس رکھنے کے لئے بنا ہوا خانہ بھی آدھا باہر کو کھلا ہوا تھا اور اس کے اندر غیر ملکی کرنسی کے چار بنڈل پڑے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے ایک بنڈل اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ کرنسی یورپ کے ایک چھوٹے لیکن عالمی طور پر اہم ملک اسٹارم کی مقامی کرنسی تھی۔ عمران نے بنڈل واپس رکھا اور اس نے خانے کو مزید کھینچ کر باہر نکالا اور اس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ موجود تھا۔ کارڈ سفید رنگ کا تھا۔ اس پر تیز سرخ رنگ سے لاسلکی لکھا ہوا تھا۔ عمران نے کارڈ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے خانہ بند کیا اور کمرے سے باہر آگیا۔ جوزف اب راہداری میں موجود تھا۔

"بستر پر ڈال دی ہے لاش۔" عمران نے پوچھا۔

"یس باس لیکن یہ کیا چکر ہے۔" جوزف نے پوچھا۔

"چکر ہی نہیں گھن چکر لگتا ہے۔ بہر حال اب تم واپس جا سکتے ہو۔" عمران نے کہا اور پھر وہ دروازے سے باہر آکر سیڑھیاں اترتا ہوا سڑک پر آگیا۔ جوزف بھی اس کے پیچھے آیا اور پھر عرمان تو واپس اپنے فلیٹ پر آگیا جبکہ

جوزف کار میں بیٹھ کر واپس چلا گیا۔ عمران نے سٹنگ روم میں آکر ریسیور اٹھایا اور دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک زیرو ہلکی نیند سوتا تھا اس لئے وہ جلد ہی بیدار ہو جائے گا۔ اور وہی ہوا چند بار گھنٹی بجنے کے بعد دوسری نطرف سے ریسیور اٹھالیا گیا۔

"ایکسٹو۔" دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر۔" عمران نے کہا۔

"آپ اس وقت خیریت۔۔" دوسری طرف سے اس بار بلیک زیرو نے اپنی اصل اواز میں کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نیند میں بھی ہوشیار رہتے ہو کیونکہ بہر حال سیکرٹ سروس کے چیف ہو اس لئے فون کیا ہے تم ایسا کرو کہ لائبریری میں جاکر کمپیوٹر سے چیکنگ کرو کہ لاسلکی نام کی کسی تنظیم یا کسی ایجنٹ کا کارڈ لائبریری میں ہے یا نہیں اور اگر نہ ہو تو پھر یورپی ملک اسٹارم کے بارے میں ریکارڈ چیک کرو۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خیرت ہے یہ آپ کو اس وقت لاسلکی اور اسٹارم کی چیکنگ کی کیا ضرورت پڑ گئی۔" بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے شروع سے لیکر اب تک کی ساری روداد مختصر طور پر سنادی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب آپ پر باقاعدہ منظم انداز میں قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔" بلیک زیرو نے پریشان لہجے میں کہا۔

"عظمت واسطی کے پاس اسٹارم کی مقامی کرنسی کے بنڈل موجود تھے اور وہیں سے ایک کارڈ بھی ملا ہے جس

پر لاسلکی کا لفظ لکھا ہوا ہے۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں چیک کر کے آپ کو فون کرتا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ سلیمان شاید دوبارہ سو گیا تھا اس لئے اب وہ مزید کچھ پوچھنے نہ آیا تھا۔ دس منٹ کے انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ریسیور اٹھالیا۔

"یس۔" عمران نے کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ میں نے چیکنگ کر لی ہے۔ لاسلکی اسٹارم کی ایک سرکاری تنظیم ہے لیکن اس تنظیم کا دائرہ کار اپنے ملک کے خلاف ہونے والی سازشوں سے نمٹنا ہے۔ بس ریکارڈ میں اتنا ہی درج ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم صبح کو جولیا کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ اپنی پوری ٹیم کو احکامات دے دے کہ وہ دارالحکومت کے ہوٹلوں میں اسٹارم سے انے والے غیر ملکیوں کو چیک کر کے ان کی نگرانی کریں۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں احکامات دے دوں گا۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"اوکے اللہ حافظ۔" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر بیڈ روم کیطرف بڑھ گیا۔

***

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی پشت کی ریوالنگ چیئر پر بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے سامنے موجود فائل پر جمی ہوئی نظریں ہٹائیں اور ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

"یس چیف سپیکنگ۔" ادھیڑ عمر آدمی نے بھاری اور قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل ڈیسک کے انچارج ہنری کی کال ہے جناب۔" دوسری طرف سے سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کرواؤ۔" چیف نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر میں ہنری بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے ہنری۔" چیف نے قدرے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"سر منصوبہ ناکام ہو گیا ہے۔" دوسری طرف سے ہنری کی آواز سنائی دی تو چیف بری طرح اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔" چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے ہنری کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"بظاہر تو اس منصوبے میں کوئی جھول نہ تھا سر لیکن اس کے باوجود یہ مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔" ہنری نے جواب دیا۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ۔ ایسا ممکن ہی نہین کہ میں کوئی منصوبہ بناؤں اور وہ ناکام ہو جائے۔ ضرور کسی نے اس پر عمل درآمد کرتے ہوئے کہین غلطی کی ہو گی۔" چیف نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر منصوبے کے مطابق سارا کام ہوا ہے۔ علی عمران کے ملحقہ فلیٹ میں ہرنے والے سنٹری انٹیلی جنس کے سٹور افیسر عظمت واسطی کو جوا کھیلنے کی عادت تھی۔ پہلے اسے بھاری قرضے میں جکڑا گیا اور پھر اسے بھاری رقم دے کر اس منصوبے پر عمل درآمد کرا لیا گیا۔ انٹی تار کوٹک فورس کے ایک گروپ کو بھاری رقم دے کر استعمال کرایا گیا اور ہم مشینوں پر اس ساری کاروائی کو مسلسل واچ کر رہے تھے۔ منصوبے کے مطابق آدھی رات کے بعد انٹی تار کوٹک فورس کا گروپ عمران کے فلیٹ میں زبردستی داخل ہوا۔ فلیٹ میں عمران اور اس

کا باورچی موجود تھا انہین کور کر لیا گیا اور تلاشی کی بجائے وہاں زیرو زیرو رکھ دیا گیا۔ پھر عظمت واسطی فلیٹ میں پہنچا اس نے اپنا اور عمران کے والد کا منصوبہ کے مطابق تعارف کرایا اور انچارج سے معلوم کر لیا کہ زیرو زیرو رکھ دیا گیا تو اس نے انہیں واپس جانے کا اشارہ کیا۔ یہ بتادوں کہ منصسوبہ کے مطابق یہ گروپ میک اپ میں تھا۔ یہ گروپ چلا گیا تو عظمت واسطی کچھ دیر تک فلیٹ میں رہا۔ وہ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ اس ریڈ کے سلسلے میں عمران کا ردعمل کیا ہے۔ اس کا ردعمل نارمل تھا۔ پھر عظمت واسطی فلیٹ میں آگیا اور منصوبہ کے مطابق اسنے پندرہ بیس منٹ تک انتظار کیا اور اس کے بعد زیرو زیرو کے پاور پیس کو آف کر دیا۔ اسطرح ہم مطمئن ہو گئے کہ منصوبہ مکمل ہو گیا۔ چنانچہ ہم عظمت واسطی کے فلیٹ پر گئے تا کہ اسے بھی ہلاک کر دیا جائے لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ زیرو زیرو بھی غائب ہے جبکہ عظمت واسطی زیرو زیرو سے ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کی لاش بستر پر پڑی تھی۔ ہم نے اس کے فلیٹ کی تلاشی لی تو اس کے ایک کمرے کی وارڈروب میں اسے دی گئی کرنسی بھی ویسے ہی پڑی ہوئی تھی۔ ہم نے وہ کرنسی اٹھالی اور پھر واپس آ گئے۔ اس کے بعد ہم نے عمران کے فلیٹ کی چیکنگ کرنا چاہی تو فلیٹ بلینک ہو چکا تھا۔ اس نے اندر کوئی خفیہ حفاظتی نظام موجود تھا اسے آن کر دیا گیا تھا۔ ہم نے ٹیلی فون کیا تو اس کے ملازم نے فون اٹھایا۔ ہم نے رانگ نمبر کہہ کر رابطہ ختم کر دیا لیکن اس سے یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو گئی کہ وہ زندہ تھا اور اسکے بولنے کا نارمل انداز بتا رہا تھا کہ فلیٹ پر حالات معمول پر ہیں اور ہمارا منصوبہ بھی ختم ہو گیا ہے اور زیرو زیرو کے دونوں سیٹ بھی یقیناً ان کے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ پھر دوسرے روڈ میں ہمیں اطلاع ملی کہ پورے دارالحکومت کے ہوٹلوں میں انتہائی پراسرار انداز مین اسٹارم کے باشندوں کی پڑتال کی جا رہی ہے تو ہم پریشان ہو گئے اور ہم نے فوری طور پر تمام سیٹ اپ

سمیٹااور کافرستان شفت ہوگئے اور اب ہم کافرستان سے آپ کو رپورٹ کر رہے ہین۔" ہنری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بید۔اس قدر کامیاب منصوبہ نجانے کیسے ناکام ہو گیا۔" چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر کیااس سے بہتر نہ تھا کہ ہم عمران کے فلیٹ کو ہی رات کو مزائلوں سے اڑادیتے اور اب یہ کام زیادہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔" ہنری نے کہا۔

"نہیں۔ہم اس عمران کو طبعی موت مارنا چاہتے ہیں اور اس سللسے میں یہ منصوبہ بندی کی گئی تھی کہ اسے ہارٹ فیلور کا کیس سمجھا جائے ورنہ غیر طبعی موت کی صورت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً تحقیق شروع کردے گی اور ایسا ہم نہیں چاہتے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جو کچھ بتایا جاتا ہے وہ انتہائی عجیب وغریب ہے۔" چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر میں سمجھ گیا ہوں لیکن اب ہمیں کیا کرنا ہو گا۔" ہنری نے کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ اس منصوبے میں کہیں بھی ہمارے ملک کا کوئی تعلق ثابت نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود تم بتارہے ہو کہ صبح کو پورے دارالحکومت میں اسٹارم کے باشندوں کی پڑتال شروع ہو گئی۔ اگر یہ بات درست ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کہیں نہ کہیں کوئی لنک ثابت ہو گیا ہے اور اس عمران کے سامنے وہی آدمی آیا ہے۔کیانام بتایا تھا تم نے اعظم۔۔کیا بتایا تھا؟" چیف نے کہا۔

"اس کا نام عظمت واسطی تھا سر۔" ہنری نے جواب دیا۔

"ایک تو ان لوگوں کے نام بہت مشکل ہوتے ہیں۔عظمت واسطی۔تم نے اسے کیا بتایا تھا اپنے متعلق۔"

چیف نے پوچھا۔

"سر میں نے اسے اسٹارم کا نام نہیں بتایا تھا۔میں نے البتہ لاسلکی کا نام بتایا تھا اور لاسلکی کا سنگل کارڈ بھی اسے دیا تھا تاکہ اس کارڈ کی مدد سے وہ کرنسی حاصل کر سکے کیونکہ اس ملک میں غیر ملکی کرنسی بغیر اجازت کے رکھنا جرم تھا اس لئے میں نے ایک کرنسی چینجر کے ذریعے کرنسی کا انتظام کر دیا۔ہم اپنے ہاتھ ہر صورت صاف رکھنا چاہتے تھے اور سنگ کارڈ کے بارے میں تو آپ جانتے ہیں کہ سفید کارڈ پر صرف لاسلکی کا لفظ ہی لکھا ہوتا ہے اور بس۔۔ " ہنری نے جواب دیا۔

"کرنسی اسٹارم کی اسے دی گئی تھی؟" چیف نے پوچھا۔

یس سر۔" ہنری نے جواب دیا۔

"اور وہ کرنسی واپس حاصل کر لی ہے۔" چیف نے پوچھا۔

"یس سر۔" ہنری نے جواب دیا۔

"اور وہ کارڈ واپس حاصل کیا گیا۔" چیف نے پوچھا۔

"نو سر۔باوجود تلاشی کے وہ کارڈ نہیں مل سکا۔شاید اس نے اسے ضائع کر دیا ہو گا۔" ہنری نے کہا۔

"اب بات سمجھ میں آگئی ہنری۔یہ تمہاری حماقت کی وجہ سے ہوا ہے۔" چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

"میری حماقت سے سر۔وہ کیسے ہیں نے تو صرف آپ کے بتائے ہوئے پلان پر حرف بحرف عمل کیا ہے۔" ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اسٹارم کا نام کیسے آیا اور یہ زیر وزیر و کہاں غائب ہو گیا۔تم نے رپورٹ میں بتایا ہے

کہ اس عمران کے فلیٹ میں کوئی حفاظتی نظام آن کر دیا گیا تھااور حفاظتی نظام آن ہوتے ہی زیرو زیرو کا سیفٹی بلب جل اٹھتا ہے۔اسطرح حفاظتی نظام آن ہوتے ہی زیرو زیرو کا سیفٹی بلب جل اٹھا ہو گااور اسطرح انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ زیرو زیرو یہاں موجود ہے۔" چیف نے کہا۔

"لیکن سر زیرو زیرو تو انتہائی جدید ترین ایجاد ہے اور عمران کو تو ظاہر ہے اس کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا۔"ہنری نے کہا۔

"ہاں ہمارا خیال تو یہی تھا لیکن اس منصوبے کا جو رزلٹ نکلا ہے وہ ہماری توقع کے خلاف ہے۔اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہین اس کے بارے میں علم تھا۔اب یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ اس وقت عظمت واسطی نے زیرو زیرو کے لنک سیٹ کو آن کیا تو ان کے فلیٹ میں موجود زیرو زیرو سیٹ آف ہو چکا تھا اور نتیجہ یہ نکلا کہ ریز لنک سیٹ سے آن ہو گئیں اور عظمت واسطی ہلاک ہو گیا اس کے بعد لازماً یہ عمران عظمت واسطی کے فلیٹ پر گیا ہو گا۔اسے لازما اس زیرو زیرو سیٹ دیکھنے کے بعد عظمت واسطی پر شک پڑ گیا ہو گا پھر وہاں اسے لاسلکی کا کارڈ بھی مل گیا ہو گا اور اسٹارم کی کرنسی بھی اسے نظر آ گئی ہو گی۔اس نے زیرو زیرو کا لنک سیٹ بھی اٹھا لیا اور کارڈ بھی اور بہر حال یہ بات معلوم کرنی مشکل ہے کہ لاسلکی اسٹارم کی سرکاری ایجنسی ہے۔" چیف نے کہا۔

"انتہائی حیرت انگیز سر۔اسکی کارکردگی حیرت انگیز ہے تو آپ کی ذہانت حیرنت انگیز۔یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا۔ اب تو یہ دو جمع دو چار والا فارمولا لگتا ہے۔"ہنری نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو چیف کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"مجھے یقین ہے کہ میرا تجزیہ سو فیصد درست ہے اور تم عقلمندی کی کہ سارا سیٹ اپ سمیٹ کر کافرستان شفٹ ہو گئے ورنہ لوگ لازمان تمہیں ٹریس کر لیتے۔" چیف نے جواب میں ہنری کی عقلمندی کی تعریف کر دی۔

"آپ کا شکریہ سر کہ آپ نے میرے اقدام کی تائید کر دی ہے لیکن اب کیا کرنا ہو گا۔"ہنری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم واپس اسٹارم آجاؤ۔اب تمہارا یا تمہارے گروپ کا وہاں جانا ٹھیک نہین ہے۔اب مجھے نئے سرے سے پلاننگ کرنی ہو گی اور نئے ایجنٹ بھیجنے ہوں گے۔" چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریسیور رکھا اور پھر کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔چند لمحوں تک اسی پوزیشن میں بیٹھنے کے بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر کے اس نے دراز میں رکھی اور پھر سامنے رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھالیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پی اے ٹو چیف سیکرٹری۔"رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف لاسلکی بول رہا ہوں۔چیف سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ۔"چیف نے تحکمانہ لہجے مین کہا۔

"یس سر۔ہولڈ آن کرین۔"دوسری طرف سے مودبانہ لہجے ہیں کہا گیا۔

"ہیلو سائمن بول رہا ہون۔"چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری کی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"ہربرٹ بول رہا ہوں سر۔" چیف نے مودبانہ انداز میں کہا۔

"کیا بات ہے ہربرٹ کیسے کال کی ہے۔"دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"سر پاکیشیا مشن کے بارے میں آپ سے چند ضروری باتیں ڈسکس کرنی ہیں اگر آپ چند منٹ دے دیں تو میں حاضر ہو جاؤں۔" چیف نے کہا۔

"میں تھوڑی دیر کے بعد ایک انتہائی ضروری میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے اور میٹنگ نجانے کتنی طویل ہو جائے اس کے بعد بھی دیگر انتہائی اہم مصروفیات ہیں اس لئے اگر کوئی فوری مسئلہ ہو تو فون پر ڈسکس کر لو ورنہ پھر کل کا کوئی وقت دیا جا سکتا ہے۔" چیف سیکرٹری نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر پھر فون پر ہی بات ہو جائے تو بہتر ہے۔" چیف نے کہا۔

"ہاں بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔" چیف سیکرٹری نے کہا تو چیف ہر برٹ نے عمران کے خلاف بنائے جانے والے منصوبے کی تفصیل بتانے کے بعد اس کے ناکام ہونے اور پھر اس پر اپنا تجزیہ سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"منصوبہ تو اچھا تھا لیکن جس انداز میں یہ ناکام ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عمران ہماری توقع سے زیادہ ذہین اور فعال آدمی ہے۔" چیف سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر اور میں نے آپ کو کول اس لئے کیا ہے کہ اس پوائنٹ پر دوبارہ غور نہیں کیا جا سکتا کہ اس آدمی کو طبعی موت ہی مارا جائے۔ اب تو یہ کام بہرحال بے حد مشکل ہو گا۔" چیف نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ اصل مشن اس آدمی کی موت ہے۔"

"آپ نے تو یہی مشن بتایا تھا سر۔" چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن یہ اصل مشن کا ابتدائیہ تھا کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ پاکیشیا میں اگر ہمیں اصل مشن میں رکاوٹ ہو سکتی ہے تو وہ یہ شخص عمران ہے جسے سیکرٹ سروس کا سب سے فعال آدمی سمجھا جاتا ہے اس لئے میں نے

فیصلہ کیا تھا کہ اس مشن کے دو حصے کر لئے جائیں۔ پہلے حصے کے طور پر صرف اس عمران کی موت کو سامنے رکھا جائے اور پھر اس کی موت کے بعد اصل مشن پر کام کیا جائے۔ چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو انتہائی خطرناک سمجھا جاتا ہے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس عمران کو اس انداز میں ہلاک کیا جائے کہ اس کی موت کو طبع موت سمجھا جائے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کی موت کے بارے میں کام نہ کر سکے۔ بظاہر یہ کام تو فارن سروس کا تھا لیکن چونکہ تم منصوبہ بندی کے ماہر سمجھے جاتے ہو اور دوسری بات یہ کہ اگر کسی طرح پاکیشیا سیر کٹ سروس کو تمہارے بارے میں علم بھی ہو جائے تو وہ اس بات کو وزن نہ دے کیونکہ لاسلکی کا دائرہ کار صرف اسٹارم کے اندرون تک ہی محدود ہے لیکن اب جبکہ تمہارا انتہائی شاندار منصوبہ ناکام رہا ہے اور تمہارے تجزیے کے مطابق لاسلکی اور اسٹارم کا نام بھی اس عمران اور اس کے ذریعے پاکشیا سیکرٹ سروس کے سامنے آگیا ہے تو اب یہی صورت باقی رہ گئی ہے کہ اب اس عمران کی موت پر کام کرنے کی بجائے اصل مشن پر کام کیا جائے اس طرح یہ عمران اس بات میں الجھا رہ جائے گا کہ اس پر قاتلانہ حملہ کیوں کیا گیا ہے اور اصل مشن ہم آسانی سے مکمل کر لیں گے اور چونکہ اب تم اس مشن میں کام کر چکے ہو اس لئے اب اصل مشن بھی تمہارے حوالے کر رہا ہوں لیکن یہ بات سن لو کہ یہ مشن ہر صورت میں کامیاب ہونا چاہیے۔ میں ناکامی کی رپورٹ نہیں سنوں گا۔" چیف سیکرٹری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا لیکن آخر میں آکر اس کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"آپ نے مجھ پر اعتبار کر کے میری عزت افزائی کی ہے سر اور اب یہ مشن میرے لئے چیلنج بن گیا ہے اس لئے میں اسے ہر صورت میں کامیاب کراؤں گا۔" چیف نے کہا۔

"اصل مشن کی فائل تمہارے پاس بھجوا دیتا ہوں اس میں تمام تفصیل موجود ہے۔" چیف سیکرٹری نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف نے ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو اصل مشن کچھ اور ہے۔" چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا لفافہ تھا۔

"سر چیف سیکرٹری آفس سے یہ پیکٹ موصول ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ اسے فوری طور پر آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔" نوجوان نے اندر داخل ہو کر انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔" چیف نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور لفافہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ نوجوان سلام کر کے چلا گیا تو چیف نے قلمدان میں رکھا ہوا پیپر کٹر اٹھایا اور اس کی مدد سے اس نے یہ سیاہ لفافہ ایک سائیڈ سے کھول لیا۔ اندر ایک سرخ رنگ کی فائل تھی۔ اس نے فائل نکالی اور پھر اسے سامنے رکھ کر اس نے اسے کھول اور پھر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ فائل میں ٹائپ شدہ صرف دو صفحات تھے۔ جب پوری فائل چیف نے پڑھ لی تو اس نے ایک بار پھر کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ کافی دیر تک ایسا کرنے کے بعد اس نے یکلخت ایک جھٹکے سے انکھیں کھولیں اور پھر سامنے رکھی ہوئی فائل کے نیچے اس نے قلم سے چند لائنیں لکھیں اور پھر اپنے دستخط کر کے اس نے فائل یک طرف رکھی اور سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"والٹ جہاں کہیں بھی موجود ہو اسے ٹریس کر کے کہو کہ وہ فوراً مجھ سے آ کر ملے۔" چیف نے کہا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور چیف نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور چیف نے ریسور اٹھا لیا۔

"یس۔" چیف نے کہا۔

"سر والٹ کو ٹریس کر کے اسے آپ کا حکم پہنچا دیا گیا ہے وہ فوری پہنچ رہا ہے۔" سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"وہ جیسے ہی پہنچے اسے فوراً میرے آفس بھجوا دو۔" چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک سنائی دی۔

"یس کم آن۔" چیف نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا خوبصورت نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے انداز میں بے حد پھرتی تھی اور چہرے مہرے سے وہ خاصا سفاک اور درشت طبیعت کا آدمی لگتا تھا لیکن اس کی فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ اس کے جسم پر چمڑے کی جیکٹ اور جینز کی پتلون تھی۔ اس نے اندر داخل ہو کر سلام کیا۔

"آؤ والٹ بیٹھو۔" چیف نے اس کے سلام کے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو چیف۔" نوجوان نے کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"والٹ ایک انتہائی اہم مشن درپیش ہے اور یہ مشن لاسلکی کے لئے حکومتی سطح پر چیلنج کے طور پر بھیجا گیا ہے اور میں نے اس چیلنج کے طور پر قبول کیا ہے اور بہت سوچ بچار کے بعد میں نے اس اہم ترین مشن کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے۔" چیف نے کہا۔

"یہ آپ کی قدر شناسی ہے چیف۔ میں آپ کے اعتماد پر ہر صورت پورا اتروں گا۔" والٹ نے انتہائی اعتماد

بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ایکریمیا گریٹ لینڈ، کارمن اور فرانس کی خفیہ ایجنسیوں میں کام کر چکے ہو اور بین الاقوامی سطح پر تمہیں بہترین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ کیا تم نے کبھی ایشیائی ملک پاکیشیا کے خلاف کام کیا ہے۔ " چیف نے کہا تو والٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"نو سر۔ کام تو نہیں کیا لیکن مجھے ہمیشہ یہ حسرت رہی ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرو لیکن آج تک اس کا موقع نہیں آیا۔" والٹ نے کہا۔

"تو اب یہ موقع آگیا ہے۔" چیف نے کہا تو وائٹ کے چہرے پر اسطرح مسرت کے تاثرات ابھر آئے جیسے کسی بچے کو اس کا من پسند کھلونا ملنے کی امید لگ گئی ہو۔

"ویری گڈ۔ چیف میں اس لئے آپ کا شکر گزار رہوں گا۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم پاکشیا سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کو جانتے ہو۔" چیف نے کہا۔

"یس سر بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ انتہائی ذہین اور شاطر آدمی ہے۔ بظاہر مسخرہ بنا رہتا ہے لیکن دراصل وہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ گو سر اس سے براہ راست تو کبھی واسطہ نہیں پڑا لیکن ایگریمیا، گریٹ لینڈ، کارمن اور ٹرانس کی خفیہ ایجنسیوں میں کام کرتے ہوئے میں نے اس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے اور کئی بار اسے دیکھا بھی ہے لیکن اس سے مقابلہ کبھی نہیں ہو سکا کیونکہ اس کا چانس ہی کبھی نہیں ملا تھا۔" والٹ نے جواب دیا۔

"میں نے اس عمران کے خاتمے کے لئے ایک منصوبہ بنایا تھا لیکن وہ ناکام ہو گیا ہے۔ پہلے میں تمہیں اس کی

تصیل بتادوں تاکہ تمہارے سامنے کام کرتے ہوئے پورے پس منظر رہے۔" چیف نے کہا اور پھر اس نے تفصیل کیساتھ سارا منصوبہ اس کی ناکامی اور اس کے بعد اس کے بارے میں اپنا تجزیہ سب کچھ بتادیا۔

"چیف اس عمران کے لئے یہ منصوبہ انتہائی بچگانہ تھا وہ ایک لمحے میں ساری بات سمجھ گیا ہوگا۔ آپ نے دیکھا کہ اس نے پورا منصوبہ ہی الٹ دیا۔" والٹ نے کہا۔

"ہاں ہم اصل میں اس کی طبعی موت چاہتے تھے اس لئے ہمیں

اس قدر پیچیدہ منصوبہ بندی کرنا پڑی۔" چیف نے کہا۔

"ت و پھر کیا میرا مشن بھی اس عمران کی طبعی موت ہے۔" والت نے کہا۔

"پہلے یہی مشن تھا لیکن پھر جب میں نے چیف سیکرٹری صاحب سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ تو صرف پیش بندی کے لئے کیا گیا تھا۔ اصل مشن اور ہے اور اب انہوں نے اصل مشن کی فائل بھجوائی ہے۔ لو تم اسے خود پڑھ لو میں نے اس پر لکھ دیا ہے کہ یہ مشن تم مکمل کرو گے۔" چیف نے کہا اور سرخ رنگ کی فائل اٹھا کر والٹ کے سامنے رکھ دی۔ والٹ نے فائل اٹھا کر کھولی اور پھر اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ چیف خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ والٹ نے فائل پڑھ کر بند کر دی اور پھر فائل کو میز پر رکھ دیا۔

"اس فائل کے مطابق تو ہم نے کوئی سائنسی پرزہ کاسٹ بلوزر حاصل کرنا ہے جو کیمیائی ہتھیاروں کے سلسلے میں اہم پرزہ ہے اور یہ پرزہ پاکیشیا کی کاسٹ لیبارٹری میں موجود ہے۔" والٹ نے کہا۔

"ہاں یہی مشن ہے۔" چیف نے کہا۔

"لیکن یہ کیمیائی ہتھیار تو یہاں یورپ میں بھی اور ایکریمیا، کارمن بلکہ گریٹ لینڈ میں بھی خفیہ طور پر بنائے جا رہے ہیں۔ یہ پرزہ بھی ظاہر ہے ہر جگہ موجود ہو گا پھر اسکے لئے پاکیشیا جیسے دور دراز ملک کا انتخاب کیوں کیا

گیا۔" والٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گو مجھے اس بارے میں کوئی تفصیل تو نہیں بتائی گئی لیکن یہاں تک میں سمجھا ہوں یہ مشن پاکیشیا میں اس لئے مکمل کیا جارہا ہے کہ باقی بڑے ملکوں سے اس پرزے کے حصول کا مطلب ہے کہ انہین اس بات کا علم ہو جائے گا کہ ہم بھی کیمیائی ہتھیاروں پر کام رہے ہیں جبکہ بین الاقوامی طور پر اس پر پابندی ہے اور اگر کسی کو حکم ہو گیا تو اسٹارم پر بین الاقوامی پابندیاں نافذ ہو جائیں گی اور ہمارا ملک بے حد چھوٹا ہے اس لئے ہم ایسی پابندیوں کے متحمل نہیں ہو سکتے جبکہ پاکیشیا سے اس پرزے کے حصول کا مطلب کسی نہ کسی کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے گا اور پاکیشیا بھی چونکہ اسے خفیہ طور پر بنارہا ہے اس لئے ظاہر ہے پاکیشیا بھی کھل کر یہ الزام نہیں لگا سکتی ہکہ اس کے ملک سے یہ پرزہ چوری کیا گیا ہے اس طرح معاملات خفیہ رہیں گے۔" چیف نے کہا۔

"یس چیف۔اب یہ بات میری سمجھ میں آگئی ہے۔ لیکن اس کاسٹ بلوزر کے بارے میں مجھے تفصیلات چاہیں اور اس کاسٹ لیبارٹری کو بھی ٹریس کرنا ہو گا۔" والٹ نے کہا۔

"تم اس کام کے لئے تیاری کرو۔پرزے کے بارے میں تفصیلات تمہیں مل جائیں گی۔ جہاں تک کاسٹ لیبارٹری کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بھی میں تمہاری مدد کروں گا۔ میں ہنری کو کہہ دیتا ہوں وہ ایسی معلومات حاصل کرنے کا ماہر ہے وہ جلد ہی اس کے بارے میں حتمی رپورٹ دے دے گا۔" چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف میں اس مشن پر کام کروں گا اور آپ دیکھیں گے کہ میں کس طرح تیزی سے اسے مکمل کرتا ہوں لیکن چیف اس مشن میں پھر مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تو ٹکرانے کا موقع نہیں ملے گا کیونکہ یہ مشن بالا بالا ہی مکمل کرنا ہو گا۔" والٹ نے کہا۔

"اس مشن کی کامیابی کے بعد تمہیں وہ مشن مکمل کرنا ہو گا جو پہلے ناکام ہو گیا ہے۔ مطلب ہے عمران کی موت تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح اس بارے میں معلوم ہو جائے تو وہ اس کے پیچھے نہ آسکے۔"

چیف نے کہا۔

"لیکن باس عمران تو مکمل سیکرٹ سروس نہیںہے۔ صرف عمران کی موت کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ختم ہو جائے گی۔" والٹ نے کہا۔

"زیادہ خطرناک آدمی صرف یہی عمران ہے۔اس کی موت کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے۔" چیف نے کہا۔

"چیف کیوں نا اس پوری سیکرٹ سروس کا ہی خاتمہ کر دیا جائے۔" والٹ نے کہا۔

"یہ بعد کا کام ہو گا۔اگر یہ سروس یہاں آئی تو پھر ایسا بھی کر لیا جائے گا۔فی الحال تم اصل مشن پر کام کرو اور پھر اس عرمان پر۔" چیف نے کہا۔

"اوکے چیف۔" والٹ نے کہا۔

"اب تم جا سکتے ہو۔میں جلد ہی اس پرزے کی تفصیل حاصل کر کے تمہیں بھجوا دوں گا۔اور اس کیساتھ ہی کاسٹ لیبارٹری کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنے کا کام شروع کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی جلد ہی حاصل ہو جائیں گی۔اس سلسلے میں میرے ذہن میں چند کار آمد پوائنٹس موجود ہیں۔" چیف نے کہا۔

"اوکے چیف۔اب اجازت۔" والٹ نے کہا۔اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"لیکن یہ بات ذہن میں رکھ لو کہ ناکامی کی رپورٹ کا مطلب تمہارے لئے اچھا نہ ہو گا۔" چیف نے کہا۔

"ناکامی کا لفظ میری ڈکشنری میں موجود نہیں ہے چیف۔" والٹ نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور سلام کر کے مڑا اور دروازے کیطرف بڑھتا چلا گیا۔

☆☆☆

عمران دانش منزل کی لیبارٹری میں اس جدید ساخت کے ریز بموں کے سائنسی تجزیے میں مصروف تھا جن میں سے ایک اس کے فلیٹ میں ڈرامہ کر کے رکھا گیا تھا اور دوسرا اس نے ملحقہ فلیٹ میں عظمت واسطی کی لاش کے ہاتھ سے نکالا تھا۔ اسے یہ تو معلوم تھا کہ یہ ریز بم ہے جسے زیرو زیرو کہا جاتا ہے اور یہ ابھی حال ہی میں ایجاد ہوا ہے۔ ان سے نکلنے والی مخصوص ساخت کی ریز ایک محدود ایریئے میں ہر جاندار کا سانس روک دیتی تھیں جس سے طبعی طور پر اسے ہارٹ فیلور ہی سمجھا جاتا تھا لیکن اصل بات جو وہ چیک کرنا چاہتا تھا وہ یہ تھی کہ دونوں بموں کے درمیان کیا لنک ہے کیونکہ دونوں کی ساخت ایک تھی اور یوں لگتا تھا جیسے عظمت واسطی کے ہاتھ سے نکلنے والا بم بھی وہی ہے جو عمران کے فلیٹ میں رکھا گیا تھا اور عظمت واسطی کے ہاتھ سے ملنے والا اس بم کا ڈی چارجر بھی ہے جو اس کے فلیٹ میں رکھا گیا اور اسی بات کے تجزیے کے لئے وہ کافی دیر سے لیبارٹری میں موجود تھا۔ پھر ایک تجزیے کے بعد جب اس کے نتائج سامنے آئے تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کیساتھ ساتھ قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اب اس کی ذہنی الجھن دور ہو گئی تھی۔ دونوں ریز بم بھی تھے اور ڈی چارجر بھی تھے۔ جیسے ہی ایک بم کو ڈی چارج کیا جاتا دوسرا بم بھی ڈی چارج ہو جاتا اور وہ بم جسے ڈی چارج کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا وہ ابھی اپنے اندر موجود ریز کو ڈی چارج کر دیتا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جن لوگوں نے یہ سب ڈرامہ کیا تھا وہ عمران کے ساتھ ساتھ عظمت واسطی کو بھی ہلاک کرنا چاہتے تھے۔ چونکہ عمران پہلے اپنے والے بم کو ناکارہ کر دیا تھا اس لئے عظمت واسطی نے جیسے ہی اپنے والے بم کو ڈی چارج کیا وہ خود ہلاک ہو گیا اور عمران بچ گیا۔ ورنہ اگر عرمان اپنے فلیٹ میں موجود بم کو پہلے ناکارہ نہ کر چکا ہوتا تو پھر عظمت واسطی کیساتھ ساتھ عمران اور سلیمان

دونوں ہی ہلاک ہو جاتے اور اس سے یہ بات بھی سامنے آگئی تھی کہ جن لوگوں نے یہ کھیل کھیلا ہے وہ اس معاملے میں کسی قسم کا کوئی رسک نہ لینا چاہتے تھے۔ اس نے مشین آف کی اور پھر ان دونوں بموں کو جواب ناکارہ ہو چکے تھے۔ ویسٹ سائیڈ میں ڈال کر اٹھا اور لیبارٹری سے نکل کر وہ آپریشن روم میں آگیا جہاں بلیک زیرو وہ موجود تھا۔ عمران کو آتا دیکھ کر بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے بیٹھو۔ تمہیں ہزار بار کہا ہے کہ یہ کلاس سٹینڈ اور کلاس سٹ والا معاملہ نہ کیا کرو ورنہ جس روز مجھے غصہ آگیا میں آتا رہوں گا اور جاتا رہوں گا اور تمہاری ٹانگیں جواب دے جائیں گی۔" عمران نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اور آپ کے آنے جانے کا آپ کی ٹانگوں پر کیا اثر پڑے گا۔" بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کھانا ہضم ہو جائے گا بشر طیکہ سلیمان نے از راہ کرم اتنا کھانا کھلا دیا جسے ہضم کی ضرورت ہوئی تو۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا تو خیال تھا کہ سلیمان صرف چائے آپ کو کم دیتا ہے۔ اب آپ بتا رہے ہیں کہ وہ کھانا بھی کم دیتا ہے۔" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ صرف باورچی ہی نہیں ہے باقاعدہ فلاسفر بھی ہے اور حکیم الحکماء بھی ہے۔ اس نے کم کھاؤ والی ضرب المثل بھی سن رکھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حکمت کا یہ اصول بھی کہ کم کھانا صحت کے لئے مفید ہوتا ہے۔ میں اسے لاکھ سمجھاتا رہتا ہوں کہ کھانا اس وقت تک کم ہی رہتا ہے جب تک نوالہ حلق کے نیچے اترنے کی گنجائش رہتی ہے لیکن وہ میری بات مانتا ہی نہیں۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پھر تو واقعی آپ کم کھاتے ہیں۔" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا کیونکہ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ عرمان کم کھانے سے کیا مطلب لے رہا ہے۔

"شکریہ تم نے تصدیق کر دی۔ اب کم از کم اماں بی تک رپورٹ پہنچے گی تو تم گواہی تو دو گے۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے لئے چائے بنا لاؤں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو مسکراتا ہوا اٹھا اور کچن کیطرف بڑھ گیا۔ عمران نے ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کیا۔

"جولیا سپیکنگ۔" رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے جولیا نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اسٹارم کے باشندوں کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی ہے۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ابھی تک کوئی مشکوک آدمی تو سامنے نہیں آیا البتہ صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ چار اسٹارمی کافرستان گئے ہیں اور انہوں نے ہنگامی بنیادوں پر اپنے ٹکٹ اوکے کرائے تھے۔" جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ان کے بارے میں تفصیلات کیا ہیں۔" عمران نے پوچھا۔

"وہ سیاح تھے اور ایک ہفتہ قبل اسٹارم سے پاکیشیا آئے تھے لیکن وہ کسی ہوٹل میں نہیں ٹھہرے۔ اب صفدر اسی پوائنٹ پر کام کر رہا ہے کہ اگر انہوں نے کوئی پرائیوٹ رہائش گاہ حاصل کی تھی تو اس کی تفصیل معلوم

کر سکے۔ ابھی تک اس کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔" جولیا نے کہا۔

"ان کا ریکارڈ ائیر پورٹ پر موجود ہو گا۔ صفدر سے کہو کہ وہ ریکارڈ کی کاپیاں حاصل کر کے دانش منزل پہنچا دے۔" عمران نے کہا۔

"یس سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ریسیور رکھ دیا اسی لمحے بلیک زیرو واپس آ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں چائے کی پیالیاں پکڑی ہوئی تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری لیکر وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم میرے کاندھے پر رکھ کر بندوق چلاتے ہو۔" عرمان نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کے کاندھے پر رکھ کر بندوق چلاتا ہوں۔ کیا مطلب۔" بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"چائے تم نے خود پینی ہوتی ہے اور بناتے میرے لئے ہو۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تو صرف اس وقت چائے پیتا ہوں جب آپ یہاں ہوتے ہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"اور جب میں نہین ہوتا تو پھر کیا پیتے ہو۔" عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سادہ پانی۔" بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یعنی پانی پی پی کر لوستے رہتے ہو۔" عمران نے ایک اور محاورہ بولتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آج آپ کو محاورے زیادہ یاد آ رہے ہیں۔ خیریت ہے۔" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے

عمران کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں سر۔ میں نے صفدر کو کال کیا تھا اس نے جواب دیا ہے کہ وہ ریکارڈ پہلے ہی حاصل کر چکا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہ پرائیوٹ رہائش گاہ بھی تلاش کر لی ہے جس میں یہ سیاح رہتے تھے۔ یہ دانش کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ بی بلاک ہے۔ جس پرائیوٹ ڈیلیر کے ذریعے یہ کوٹھی حاصل کی گئی اس نے بتایا کہ کوٹھی اچانک خالی کر دی گئی حالانکہ انہوں نے پورے مہینے کا کرایہ ایڈوانس میں دیا تھا اور ان لوگوں نے سیکورٹی کے طور پر بھی رقم جمع کرائی ہوئی تھی وہ بھی انہوں نے واپس نہیں لی۔ صرف فون کر دیا تھا کہ وہ ایک ایمر جنسی کے سلسلے میں کوٹھی خالی کر رہے ہیں۔ میں نے صفدر کو کہہ دیا ہے کہ وہ ریکارڈ دانش منزل پہنچا دے۔" جولیا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کوٹھی کی تلاشی لی گئی ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ صفدر نے بتایا ہے کہ وہاں کوئی چیز نہیں ملی" جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بہر حال دوسرے احکامات تک مشکوک اسٹامیوں کی تلاش جاری رکھو۔" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کون لوگ ہیں عمران صاحب جن کے بارے میں جولیا رپورٹ دے رہی تھی۔" بلیک زیرو نے پوچھا کیونکہ جب عمران کی پہلے جولیا سے بات ہوئی تھی اس وقت بلیک زیرو کچن میں موجود تھا۔

"صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ چار اسٹارمیوں کا گروپ ایمر جنسی میں کافرستان گیا ہے۔" عمران نے جواب

دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد کمرے میں تیز سیٹی کی آواز ایک لمحے کے لئے سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی تو بلیک زیرو نے میز کی نچلی دراز کھولی اور ایک لفافہ نکال کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ سیٹی کی مخصوص آواز بتا رہی تھی کہ کوئی چیز دانش منزل کے گیٹ کیساتھ بنے مخصوص خانے میں ڈالی گئی ہے اور سسٹم کے تحت وہ چیز خود بخود میز کے نیچے خانے میں پہنچ جاتی تھی۔ وہ دونوں ہی سمجھ گئے کہ صفدر نے کاغذات ڈالے ہیں۔ عمران نے لفافہ کھولا تو اس میں فوٹو اسٹیٹ کاغذات تھے۔ عمران انہیں دیکھتا رہا پھر اس نے کاغذات واپس رکھے اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"تائران اسپیکنگ۔" رابطہ ہوتے ہی کافرستان میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ تائران کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔" عمران نے کہا۔

"یس سر۔" تائران کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"اسٹارم کے شہری چار سیاح پاکیشیا سے کافرستان شفٹ ہوئے ہیں ان کی تفصیلات نوٹ کر لو۔" عمران نے کہا۔

"یس سر۔" تائران نے جواب دیا تو عمران نے کاغذات پر درج ان کے بارے میں تفصیلات تائران کو لکھوا دیں۔

"سر یہ لوگ کب کافرستان پہنچے ہیں۔" تائران نے پوچھا تو عمران نے کاغذات پر درج تاریخ اور فلائٹ نمبر وغیرہ بھی لکھوا دیے۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں انہیں ٹریس کرتا ہوں۔" تائران نے کہا۔

"ان کے بارے میں معلومات کرو اگر یہ کافرستان میں موجود ہوں تو ان میں سے کسی کو اغواہ کر کے اس سے پوچھ گچھ کرو کہ کیا اس کا تعلق اسٹارم کی سرکاری ایجنسی لاسلکی سے ہے یا نہیں اور اگر ہو تو پھر اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں کہ انہوں نے عمران پر قاتلانہ حملہ کیوں کرایا۔اس کے پیچھے ان کا اصل مقصد کیا تھا۔" عمران نے کہا۔

"سر۔عمران صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے؟" تائران نے چونک کر کہا۔

"ہاں باقاعدہ ایک ڈرامہ کر کے اس کے فلیٹ پر انتہائی جدید ریز بم رکھا گیا تھا لیکن عمران نے بروقت پتہ چلنے پر اسے آف کر دیا لیکن اس ڈرامے کا کردار جو عمران کے فلیٹ سے ملحقہ فلیٹ میں رہتا تھا وہ عمران کے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو چکا تھا البتہ تحقیقات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس قاتلانہ حملے کا تعلق اسٹارم کی سرکاری ایجنسی لاسلکی سے بہر حال ہے اور جن چار افراد کی تفصیلات تمہیں لکھوائی گئی ہیں یہ ہنگامی حالات میں پاکیشیا سے کافرستان شفٹ ہوئے ہیں اس لئے انہیں مشکوک سمجھا جا رہا ہے۔" عمران نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔" تائران نے جواب دیا تو عمران نے ریسیور رکھ دیا۔

"آپ نے تائران کو مکمل تفصیلات بتائی ہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں تاکہ اگر یہ لوگ مل جائیں تو پوچھ گچھ کرتے ہوئے اس کے ذہن میں پوراپس منظر ہو۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس لاسلکی کے بارے مُس بھی تفصیلات معلوم ہونی چاہیں عمران صاحب۔" چند لمحے خاموش رہنے کے بعد

بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔وہ سرخ جلد والی ڈائری نکالو۔شاید کوئی کام کا آدمی سامنے آجائے۔ویسے آج تک تو اسٹارم سے کوئی لنک نہٰں رہا۔" عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی اوپر والی دراز کھولی اور ضخیم ڈائری نکال کر عمران کیطرف بڑھا دی۔عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے ورق گردانی میں مصروف ہو گیا۔کافی دیر تک صفحے پلٹنے کے بعد وہ ایک صفحے پر رک گیا۔پھر اس نے ڈائری بند کی اور ریسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز۔" رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"اسٹارم کا رابطہ نمبر اور اس کے دار الحکومت گینا کا رابطہ نمبر بتا دیں۔" عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ انکوائری آپریٹر کمپیوٹر سے نمبر معلوم کرے گا۔

"ہیلو سر۔" چند لمحے بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔" عمران نے کہا تو آپریٹر نے دونوں کے رابطہ نمبر بتا دیئے۔عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر فون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گیانیہ کلب۔" رابطہ قائم ہونے پر ایک نسوانی آواز سنائی

☆☆☆☆

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں، علی عمران۔ کلب کے مالک مورس سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"مورس تو یہ کلب فروخت کر گئے ہیں جناب۔ اب اُنہوں نے علیحدہ مورس کلب کھولا ہوا ہے۔ آپ وہاں فون کر لیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہاں کا نمبر بتا دیں"، عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے اسکا شُکریہ آدا کر کے ریسیور رکھا اور پھر پہلے ڈائری اُٹھا کر اس نے اس میں اندراجات کئے اور پھر ڈائری رکھ کر اس نے ایک بار پھر ریسیور اُٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"مورس کلب"، رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آوز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں، علی عمران۔ مورس سے بات کرائیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر، ہولڈ آن کریں۔۔۔۔۔۔"، دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔ ویسے بولنے والی کے لہجے میں حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ شاید پاکیشیا جیسے دور دراز علاقے سے کال آنے کیوجہ سے وہ حیران ہو رہی تھی۔

"ہیلو مورس بول رہا ہوں"، چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"، عمران نے کہا۔

"علی عمران۔ لیکن۔ اوہ ایک منٹ۔ اوہ عمران صاحب آپ؟ آپ نے اتنے طویل عرصے بعد کال کی ہے۔ اوہ، اوہ سوری میں فوری طور پر پہچان نہ سکا تھا۔ فرمایئے فرمایئے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں؟" دوسری طرف سے مورس نے کہا تو عمران بےاِختیار مسکرا دیا۔

"ایک بار ملاقات کے دوران تم نے بتایا تھا کہ تم لاسکی میں کام کرتے رہے ہو۔ کیا یہ بات بھی یاد ہے یا کرانی پڑے گی"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف مورس بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھی طرح یاد ہے پرنس۔ لیکن آپکو لاسکی سے کیا کام پڑ گیا ہے؟"، مورس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اسے مجھ سے کام پڑ گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ سے کام پڑ گیا ہے لاسکی کو۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ لاسکی کا دائرہ کار تو صرف اسٹارم تک محدود ہے۔ ملک سے باہر تو اس نے کبھی کام ہی نہیں کیا اور نہ اسکا ایسا سیٹ اپ ہے"۔ مورس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر یہاں قاتلانہ حملہ کرایا گیا ہے اور اس حملے سے بال بال بچا ہوں اور یہ بات حتمی طور پر معلوم ہو چکی ہے کہ اس حملے میں اسٹارم کی ایجنسی لاسکی کا ہاتھ ہے اور میں یہی بات معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ لاسکی نے اپنی حدود سے باہر نکل کر یہ کام کیوں کیا ہے۔ اسکے پیچھے اسکا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ اگر تم یہ معلومات مہیا کر دو تو تمہیں تمہارا منہ مانگا معاوضہ بھی مل سکتا ہے اور میرا وعدہ ہے کہ تمہارا نام بھی سامنے نہیں آئے گا"۔

عمران نے کہا۔

"اگر آپ ایک لاکھ ڈالر ادا کر سکتے ہیں تو میں اس کام میں ہاتھ ڈال سکتا ہوں کیونکہ اگر لاسکی کے چیف ہربرٹ کو معلوم ہو گیا کہ میں نے یہ کام کیا ہے تو پھر میں اپنے کلب سمیت میزائلوں سے اُڑا دیا جاؤں گا"۔ مورس نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"معلومات فوری اور حتمی ہونی چاہیے"۔ عمران نے کہا۔

"بالکل حتمیوں گی اور فوری کے سلسلے میں عرض کر دوں کہ کم از کم دو گھنٹے بہر حال لگ ہی جائیں گے۔ لاسکی کے ہیڈ آفس میں ایک آدمی ایسا ہے جسے پچاس ہزار ڈالر دے کر حتمی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں"۔ مورس نے کہا

"ٹھیک ہے اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام وغیرہ بتا دو۔ میں رقم بھجوا دوں گا"۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً اڑھائی گھنٹے عمران اور بلیک زیرو نے ہلکی پھلکی گپ شپ میں گزار دیئے۔ اسکے بعد عمران نے ریسیور اُٹھایا اور نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیئے۔

"مورس کلب"، رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مورس سے بات کراؤ"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مورس بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد مورس کی آواز سنائی دی۔

"علی عمان بولو رہا ہوں"۔ عمران نے کہا

"عمران صاحب ایک اور نمبر بتا رہا ہوں اس پر مجھے کال کریں۔ یہ کیا نمبر محفوظ ہے؟" مورس نے کہا اور اسکے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا۔ عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے رابطہ نمبروں کے بعد مورس کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مورس کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا

"عمران صاحب میں نے معلومات حاصل کر لیں ہیں لیکن معلومات اس قسم کی ہیں کہ آدمی کو ایک لاکھ ڈالر ادا کرنے پڑے ہیں تب اس نے آمادگی ظاہر کی ہے۔ آپ سے چونکہ ایک لاکھ ڈالر کی بات ہوئی ہے اسلئے اب میں مزید آپ سے کچھ نہیں مانگ سکتا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے تم پر اعتماد ہے کہ تم مجھے بلیک میل نہیں کر رہے اسلئے میں دس ہزار ڈالر مزید بجھوا دوں گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"بے حد شُکریہ۔ انتہائی حیرت انگیز معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ انکے مطابق چیف سیکرٹری سائمن نے لاسکی کے چیف ہربرٹ کو آپکو اس انداز میں ہلاک کرانے کیلئے کہا ہے کہ آپکی موت طبعی موت سمجھی جائے۔ ہربرٹ منصوبہ بندی کا ماہر سمجھا جاتا ہے اور سنا ہے کہ اسکی منصوبہ بندی آج تک کبھی ناکام نہیں ہوئی۔ ہربرٹ نے کوئی منصوبہ بنایا اور لاسکی کے ایک گروپ انچارج ہنری کو اسکے گروپ سمیت

پاکیشیا بھجوادیا لیکن پھر ہنری نے رپورٹ دی کہ منصوبہ ناکام ہو گیا ہے اور وہ فوری طور پر پاکیشیا سے کافرستان شفٹ ہو گیا ہے جسکے بعد ہربرٹ نے چیف سیکرٹری سے دوبارہ رابطہ کیا تو چیف سیکرٹری نے کہا کہ اصل منصوبہ اور تھا۔ پہلا منصوبہ صرف پیش بندی کے طور پر بنایا گیا تھا۔ چنانچہ اب اس نے لاسلکی کو اصل منصوبے پر کام کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اصل منصوبے کے بارے میں تفصیلات کا تو علم نہیں ہو سکا۔ صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا کی کوئی لیبارٹری ہے جسے کاسٹ لیبارٹری کہا جاتا ہے سے کوئی اہم پرزہ حاصل کرنا ہے اور اس مشن کیلئے لاسلکی نے اسٹارم کے سب سے بہترین ایجنٹ والٹ کو یہ مشن سونپ دیا ہے۔ والٹ ایکریمیا اور یورپ کے دوسرے ملکوں کی ایجنسیوں میں کام کر چکا ہے اور انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ بس یہی باتیں معلوم ہو سکی ہیں"۔ مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس والٹ کا حلیہ بتا سکتے ہو؟"۔ عمران نے کہا اور جواب میں مورس نے والٹ کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتادی۔

"کیا یہ والٹ اکیلا کام کرتا ہے یا اسکا بھی کوئی گروپ ہے؟" عمران نے پوچھا۔

"مجھے اس بارے میں معلومات نہیں ہیں"۔ مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ معلوم کر سکتے ہو کہ والٹ پاکیشیا روانہ ہو گیا یا نہیں؟" عمران نے کہا،

"نہیں، میرا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہے"۔ مورس نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پاکیشیا میں مشن لاسلکی کے ذمے کیوں لگایا گیا ہے جبکہ لاسلکی کا دائرہ کار صرف اسٹارم تک ہی محدود ہے۔ عمران نے کہا۔

"مجھے حتمی طور پر تو معلوم نہیں ہے البتہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شاید ایسا آپ سے چھپانے کیلئے کیا گیا ہو"۔ مورس نے کہا۔

"ہاں پہلے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرانے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ بہر حال بے حد شُکریہ۔ بے فکر رہو رقم پہنچ جائے گی۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"مورس کو رقم بھجوا دینا۔ اس سے انتہائی قیمتی معلومات حاصل ہوئی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

تاراک فارن ایجنٹ کے ذریعے رقم اسٹارم تک بھجوا دوں گا۔ وہاں کے اکاؤنٹ میں آپ نے کافی رقم جمع کر رکھی ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ کاسٹ لیبارٹری کہاں ہے؟ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"۔ عمران نے کہا پھر اس نے ریسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اُٹھی اور عمران نے ریسیور اُٹھا لیا۔

"ایکسٹو"، عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔ "تائران سے بول رہا ہوں سر"، دوسری طرف سے نائران کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس، کیا رپورٹ ہے؟"، عمران نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر، جن چار آدمیوں کے بارے میں آپ نے حکم دیا تھا وہ اسٹارم جا چکے ہیں۔ وہ صرف یہاں چند گھنٹے رہے ہیں"۔ نائران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بس یہی معلوم کرنا تھا"۔ عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"، رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"، عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"، جولیا نے جواب دیا۔ اسکا لہجہ یکلخت انتہائی مودبانہ ہو گیا۔

"اسٹارم کے افراد کی چیکنگ بند کرا دو۔ یہ وہی چار افراد تھے جو پاکیشیا سے کافرستان شفٹ ہوئے تھے اور اب وہاں سے واپس اسٹارم چلے گئے ہیں البتہ اسٹارم کے ایک اور آدمی کا حلیہ نوٹ کر لو"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"، جولیا نے کہا اور عمران اسے مورس کا بتایا ہوا والٹ کا حلیہ اور قدو قامت کی تفصیل بتا دی۔

"اسکا نام والٹ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اصل حلیے میں ہو وہاں کیونکہ وہ یہ سمجھ رہا ہو گا کہ یہاں اسے کون جانتا ہو گا۔ ویسے یہ خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور پاکیشیا میں کوئی اہم سائنسی پرزہ چرانے کیلئے آ رہا ہے۔ اس کے مخصوص قدو قامت اور انداز سے بھی اسکی نشاندہی ہو سکتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اب تک یہاں پہنچ

چکا ہو۔ اسلئے ایئرپورٹ کیساتھ ساتھ ہوٹلوں میں بھی اسکو چیک کراؤ اور اگر یہ مل جائے تو اسکی رپورٹ فوراً مجھے دو اور اسکی نگرانی کراؤ"۔ عمران نے جولیا کو تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"، جولیا نے جواب دیا اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"، رابطہ قائم ہوتے ہی سر داور مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی بول رہا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے واقعی یہ ڈگریاں حاصل کی ہوئی ہیں تو پھر ڈی ایس سی کی ڈگری لے لحاظ سے تم ڈاکٹر آف سائنس ہوئے اور اس لحاظ سے تمہیں ڈاکٹر علی عمران کہنا چاہیے"، سر داور کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں نے کوشش کی تھی لیکن پھر مجھے مجبوراً اپنی ڈگریاں بتانے پر ہی اکتفا کرنا پڑا تھا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟ کیوں؟"، سر داور نے حیران ہو کر کہا۔

"لوگ مجھے اپنے پالتوں جانوروں کی تکالیف بتا کر علاج پوچھنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر فلیٹ کے سامنے گدھوں، گھوڑوں، بھینسوں اور بکریوں کا باقاعدہ اصطبل بننا شروع ہو گیا تھا"۔ عمران نے جواب دیا تو سر داور بے اِختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"مطلب ہے وہ تمہیں وٹرنری ڈاکٹر سمجھ لیتے ہیں لیکن تم وضاحت کر سکتے تھے"۔ سرداور نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"وضاحت کرنے سے آمدنی بند ہو جانے کا اندیشہ تھا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آمدنی بند ہونے، کیا مطلب؟ کیا تم نے واقعی جانوروں کا علاج شروع کر دیا تھا"۔ سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو بڑا معزز ڈاکٹر تھا اسلئے فیس وصول کرنا میرے شایانِ شان نہ تھا البتہ میرا کمپاؤنڈر فیس وصول کر لیتا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"کمپاؤنڈر؟ تو کیا تم نے باقاعدہ اسپتال بنا لیا تھا؟ حیرت انگیز"۔ سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ انکا انداز ایسا تھا جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو۔

"اسپتال بنانے کا پروگرام بنا لیا تھا لیکن پھر کمپاؤنڈر سمیت مجھے دارالحکومت سے ہی فرار ہونا پڑ گیا اسلئے سارا منصوبہ دھرے کا دھرا رہ گیا"۔ عمران نے کہا۔

"اچھا! کیا ہوا تھا؟"، سرداور اب واقعی عمران کی باتوں کا لطف لے رہے تھے۔

"کمپاؤنڈر ایک گھوڑے کا علاج کر رہا تھا اور علاج یہ تھا کہ بانس کی کھوکھلی نلکی میں دوا ڈال کر گھوڑے کے نتھنوں میں نلکی کا سرا رکھ کر پھونک مارنی تھی لیکن اس سے پہلے کہ کمپاؤنڈر پھونک مارتا گھوڑے نے پھونک ماردی اور نتیجہ آپ بہر حال سمجھ سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سرداور کافی دیر تک ہنستے رہے۔

"بہت خوب۔ کیا ہوا اس کمپاؤنڈر کا بچ گیا یا نہیں؟"۔ سرداور نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"بچ تو گیا لیکن کمپاؤنڈری چھوڑ کر باورچی بن کر میرے گلے میں چھچھوندر کی طرح اٹک گیا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم سلیمان کی بات کر رہے ہو؟"، سرداور نے چونک کر پوچھا۔

"میرے جیسے ڈاکٹر کا کمپاؤنڈر اور کون بن سکتا ہے جناب"، عمران نے جواب دیا اور سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"اور تم کیوں بھاگے تھے یہ بھی بتا دو؟"، سرداور شاید فارغ تھے اس لئے وہ خود ہی بات کو آگے بڑھاتے جا رہے تھے۔

"ظاہر ہے مجھے جانوروں کے علاج کیلئے سیانوں کے خاص نسخوں کی ضرورت تھی کیونکہ ہمارے دیسی جانور غیر ملکی نسخوں سے تو صحت یاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ایک سیانے نے مجھے بتایا کہ اس نے بھینس کا علاج کیا کہ اسے مٹی کا تیل پلا دیا۔ بس میں نے یہ بات پلے باندھ لی۔ چنانچہ ایک بھینس کے مالک کو میں نے یہی علاج بتایا۔ دوسرے روز میرے فلیٹ پر بڑی بڑی مونچھوں والے، لمبی لمبی لاٹھیاں اُٹھائے پہنچ گئے۔ بڑی

مشکل سے ہمسائیوں نے بیچ بچاؤ کر کے میری جان بخشی کرائی۔ اس خوفناک حملے کی وجہ پوچھی تو بتایا گیا کہ میرے بتائے نسخے کے مطابق جب بھینس کو مٹی کا تیل پلایا گیا تو بھینس ہلاک ہو گئی۔ مجھے اس سیانے پر بڑا غصہ آیا۔ بھینس کی قیمت ادا کر کے جان چھڑائی اور سیدھا سیانے کے پاس پہنچ گیا اور اسے بتایا کہ اس نے کیسا علاج بتایا تھا تو اس سیانے نے بڑے معصوم لہجے میں بتایا کہ اسکی بھینس بھی جسے مٹی کا تیل پلایا تھا مر گئی تھی اور چونکہ میں نے صرف علاج پوچھا تھا نتیجہ نہ پوچھا تھا اسلئے اس نے بھی صرف علاج بتایا تھا"۔ عمران نے جواب دیا تو سرداور اس بار اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"بہت خوب۔ تو تم اسلئے اپنے نام کیساتھ ڈاکٹر نہیں لگاتے۔ بہت خوب"۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ چاہیں تو خود تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ آپ بھی تو بہر حال ڈاکٹر ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں باز آیا۔ بہر حال اب بتاؤ فون کیسے کیا تھا؟"۔ سرداور نے کہا۔

"تو کیا آدھی چھٹی کا وقت ختم ہو گیا ہے اور گھنٹی بج گئی ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آدھی چھٹی کا وقت، گھنٹی۔ کیا مطلب؟" سرداور نے کہا۔

"سکول میں تو ایسا ہی ہوتا تھا۔ آدھی چھٹی کے وقت بس گروپ گپ شپ شروع ہی ہوتی تھی کہ گھنٹی بج جاتی تھی اور مجبوراً گپ شپ ادھوری چھوڑ کر کلاس میں جانا پڑتا تھا"۔ عمران نے کہا تو سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ہاں بس ایسے ہی سمجھ لو۔ میں کام کرتے کرتے بری طرح تھک گیا تھا کہ تمہاری کال آگئی۔ میں نے سوچا چلو اسی بہانے فریش ہو جاؤں گا لیکن ابھی بہت کا کام پڑا ہے اور میں نے آج ہی نمٹانا ہے"۔ سرداور نے کہا۔

"اچھا ویسے کتنا کام باقی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں دو چار مزدور اور بھجوا دوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس بس کافی ہو گئی ہے۔ میں نے یہاں عمارت تعمیر نہیں کرانی۔ تم بتاؤ کیا مسئلہ ہے ورنہ میں ریسیور رکھ دوں گا"۔ سرداور نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے اب چیف کو کہہ کر آپکی لیبارٹری میں ایسا فون لگوانا پڑے گا جسکا ریسیور ہی نہ ہو کہ آپ رکھنے کی دھمکی دے سکیں"۔ عمران نے کہا۔

"تمہارا چیف تمہیں کس طرح برداشت کرتا ہو گا۔ میں تو یہی سوچتا ہوں"۔ سرداور نے کہا۔

"چیک نہ دینے کی دھمکی دے کر مجھے خاموش کرا دیتا ہے اور اس دھمکی کیساتھ ہی مجھے سلیمان کی تنخواہیں، الاؤنس اور اوور ٹائم کے بلوں کیساتھ ساتھ اُدھار دینے والوں کی سُرخ سُرخ آنکھیں نظر آنی شروع ہو جاتی ہیں اور مجبوراً مجھے خود ریسیور رکھنا پڑتا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں تمہارے چیف سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہارے چیک مجھے بجھوا دیا کرے"۔ سرداور نے کہا۔

"ایسا ممکن ہی نہیں۔ وہ ایسا کر ہی نہیں سکتے"۔ عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"کیوں؟ ایسا کیوں نہیں کر سکتے؟"۔ سرداور نے حیران ہو کر کہا۔

"انکی کنجوسی سامنے آجائے گی اور وہ سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن اپنی کنجوسی کی شہرت برداشت نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ہر وقت اپنی فیاضی کا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو سرداور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اوکے، اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ میں نے واقعی بہت سا کام نمٹانا ہے"۔ سرداور نے اس بار قدرے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"کاسٹ لیبارٹری کے باے میں پوچھنا تھا آپ سے"۔ عمران نے آخر کار اصل بات بتا ہی دی۔

"کاسٹ لیبارٹری۔ کیوں اسکے بارے میں تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"۔ سرداور نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کیوں اسکے بارے میں پوچھنا جرم ہے؟"، عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ اسکا نام زبان پر لانا جرم ہے اور اگر تم بات نہ کر رہے ہوتے تو میرا جواب ہوتا کہ اس نام کی کوئی لبارٹری سرے سے ہے ہی نہیں"۔ سرداور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات اُبھر آئے۔ یہی کیفیت بلیک زیرو کے چہرے پر بھی اُبھر آئی تھی۔

"کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں آپکی بات"۔ عمران نے کہا۔

"کاسٹ لیبارٹری کیمیائی ہتھیار بنانے کیلئے قائم کی گئی ہے اور تم بہر حال اتنی بات تو جانتے ہی ہو کہ کیمیائی ہتھیاروں پر بین الاقوامی طور پر اس قدر سخت بین ہے کہ اگر غیر ممالک کو اس کی بھنک بھی پڑ جائے پاکیشیا کیخلاف پوری دُنیا کے ممالک اٹھ کھڑے ہوں گے حالانکہ سارے ہی بڑے ملک یہ ہتھیار بنا رہے ہیں لیکن اقرار کوئی بھی نہیں کرتا"۔ سرداور نے کہا۔

"اوہ۔۔ تو یہ بات ہے لیکن بنائی گئی یہ لیبارٹری؟"۔ عمران نے کہا۔

"پانچ سال پہلے بنائی گئی تھی اور اب تو خاصا کام آگے نکل چکا ہے"۔ سرداور نے کہا۔

"کہاں بنائی گئی ہے اور اسکا انچارج کون ہے؟"۔ عمران نے پوچھا۔

"لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"، سرداور نے کہا۔

"چیف کو اطلاع ملی ہے کہ کسی یورپی ملک کا کوئی سیکرٹ ایجنٹ کاسٹ لیبارٹری سے کوئی اہم پرزہ چوری کرنا چاہتا ہے اور اس نے یہ مشن میرے سپرد کر دیا ہے۔ اب مجھے تو سرے سے معلوم ہی نہ تھا کہ کاسٹ لیبارٹری کہاں ہے، ہے بھی صحیح یا نہیں اور چیف سے پوچھنے کی ہمت بھی نہ تھی اسلئے مجبوراً آپکو فون کیا ہے"۔ عمران نے بات بناتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں تمہارے چیف کو تو بہر حال علم ہو گا ہی لیکن اس قدر خفیہ لیبارٹری جسکا نام قومی سطح پر لینا بھی جرم ہے اسکا علم کسی دوسرے ملک کے ایجنٹ کو کیسے ہو سکتا ہے؟" سرداور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

: جس چیز کو جتنا چھپایا جائے اسکا علم اتنا ہی زیادہ پھیلتا ہے۔ اب آپ دیکھیں ہم نے کاسٹ لیبارٹری کو خفیہ رکھا اور غیروں کو اسکا علم ہو گیا اور غیروں نے اپنے اس مشن کو خفیہ رکھا اور چیف و اطلاع مل گئی"۔ عمران نے کہا۔

"بات تو تمہاری درست ہے۔ بہر حال تمہیں بتا دیتا ہوں کہ کاسٹ لیبارٹری پاکیشا کے شمال مشرقی طویل پہاڑی سلسلے، اکش کے اندر بنائی گئی ہے"۔ سر داور نے جواب دیا۔

"کیا آپ وہاں کبھی گئے ہیں؟"، عمران نے پوچھا

"ہاں، دو تین بار مجھے جانا پڑا ہے کیونکہ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر قاضی کو کسی مسلئے پر اُلجھن تھی جس سلسلے میں وہ مجھ سے ڈسکس کرنا چاہتے تھے لیکن میں اس بارے میں تمہیں کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا"۔ سر داور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں، کیا آپکو مجھ پر اعتماد نہیں ہے؟" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تم پر اپنے آپ سے بھی زیادہ اعتماد ہے عمران لیکن جو کچھ تم سمجھ رہے ہو وہ بات نہیں ہے۔ اس لیبارٹری کو اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ شاید تم اسکا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ مجھے جب بھی جانا پڑتا تھا تو ایک ریڈیو کنٹرولر ہیلی کاپٹر پر مجھے پہنچا دیا جاتا تھا اور پھر باہر سے اس ہیلی کاپٹر کو کنٹرول کر کے اُڑایا جاتا تھا۔ اسکے تمام شیشوں پر سیاہ کاغذ چڑھا ہوتا تھا۔ یہ ہیلی کاپٹر پرواز کرتا رہتا پھر وہ نیچے اُتر جاتا۔ اسکے بعد ہیلی کاپٹر کا دروازہ

جب باہر کھولا جاتا تو میں لیبارٹری کے اندر موجود ہوتا تھا اسلئے مجھے معلوم نہیں کہ لیبارٹری کا حدود اربعہ کیا ہے"۔ سر داور نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے کیسے اسکا محل وقوع بتا دیا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ بات مجھے ڈاکٹر قاضی نے بتائی تھی اور یہ سمجھ کر بتائی تھی کہ میں اسے کسی طور پر لیک آؤٹ نہ کروں گا"۔ سر داور نے جواب دیا۔

"آخر اس لیبارٹری کو بناتے ہوئے وہاں مشنری گئی ہو گی، مزدور وغیرہ کام کرتے رہے ہوں گے۔ اسکے علاوہ اب بھی وہاں سائنسی خام مال جاتا رہتا ہو گا، وہاں رہنے والے لوگ وہاں آتے جاتے رہتے ہوں گے، انکے لئے خوراک جاتی ہو گی اور دوسری ضروریات کی چیزیں جاتی ہوں گی یہ سب کام صرف ریڈیو کنٹرولر ہیلی کاپٹر سے تو نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"یہ لیبارٹری مکمل طور پر خود کار ہے۔ ڈاکٹر قاضی سمیت صرف چھ افراد وہاں رہتے ہیں اور یہ افراد مستقل طور پر وہاں رہتے ہیں۔ اگر کبھی آتے جاتے ہوں گے تو مجھے اسکا علم نہیں ہے اور نہ ہی باقی باتوں کا میرے پاس کوئی جواب ہے۔ البتہ مجھے ایک بات یاد آگئی ہے۔ ایک بار میں نے ڈاکٹر قاضی سے پوچھا تھا کہ آپ نے جو کھانا مجھے دیا ہے وہ تازہ پکا ہوا ہے جبکہ تازہ چیزیں تو آپکو روز سپلائی نہیں ہوتیں۔ اس پر ڈاکٹر قاضی نے مجھے بتایا تھا کہ انہیں چونکہ علم ہے کہ ڈبے میں بند خوراک مجھے تکلیف دیتی ہے اسلئے میرے لئے اُنہوں نے خصوصی طور پر آدمی بھیج کر نزدیکی شہر ساکی سے تازہ سبزیاں اور گوشت منوایا تھا۔ یہ بات بھی انہوں نے بے

خیالی میں بتادی ورنہ شاید وہ یہ بھی نہ بتاتے۔ بہر حال مجھے اب یاد آگیا ہے کہ شہر ساکی ہی اُنہوں نے بتایا تھا۔ ویسے بھی ساکی شمالی مشرقی پہاڑی علاقے کا خاصا معروف پہاڑی شہر ہے"۔ سرداور نے جواب دیا۔

"ان ڈاکٹر قاضی صاحب سے کیسے رابطہ ہو سکتا ہے؟"، عمران نے پوچھا۔

"مجھے تو نہیں معلوم۔ بہر حال وہاں فون موجود ہے کیونکہ انکی کال آجاتی تھی اور بات ہو جاتی تھی"۔ سرداور نے کہا۔

"ٹھیک ہے بے حد شکریہ۔ اللہ حافظ"۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ لیا۔

"میرا خیال ہے سیکرٹری ڈیفینس کو فون کیا جائے انہیں معلوم ہو گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں جس انداز میں اسے خفیہ رکھا گیا ہے میرے خیال میں یہ سارا سیٹ اپ صدر کے تحت ہو گا۔ بہر حال سر سلطان معلوم کر لیں گے"۔ عمران نے کہا اور پھر سامنے والے وال کلاک میں وقت دیکھ کر اس نے ریسیور اُٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری وزارتِ خارجہ"۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو، سر سلطان سے بات کرائیں"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر، یس سر"، پی اے کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ سلطان بول رہا ہوں سر"۔۔ چند لمحوں بعد سر سلطا کی مود بانہ آواز سنائی دی۔

"سر سلطان مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کی کیمیائی ہتھیاروں کیلئے بنائی گئی ٹاپ سیکرٹ کاسٹ لیبارٹری سے کوئی اہم پرزہ چوری کرنے کیلئے ایک یورپی ملک چند ایجنٹ بجھوا رہا ہے لیکن کاسٹ لیبارٹری کی فائل مجھے نہیں بجھوائی گئی اسلئے آپ اسکی فائل جسکے پاس بھی ہو حاصل کر کے فوری مجھے بجھوائیں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر مجھے تو خود اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ بہر حال فائل آپ تک پہنچ جائے گی"۔ سر سلطان نے کہا۔

"جس قدر ممکن ہو سکے یہ کام ہو جانا چاہیے"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"آپ نے انہیں بتایا نہیں کہ وہ فائل کس انداز میں بھیجیں گے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ انتہائی اہم فائل ہے اس لئے میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں بتایا۔ اور سر سلطان سمجھتے ہیں جیسے ہی وہ فائل حاصل کر لیں گے وہ مجھے یا تمہیں خود فون کر کے معلوم کریں گے کہ اسے کس انداز میں بجھوانا ہے۔ پھر میں خود جا کر ان سے فائل لے آؤں گا"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

*****

والٹ اپنے پرائیوٹ آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اس نے ایک کمرشل پلازہ میں با قاعدہ مشینری ایمپورٹ ایکسپورٹ کرنے کا آفس بنایا ہوا تھا جہاں با قاعدہ کاروبار ہوتا تھا اور والٹ کو جب

سرکاری کام نہ ہوتا تو وہ اس کاروبار پر توجہ دیتا تھا۔اس طرح اسکی شناخت صرف تاجر کے طور پر تھی۔ویسے وہ اپنے سرکاری کاموں کیلئے بھی اسی آفس کو استعمال کرتا تھا۔اس وقت بھی وہ اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا پاکیشیا میں نئے مشن کے سلسلے میں ایک اہم فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔یہ فائل اسے لاسلکی کے چیف کی طرف سے بھجوائی گئی تھی۔اس فائل میں پاکیشیا کی کاسٹ لیبارٹری کے بارے میں اشارات موجود تھے۔گو فائل میں اِس لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات تو موجود نہ تھیں لیکن یہ بات ضرور درج تھی کہ یہ لیبارٹری پاپشیا کے شمال مشرقی پہاڑی علاقے میں واقع ایک مشہور پہاڑی شہر ساکی کے قریب موجود ہے۔ لیبارٹری مکمل طور پر زیرِ زمین ہے۔اس بات کا علم بھی ایکریمیا کے ایک سائنسی تحقیقاتی خلائی سیارے کے زریعے ہوا تھا اور اس سیارے نے اس بات کا بھی کھوج لگا لیا تھا کہ اس لیبارٹری میں کیمیائی ہتھیار تیار کئے جا رہے ہیں جس پر ایکریمیا نے خفیہ طور پر حکومت پاکیشیا سے احتجاج کیا جس پر حکومت پاکیشیا نے ایکریمیا کی اس رپورٹ پر یہ تو تسلیم کر لیا کہ اس علاقے میں انکی لیبارٹری موجود ہے جسے کاسٹ لیبارٹری کہا جاتا ہے لیکن یہ نہ تسلیم کیا کہ اس لیباٹری میں کیمیائی ہتھیار تیار کئے جاتے ہیں۔لیکن جب ایکریمیا نے مزید دباؤ ڈالا تو ایکریمیا کے سائنسی ماہرین کو اس لیبارٹری میں لے جایا گیا۔اُنہوں نے وہاں چیکنگ کی اور پھر ایکریمیا کو رپورٹ دی کہ اس لیبارٹری میں کیمیائی ہتھیار تیار نہیں کئے جا رہے ہیں بلکہ اس لیبارٹری میں عام سے میزائلوں پر کام ہو رہا ہے جس کے بعد ایکریمیا نے اپنا احتجاج واپس لے لیا۔سائنسی ماہرین کی جو ٹی پاکیشیا گئی تھی اس میں ایک ماہر کا تعلق ایکریمیا سے تھا لیکن وہ اسٹارم نژاد تھا اور اپنی سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد واپس اسٹارم آ کر سیٹل ہو گیا۔چونکہ اس ماہر کا تعلق کیمیائی ہتھیاروں سے تھا اسلئے جب اسٹارم حکومت نے

خفیہ طور پر کیمیائی ہتھیار بنانے کا فیصلہ کیا تو اس ماہر جسکا نام ڈاکٹر اسکاٹ تھا اسکی سرپرستی میں کام شروع کیا۔ لیبارٹری بنائی گئی، کام شروع کر دیا گیا لیکن معاملات ایک خاص پوائنٹ پر آ کر رُک گئے۔کیمیائی ہتھیاروں کیلئے ایک خاص پرزہ جسے کاسٹ بلوزر کہا جاتا ہے انتہائی اہم ہوتا ہے اور کاسٹ بلوزر کی ٹیکنالوجی کا تو سب کو علم ہے لیکن یہ ٹیکنالوجی جنرل ہوتی ہے۔وہ مخصوص کاسٹ بلوزر جس سے کیمیائی ہتھیار تیار ہوتے ہیں اسکی ٹینکالوجی مختلف ہوتی ہے اور ہر ملک اس پرزے کو اپنے طور پر ہی بناتا ہے کیونکہ اسکی ٹیکنالوجی یا تیاری کو کوئی بھی ملک تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا اور جس ملک کے سائنسدان اسے تیار کر لینے میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں صرف وہی ملک ہی کیمیائی ہتھیار بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور اسٹارم کے سائنسدان ڈاکٹر اسکاٹ کی سرپرستی میں بارہا کوشش کے باجود مخصوص کاسٹ بلوزر بنانے میں کامیاب نہ ہو سکے تو پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ کسی ملک سے کاسٹ بلوزر کو چوری کیا جائے اور پھر اس سے اسکی مخصوص ٹینکالوجی چیک کر کے کاسٹ بلوزر تیار کیا جائے لیکن ظاہر ہے سپر پاورز کی لیبارٹری سے اسے چرانا ناممکن تھا۔پھر ڈاکٹر اسکاٹ نے جب حکومت اسٹارم کو یہ رپورٹ دی کہ انہوں نے جب حکومت ایکریمیا کی طرف سے پاکیشیا کاسٹ لیبارٹری کا دورہ کیا تھا تو واقعی وہاں میزائل بنانے کی مشینری کام کر رہی تھی لیکن انکے مطابق پاکیشیا نے ڈبل گیم کھیلی تھی۔اس لیبارٹری کے یقیناً دو حصے تھے،ایک حصے میں میزائل تیار کئے جا رہے تھے جبکہ دوسرے حصے میں کیمیائی ہتھیار،اور انہیں صرف وہی حصہ دیکھایا گیا جس میں میزائل تیار کئے جا رہے تھے جبکہ دوسرے حصے کو خفیہ رکھا گیا اور انہیں اس کا اندازہ اس بات سے ہوا تھا کہ انہوں نے وہاں ایک ایسا خصوصی پرزہ دیکھ لیا تھا جسے کیمیائی ہتھیاروں کیلئے بنائے جانیوالے کاسٹ بلوزر میں ہی استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن چونکہ انکے پاس

اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا اسلئے انہوں نے مجبوراً حکومت ایکریمیا کو یہ رپورٹ دی تھی کہ کاسٹ لیبارٹری میں عام ہتھیار تیار ہو رہے تھے۔ اس رپورٹ کے بعد اس بات کی پڑتال کی گئی کہ کیا واقعی پاکیشیا کیمیائی ہتھیار بنا رہا ہے یا نہیں اور پھر شوگران سے انہیں اس بات کا یقینی ثبوت مل گیا۔ شوگران کے کیمیائی سائنسدان ڈاکٹر ٹانگ کی پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر قاضی سے ہونیوالی بات چیت کا ٹیپ مل گیا تھا جس سے یہ بات یقینی طور پر طے ہو گئی تھی کہ پاکیشیا کاسٹ لیبارٹری میں کیمیائی ہتھیار تیار کئے جا رہے ہیں اور پاکیشیا میں مخصوص کاسٹ بلوزر تیار کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ چنانچہ اسٹارم نے یہ فیصلہ کیا کہ بجائے کسی سپر پاور کے رجوع کرنے کے انہیں پاکیشیا کی سے ہی کاسٹ بلوزر حاصل کرنی چاہیے۔ چنانچہ پاکیشیا کی فعال ایجنسیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو یہ معلوم ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور خطرناک سیکرٹ سروس ہے اور خاص طور پر علی عمران سب سے زیادہ مشہور ہے اور اگر اس علی عمران کو کسی طرح راستے سے ہٹا دیا جائے تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اس پر یہ کام لاسلکی کے ذمے لگایا گیا لیکن اس کا مشن ناکام ہو گیا تو پھر اس ابتدائی مشن پر وقت ضائع کرنے کی بجائے اصل مشن پر توجہ دینے کا فیصلہ کیا گیا کیونکہ اس اہم پرزے کے بغیر اسٹارم کی لیبارٹری کا سارا کام معطل ہو چکا تھا اور لاسلکی کو یہ مشن اسلئے دیا گیا تھا کہ اسکو پوری ڈنیا جانتی تھی کہ لاسلکی صرف اندرونِ ملک کام کرتی ہے اسلئے کسی کو بھی لاسلکی پر شک نہ پڑے گا اور پھر لاسلکی کے چیف نے یہ مشن والٹ کے سپرد کر دیا تھا۔ اس فائل میں پاکیشیا کے شمال مشرقی علاقے کا نہ صرف تفصیلی نقشہ موجود تھا بلکہ ساکی کے بارے میں بھی تفصیلی معلومات موجود تھیں۔ ساکی شیر کے قریب پہاڑوں میں ایک ایسا مقام بھی موجود تھا جہاں سخت

گرمی میں بھی برف جمی رہتی تھی اور سخت سردیوں میں وہاں خاصی تیز گرمی ہوتی تھی اسلئے اس مقام کو دیکھنے کیلئے دنیا بھر کے سیاح ساکی جاتے رہتے تھے۔ حکومت پاکیشیا نے بھی زرِ مبادلہ کمانے کیلئے اس مقام کا نہ صرف بین الاقوامی سطح پر خوب زور و شور سے پروپیگنڈہ کیا تھا بلکہ وہاں غیر ملکی سیاحوں کی سہولت کیلئے انتظامات بھی کئے گئے تھے۔ وہاں ایئرپورٹ بھی بنایا گیا تھا اور ہوٹل اور کلب بھی اور پھر اس مقام کی شہرت واقعی بے حد پھیل گئی تو سیاحوں کی کثرت نے اس عجیب و غریب مقام کا رُخ کر لیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ساکی شہر جو پہلے ایک چھوٹا سا پہاڑی اور انتہائی غیر اہم قصبہ تھا اب خاصا بڑا شہر بن گیا تھا اور وہاں سیاحوں کیلئے ہوٹل اور رہائش گاہیں تعمیر ہو گئیں۔ کلب اور ایسے ہی دوسرے سپاٹ بھی بن گئے۔ ساکی تک جانیوالی سڑک کو بھی جو پہاڑوں میں گھومتی ہوئی جاتی ہیں زرِ کثیر خرچ کر کے وسیع پختہ اور محفوظ بنایا گیا تھا اور چونکہ اس سڑک کے ارد گرد بھی انتہائی حسین مناظر پھیلے ہوئے تھے اسلئے زیادہ تر سیاح اس سڑک کے ذریعے ہی ساکی جانے کو ترجیح دیتے تھے۔ دارالحکومت سے سڑک کے ذریعے ساکی پہنچنے کیلئے آٹھ گھنٹے لگتے تھے۔ فائل میں ساکی میں ایک گروپ کی بھی نشاندہی کی گئی تھی جس کا نام الفریڈ گروپ تھا۔ اسکا چیف الفریڈ ایکریمی تھا اور اس نے باقاعدہ حکومت پاکیشیا کی اجازت سے سیاحوں کیلئے انتہائی جدید کلب تیار کیا تھا جسکا نام این بو کلب تھا لیکن ساتھ ساتھ وہ ہر قسم کے جرائم میں بھی ملوث تھا اور منشیات اور غیر ملکی شراب کی اسمگلنگ کا وہ ساکی میں کنگ سمجھا جاتا تھا اور اسکے تعلقات مقامی سرداروں سے بھی بے حد گہرے تھے۔ الفریڈ کا تعلق ایکریمیا کے ایک بہت بڑے سنڈیکیٹ سے تھا اور لاسلکی نے اس سنڈیکیٹ کے چیف کے ذریعے الفریڈ کو پیغام بھجوا دیا تھا کہ وہ ایجنٹوں کی ہر ممکن مدد کرے گا اسلئے والٹ ضرورت پڑنے پر الفریڈ کی خدمات حاصل کر سکتا

تھا۔اس فائل میں کاسٹ بلوزر کے بارے میں معلومات موجود تھیں اور اسکے ساتھ اسکی تصویر بھی تھی اور کیمیائی ہتھیاروں کی تیاری کی اس مشین کے بارے میں بھی تفصیلی معلومات موجود تھیں جس میں یہ پرزہ فٹ ہوتا تھااور اسکے کھولنے ،پیک کرنے اور لے آنے کے بارے میں بھی تفصیلات درج تھیں۔والٹ کافی دیر سے بار بار یہ فائل پڑھنے میں مصروف تھا۔ظاہر ہے وہ یہ فائل ساتھ نہ لے جاسکتا تھااسلئے اس میں موجود تمام معلومات کو وہ اپنے ذہن میں محفوظ کر لینا چاہتا تھا۔پھر جب اسے یقین ہو گیا کہ سب کچھ اسکے ذہن میں محفوظ ہو گیاہے تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور اُٹھ کر اس نے دیوار میں نصب ایک سیف میں رکھ کر سیف بند کر دیا۔پھر اس نے دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر میز پر موجود مختلف رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایااور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جارج بول رہاہوں"۔رابطہ قائم ہوتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔جارج والٹ کے خصوصی سیکشن کا انچارج تھا۔سٹیشن آفس علیحدہ بنا ہوا تھااور وہاں کا مکمل انچارج جارج ہی تھا۔والٹ سوائے اشد ضرورت کے وہاں نہ جاتا تھااور صرف فون پر ہی احکامات دیا کرتا تھااور رپورٹیں لیا کرتا تھا۔

"والٹ بول رہاہوں"۔۔والٹ نے کہا

"یس باس"۔۔دوسری طرف جارج نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مورین کہاں ہے؟"۔۔والٹ نے پوچھا،

"آفس میں موجود ہے باس"۔۔دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس سے بات کراؤ"۔والٹ نے کہا۔

"ہیلو!مورین بول رہی ہوں باس"۔۔چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ موبانہ تھا۔

"مورین میرے کمرشل آفس میں آجاؤ ابھی"۔۔والٹ نے کہا۔

"یس باس"۔۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رسیور جارج کو دو"۔۔والٹ نے کہا

"جارج بول رہاہوں باس"۔۔چند لمحوں بعد دوبارہ جارج کی آواز سنائی دی۔

"جارج میرے اور مورین کیلئے ایکریمی سیاحوں کے متبادل ناموں کے کاغذات تیار کراؤ اور کافرستان دارالحکومت کیلئے ہماری سیٹیں بک کرالو اور کافرستان کے کسی بڑے ہوٹل میں بکنگ کرالو"۔والٹ نے کہا۔

"یس باس!لیکن کیا آپ اور مورین ہی جائیں گے یا سیکشن علیحدہ ہو جائے گا"۔جارج نے کہا۔

"نہیں میں اور مورین ہی جائیں گے"۔والٹ نے کہااور اسکے ساتھ ہی کریڈل دبادیااور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جاسم کلب"۔۔رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابرٹ سے بات کراؤ میں والٹ بول رہاہوں"۔والٹ نے کہا۔

"یس سر!ہولڈ آن کریں"۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو! رابرٹ بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ میں والٹ بول رہا ہوں۔ کیا تمہارے ایسے گروپس کیساتھ لنک ہیں جو کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان اسمگلنگ کرتے ہوں؟ مجھے ایسے ہی گروپ کی خدمت کی ضرورت ہے"۔ والٹ نے کہا

"کام کیا کرنا ہوگا؟"۔۔ رابرٹ نے پوچھا

"کیا یہ بتانا ضروری ہے؟"۔۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں تاکہ میں اس کام کو مدِ نظر رکھ کر گروپ کا انتخاب کروں"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"کیا تم اندازہ نہیں کر سکتے؟"۔۔۔ والٹ نے کہا

"کیوں نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے تمہارا وہاں اسمگلنگ کے دھندے سے تو کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ تم کوئی نہ کوئی چیز خفیہ طور پر اسمگل کرانا چاہتے ہوگے۔ لیکن ظاہر ہے چیز کی نوعیت کا علم ہونا ضروری ہے"۔ رابرٹ نے کہا۔

"میں اور مورین بذات خود اسمگل ہونا چاہتے ہیں"۔ والٹ نے کہا

"لیکن اسکے لئے اسمگل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ہوائی جہاز کے ذریعے آسانی سے جا سکتے ہو"۔ رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں کی سیکرٹ سروس بے حد فعل ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں کسی طرح میرے وہاں جانے کا علم ہو چکا ہو اسلئے میں براہِ راست نہیں جانا چاہتا اور نہ تو میک اپ اور نئے ناموں کیساتھ بھی وہاں جہاز کے ذریعے جا سکتا تھا"۔ والٹ نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا یہ بات ہے۔ تو ٹھیک ہے۔ اسکے لئے کافرستان کا ایک گروپ تمہارے لئے انتہائی کارآمد رہے گا۔ اس گروپ کا باس ارجن داس ہے جو بظاہر کافرستان دارالحکومت کا ایک مشہور و معروف سماجی تاجر ہے اور بظاہر کھلونوں کے بزنس کے متعلق ہے۔ اس فرم کا نام ارجن داس ٹوائے کارپوریشن ہے۔ اسکا آفس دارالحکومت کے مشہور کاروباری روڈ نگینہ روڈ پر واقع ہے اور جس کمرشل پلازہ میں اسکا آفس ہے اسکا نام بھی نگینہ کمرشل پلازہ ہے اور اسکا مالک بھی ارجن داس ہی ہے۔ ویسے اسکا دھندہ پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان ہر قسم کے سامان اور آدمیوں کی اسمگلنگ کرتا ہے۔ اسکے رابطے اس قدر مضبوط ہیں کہ تمہیں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہوگی"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم اسے اطلاع کر دو۔ میں اس سے اصل نام ہی لوں گا اور یہی کوڈ ہوگا"۔ والٹ نے کہا

"ٹھیک ہے ہو جائے گا۔ تم فکر مت کرو"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بھی بتا دو کہ پاکیشیا دارالحکومت میں بھی کوئی ایسا گروپ موجود ہے جو وہاں کے سائل کے سلسلے میں مدد کر سکے"۔ والٹ نے کہا۔

"کس قسم کے مسائل"۔ رابرٹ نے کہا

"کسی بھی قسم کے مثلاً خصوصی ٹائپ کا اسلحہ اور کوئی جہاز وغیرہ اور ایسے ہی مسائل جو عام حالات میں وہاں مشکل ثابت ہوتے ہوں"۔ والٹ نے کہا۔

"ہاں پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک مشہور کلب ہے جسکا نام رین بو ہے۔ رین بو کلب کا مینیجر ایک ایکریمی الفریڈ ہے۔ یہ الفریڈ تمہارے لئے بہت مفید ثابت ہوگا اور یہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ البتہ تمہیں دولت خرچ کرنا پڑے گی پھر کوئی مشکل نہیں رہے گی"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہاں بھی تم نے میرا اصلی نام بتانا ہے لیکن اسے میرے بارے میں مزید کچھ نہ بتانا"۔ والٹ نے کہا۔

☆☆☆☆

"ٹھیک ہے ہو جائے گا۔" رابرٹ نے کہا۔

"اور تمہارے اکاونٹ میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ یہ بات بھی یقینی سمجھو۔۔۔" والٹ نے کہا تو دوسری طرف سے رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے والٹ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ان معاملات میں کس قدر دوسروں کا خیال رکھتے ہو۔" رابرٹ نے کہا اور والٹ نے گڈ بائی کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان۔۔۔" والٹ نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر تیز سرخ رنگ کا سکرٹ تھا اور اس نے سر پر پھولدار کپڑے کا سکارف باندھا ہوا تھا۔ یہ مورین تھی جو لاسلکی کی انتہائی فعال اور تیز ترین ایجنٹ سمجھی جاتی تھی۔ یہ جس قدر نرم ونازک نظر آتی تھی حقیقت میں اس سے بے حد مختلف تھی۔ مارشل آرٹ اور نشانہ بازی میں ماہر تھی اور اسے والٹ کا دست راست سمجھا جاتا تھا۔ ویسے وہ والٹ کے سیکشن میں ہی کام کرتی تھی اور آفس مین وہ والٹ کو بطور باس ہی ٹریٹ کرتی تھی لیکن دراصل وہ انتہائی گہرے دوست تھے اور اکثر اکھٹے ہی اہم مشنز مکمل کرتے تھے۔ یہ عام طور پر مشہور تھا کہ اگر والٹ کبھی شادی کا فیصلہ کرے گا تو مورین سے ہی کرے گا۔ ویسے والٹ اسے ذاتی طور پر بہت پسند کرتا تھا اور اور یہی حال مورین کا بھی تھا۔

"کیا ہوا والٹ یہ بیٹھے بٹھائے تمہیں مجھے یہاں کمرشل آفس میں بلانے کی ضرورت کیوں پڑ گئی ہے۔۔۔؟" مورین نے مسکراتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے میں نے تمہیں یہاں کیوں بلایا ہے؟" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کسی ایسے مشن پر کام کرنا ہو گا جس کے بارے میں تم کسی اوپن جگہ پر بات نہ کرنا چاہتے ہو گے۔" مورین نے جواب دیا تو والٹ بے اختیار ہنس دیا۔

"عام طور پر مرد عقلمند عورتوں کو پسند نہیں کرتے لیکن حقیقت یہی ہے کہ میں تمہیں عقلمندی کی وجہ سے ہی پسند کرتا ہوں۔" والٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر میں اپنے چہرے پر تیزاب ڈال لوں پھر میں دیکھوں گی کہ تم مجھے میری خوبصورتی کی وجہ سے پسند کرتے ہو یا عقلمندی کی وجہ سے۔" مورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے خوبصورت تو بہر حال پسندیدگی کی اضافی وجہ ہوتی ہے۔" والٹ نے کہا اور مورین اس بار بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہر حال کیا مشن ہے بتاؤ۔ کافی عرصے سے بیکار رہ کر میں مر جانے کی حد تک بور ہو چکی ہوں اور اب تو دل چاہتا ہے کہ بس شہر میں کھلے عام قتل وغارت شروع کر دوں۔۔۔" مورین نے کہا۔

"کہتے ہیں شیرنی کے منہ کو خون لگ جائے تو وہ اپنے شیر کو بھی پھاڑ کھانے پر امادہ ہو جاتی ہے اس لئے خیال رکھنا کہیں میں تمہاری زد میں نہ آ جاؤں۔" والٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر تم نے کوئی مشن بک نہ کیا تو ہو سکتا ہے کہ ایسا بھی ہو جائے۔۔۔" مورین نے کہا۔

"اس بار ایک ایسا مشن سامنے آیا ہے کہ تمہیں بھی لطف آ جائے گا اور تمہاری تمام حسرتیں بھی پوری ہو جائیں گی۔۔۔" والٹ نے کہا تو مورین نے اختیار چونک پڑی۔

"سرکاری مشن ہے یا غیر سرکاری۔۔۔؟" مورین نے چونک کر پوچھا۔

"سرکاری مشن ہے۔" والٹ نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو اسٹارم کے اندر کا ہی ہو گا۔۔۔" مورین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں پہلے تو تم نے باہر جا کر مشن مکمل کرنے میں کبھی دلچسپی نہیں ظاہر کی۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"طویل عرصے سے ملک میں رہ رہ کر میں اب کافی بور ہو چکی ہوں اس لئے میرا دل چاہتا ہے کہ ایکریمیا کی سیر کی جائے لیکن سرکاری خرچے پر، اس لئے ظاہر ہے مشن باہر کا ہونا چاہئیے۔" مورین نے جواب دیا۔

"براعظم ایشیا کی سیر کے متعلق کیا خیال ہے؟" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو مورین کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"براعظم ایشیا۔۔۔ اوہ ویری گڈ۔ میں آج تک وہاں نہیں گئی۔ کہاں جانا ہے اور ہاں لاسلکی کا دائرہ کار تو صرف اسٹارم تک ہی محدود ہے پھر براعظم ایشیا کا سفر سرکاری کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔؟" مورین نے کہا۔

"یہ خصوصی مشن ہے اور مشن پاکیشیا میں مکمل کرنا ہے۔" والٹ نے کہا۔

"پاکیشیا میں۔۔۔اوہ۔وہ تو انتہائی چھوٹا سا ملک ہے اس سے ظاہر ہے خاصا پسماندہ بھی ہو گا۔وہاں لاسلکی کو کیا مشن درپیش ہو سکتا ہے۔۔۔؟" مورین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ چھوٹا ملک ضرور ہے مگر اتنا بھی پسماندہ نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو۔کبھی پاکیشیا سیکرٹ ہاوس کے بارے میں سنا ہے تم نے۔۔۔؟" والٹ نے کہا۔

"نہیں، کیوں کیا کوئی خاص اہمیت ہے اس کی۔۔۔؟" مورین نے کہا اور جواب میں والٹ نے اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر علی عمران کے بارے میں تفصیل بتائی تو مورین کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے والٹ کی باتوں پر یقین نا آرہا ہو۔

"تم مذاق کر رہے ہو۔۔۔؟" مورین نے پوچھا۔

"نہیں، یہ مذاق نہیں ہے ٹھوس حقیقت ہے اور یقین کرو مورین میری طویل عرصے سے شدید خواہش تھی کہ میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کروں کیونکہ وہ ہر لحاظ سے میرا مقابلہ کر سکتے ہیں اس طرح ان کو شکست دے کر مجھے دلی اطمینان ہو جائے گا۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"ویری گڈ۔۔۔بس تمہاری یہی بہادری قابل داد ہے کہ تم کسی سے مرعوب نہیں ہوتے۔ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلوں گی اور دیکھوں گی کہ اس عمران اور پاکیشیا سروس میں کتنا دم خم ہے۔۔۔" مورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارے مشن کے دو حصے ہیں۔پہلا اور اہم مشن پاکیشیا کی ایک خفیہ لیبارٹری سے ایک اہم پرزہ چرا کر اسٹارم پہنچانا ہے اور اس کے بعد دوسرا مشن عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے اس لئے پہلے ہم نے انتہائی خاموشی سے اپنا اصل مشن مکمل کرنے ہیں۔۔۔" والٹ نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں ایسے ہی سہی۔۔۔" مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"البتہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے پہلے مشن کے دوران ہی ہمارا ٹکراؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو جائے پھر ہمارے دونوں مشن بھی بیک وقت مکمل ہو سکتے ہیں۔۔۔" والٹ نے کہا تو مورین نے اثبات میں سر ہلایا۔

☆☆☆☆

عمران اس وقت دانش منزل میں موجود تھا۔سر سلطان نے فائل حاصل کر کے اسے اطلاع دی تھی اور پھر عمران خود جا کر سر عمران سے وہ فائل لے آیا تھا اور فائل کے مطالعے سے انھیں اس لیبارٹری کے محل وقوع، اس کے نقشے اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں پوری تفصیل کا علم ہو چکا تھا اور اس فائل کے مطالعے کے بعد عمران کو کم از کم یہ اطمینان ہو گیا تھا کہ والٹ یا اس کے ساتھی فوری طور پر اس لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتے لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ اس والٹ کے بارے میں اسے کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی۔پاکیشیا سیکرٹ سروس مسلسل اسے تلاش کر رہی تھی لیکن اب تک اس بارے میں کوئی رپورٹ نہ ملی تھی۔عمران نے احتیاطاً صفدر اور تنویر کو ساکی بھجوا دیا تھا تا کہ اگر والٹ کسی طرح وہاں پہنچ جائے تو اسے چیک کیا جا سکے۔

"عمران صاحب جس طرح آپ نے والٹ کے بارے میں مورس سے معلومات حاصل کی ہیں کیا یہ معلومات اس سے نہیں مل سکتیں کہ والٹ اب کہاں ہے، کیا وہ پاکیشیا پہنچ چکا ہے یا نہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہارے سامنے تو بات کی تھی اور مورس نے بتایا تھا کہ اس کا والٹ سے کوئی رابطہ نہیں ہے پھر اس سے کیا پوچھا جا سکتا ہے۔" عمران نے کہا۔

"وہاں کوئی نہ کوئی تو ایسا آدمی ہو گا جس کو اس بارے میں معلومات حاصل ہوں گی اور مورس اس کا انتظام کر سکتا ہے۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"تم نے اس کے اکاؤنٹ میں رقم پہنچا دی تھی۔۔۔؟" عمران نے ریسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ رابطہ نمبر اور مورس کلب کے نمبر عمران کے ذہن میں محفوظ تھے اس لئے اس ڈائری دیکھنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔

"مورس کلب۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ مورس سے بات کراؤ۔" عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو، مورس بول رہا ہوں۔۔۔" چند لمحوں بعد مورس کی آواز سنائی دی۔

"اب تو تمہارے اکاؤنٹ میں رقم پہنچ چکی ہے اب تو تمہاری یاداشت کمزور نہ رہی ہو گی۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، عمران صاحب آپ۔ ظاہر ہے اب یاداشت کی کمزوری کا کیا سوال۔۔۔" مورس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ مجھے ہر قیمت پر والٹ کے بارے میں یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا وہ پاکیشیا روانہ ہو چکا ہے یا نہیں۔ اگر تمہارا اس سے براہ راست رابطہ نہیں ہے تو تم کسی اور کے زریعے سے تو معلومات حاصل کر سکتے ہو۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے، کوشش تو بہر حال کی جا سکتی ہے۔۔۔" مورس نے کہا۔

"پھر میں کتنی دیر بعد فون کروں۔۔۔؟" عمران نے پوچھا۔

"دو گھنٹے بعد۔۔۔" مورس نے جواب دیا۔

"کیا بات ہے تم ہر کام دو گھنٹوں میں کرتے ہو۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کام تو ظاہر ہے فون پر ہی ہوتا ہے لیکن بعض اوقات کہیں آنا جانا بھی پڑ جاتا ہے اس لئے دو گھنٹوں کا مارجن لینا ضروری ہے۔" مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے میں دو گھنٹوں بعد پھر فون کروں گا۔اس نمبر پر کروں یا پہلے تم نے جو دوسرا نمبر بتایا تھا اس پر کروں۔۔۔"عمران نے کہا۔

"دوسرے نمبر پر۔۔۔"مورس نے جواب دیا۔اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔چند لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران اور بلیک زیرو دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ کال کا مطلب تھا کہ جولیا والٹ کے سلسلے میں ہی کوئی رپورٹ دینا چاہتی ہو گی۔اس لئے عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو۔"عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں باس۔۔۔"دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیرو دونوں چونک پڑے۔

"یس۔۔۔"عمران نے کسی حیرت کا اظہار کئے بغیر سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہاں کا ایک آدمی ارجن داس کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان سمگلنگ کے دھندے میں ملوث ہے اور اس کا گروپ خاصا مضبوط اور فعال ہے۔اس ارجن داس کو اسٹارم سے کسی ابرٹ نے کال کر کے کہا ہے کہ اسٹارم سے ایک مرد اور ایک عورت ایکریمی میک اپ میں کافرستان پہنچ رہے ہیں۔انھیں اس نے پاکیشیا سمگل کرانا ہے اور اس سلسلے میں کوڈ والٹ نام کا بتایا گیا۔

"کیسے اطلاع ملی تمہیں۔۔۔؟"عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔حالانکہ والٹ کا نام سن کر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"ارجن داس نے اس سلسلے میں اپنے جس آدمی کو ہدایات دی ہیں وہ فیصل جان کا دوست ہے اور فیصل جان کی اس سے کسی دوسرے سلسلے میں ملاقات طے تھی لیکن وہ آدمی وقت پر نہ پہنچا تو فیصل جان نے اس سے شکایت کی۔اس پر اس نے بتایا کہ وہ ارجن داس کے ایک انتہائی اہم کام کے سلسلے میں مصروف تھا۔وہ آدمیوں کو انتہائی خفیہ اور محفوظ انداز میں پاکیشیا سمگل کراتا ہے اور دونوں غیر ملکی ہیں۔غیر ملکیوں کے پاکیشیا سمگل ہونے کا سن کر فیصل جان بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس نے اس آدمی سے مزید پوچھ گچھ کی اور اس پر یہ اطلاع سامنے آگئی اور فیصل جان نے مجھے اطلاع دے دی۔۔۔"ناٹران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ لوگ کافرستان پہنچ چکے ہیں۔۔۔؟"عمران نے پوچھا۔

"مجھے تو ابھی اطلاع ملی ہے۔آپ حکم دیں تو اس بارے میں مزید معلومات حاصل کروں۔۔۔؟"ناٹران نے پوچھا۔

"ہاں،یہی ہمارے مطلوبہ آدمی ہیں۔ان کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کرو اور مجھے فوری اطلاع دو اور خاص طور پر یہ معلوم کراؤ کہ ان دونوں کے حلیے اور پاکیشیا میں انھیں کہاں پہنچایا جائے گا۔۔۔؟"عمران نے کہا۔

"یس سر۔۔۔"دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"بعض اوقات ایسے اتفاق ہو جاتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔۔۔"بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں قدرت جب کسی کی مدد کرتی ہے تو پھر ایسے ہی اتفاقات سامنے آجاتے ہیں۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب تو میرا خیال ہے کہ اس مورس سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سے بات ہو جائے تاکہ یہ بات کنفرم ہو جائے کہ کیا واقعی یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں۔ والٹ عام سا نام ہے اور اسٹارم میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں والٹ بہر حال ہونگے۔" عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دو گھنٹے گزرنے کے بعد عمران نے مورس سے رابطہ قائم کر لیا۔

"عمران صاحب میں نے معلوم کر لیا ہے۔ والٹ اپنی ساتھی لڑکی مورین کے ساتھ کافرستان جا چکا ہے۔ بس اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے۔۔۔" مورس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے، اتنا ہی کافی ہے شکریہ۔۔۔" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں باس۔۔۔" دوسری طرف سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس، کیا رپورٹ ہے۔۔۔؟" عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"باس انھیں پاکیشیا سمگل کیا جا چکا ہے۔ فیصل جان کا دوست اسے روانہ کرنے کے بعد ہی اس سے ملا تھا۔ اس سے حلیے بھی معلوم نہیں ہو سکے کیونکہ اس نے آگے کسی آدمی کے ذمے کام لگایا تھا۔ لانچ کے ذریعے انھیں سمگل کیا گیا ہے اور انھیں پاکیشیا دارالحکومت کے کسی سنسان ساحل پر پہنچایا جانا تھا۔ اس کے بعد وہ کہاں جاتے ہیں یہ کسی کو معلوم نہیں۔۔۔۔" ناٹران نے جواب دیا۔

"اس لانچ کے بارے میں تفصیلات جس میں انھیں یہاں سمگل کیا گیا ہے اور اس کے کپتان کے بارے میں کچھ معلوم کیا ہے تم نے۔۔۔؟" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"سوری سر۔۔۔ مجھے اس کا خیال نہ رہا تھا۔۔۔" ناٹران نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ لاپرواہی ہے ناٹران اور تم جانتے ہو کہ میں لاپرواہی برداشت کرنے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔" عمران نے غرّاتے ہوئے کہا۔

"سوری باس آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔" ناٹران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو کام کیا کرو اس کے بارے میں ہر قسم کی معلومات حاصل کیا کرو۔ اب کتنی دیر لگاؤ گے معلومات حاصل کرنے میں۔۔۔۔" عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"زیادہ نہیں باس، بہت جلد میں کال کروں گا۔۔۔" عمران نے بغیر کچھ کہے ریسیور رکھ دیا۔

"والٹ کی اس انداز میں آمد بتا رہی ہے کہ اسے معلوم ہو چکا ہے کہ اس کے بارے میں ہمیں معلومات مل گئیں ہیں۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ خاصا منجھا ہوا اور تیز ایجنٹ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ سب کچھ حفظ ماتقدم کے طور پر کیا ہو۔۔۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ریسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو۔۔۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ناٹران بول رہا ہوں جناب۔ میں نے معلوم کر لیا ہے، اس لانچ کا نام ریشم ہے اور لانچ کے کپتان کا نام ماسٹر ہے۔ اور یہ ماسٹر دو روز تک پاکیشیا میں رہے گا اس کے بعد وہاں سے مال لے کر واپس آئے گا۔ اس ماسٹر کا پاکیشیا میں ٹھکانہ لائٹ ہاوس ہوٹل ہے۔ وہاں اس کے لئے مستقل کمرہ بک رہتا ہے۔۔۔" ناٹران نے جواب دیا۔

"گڈ، اب تم نے کام کیا ہے۔۔۔" عمران نے اس بار تحسین آمیز لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ کے اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو، عمران علی کالنگ۔ اوور۔۔۔ عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اٹینڈ نگ یو باس۔ اوور۔۔۔" تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"گرین ووڈ کلب سے باس۔ اوور۔۔۔" دوسری طرف سے ٹائیگر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ساحل پر کوئی لائٹ ہاوس ہوٹل دیکھا ہوا ہے تم نے؟ اوور۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"یس باس، دیکھا تو ہے لیکن میں کبھی اندر نہیں گیا کیونکہ انتہائی تھرڈ کلاس ہوٹل ہے، اوور۔۔۔" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم وہاں پہنچو، میں بھی وہیں آ رہا ہوں۔ میرے پہنچنے سے پہلے معلوم کرو کہ وہاں ایک آدمی ماسٹر نامی اپنے کمرے میں موجود ہے یا نہیں۔ یہ ماسٹر نامی آدمی سمگلنگ میں ملوث ہے اور اس سلسلے میں ایک ریشم نامی لانچ کا کپتان ہے۔ یہ لانچ کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان سمگلنگ میں استعمال ہوتی ہے اور ماسٹر کے لئے اس ہوٹل میں مستقل طور پر کمرہ بک رہتا ہے۔ اوور۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

☆☆☆☆

والٹ اور مورین پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک ہوٹل کے ڈائیننگ روم میں بیٹھے ہوئے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ انھیں یہاں آئے ہوئے چند ہی گھنٹے گزرے تھے۔ کافرستان سے انھیں ایک لانچ کے ذریعے

پاکیشیا دارالحکومت کے ایک سنسان ساحل پر اتار دیا تھا۔ گولانچ کے کپتان نے انھیں آفر کی تھی کہ وہ شہر سے کار منگوا کر انھیں ڈراپ کرا سکتا ہے لیکن والٹ نے انکار کر دیا اور پھر وہ پیدل چلتے ہوئے آبادی کی طرف آئے اور اس کے بعد والٹ نے وہیں ساحل پر ایک ہوٹل میں کمرہ بک کرا لیا۔ اس کے بعد اس نے نہ صرف اپنا اور مورین کا نیا میک اپ کیا بلکہ انھوں نے لباس بھی تبدیل کر لئے۔ کافرستان سے آتے ہوئے والٹ اپنے ساتھ پہلے سے لباس اور میک اپ وغیرہ کا سامان لے آیا تھا۔ اور پھر خاموشی سے اس ہوٹل سے نکل کر ٹیکسی کے ذریعے شہر پہنچے اور یہاں اس متوسط طبقے کے ہوٹل میں انھوں نے کمرے بک کرائے اور اب وہ ڈائننگ ہال میں بیٹھے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ اس نئے میک اپ میں وہ ایکریمی کے بجائے کارمن نژاد لگتے تھے۔ والٹ نے کاغذات دو مختلف قومیتوں کے کے بنوا کر ساتھ رکھ لئے تھے ان میں سے ایک کے لحاظ سے وہ ایکریمی اور دوسرے کے لحاظ سے کارمن نژاد تھے۔ اسٹارم سے کافرستان اور پھر کافرستان سے پاکیشیا کے ساحلی ہوٹل تک وہ ایکریمی میک اپ میں رہے اور اب وہ کارمن نژاد بنے ہوئے تھے۔

"تم بے حد احتیاط سے کام لے رہے ہو گیلارڈ۔۔۔" مورین نے اسے موجودہ کاغذات کے مطابق نام سے پکارتے ہوئے کہا۔

"ہمارے پیشے میں احتیاط سب سے ضروری چیز ہوتی ہے اور پھر جبکہ مقابلہ برابر کا ہو تو احتیاط تحفظ دیتی ہے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا تو خیال ہے کہ یہاں کسی کو کسی بھی صورت معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہم کون ہیں۔ بہر حال ٹھیک ہے اب آئیندہ کا کیا پروگرام ہے۔۔۔" مورین نے کہا۔

"کمرے میں چل کر بات ہو گی۔۔۔" والٹ نے کہا اور مورین سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔ کھانا کھانے کے بعد انھوں نے شراب پی اور پھر بل ادا کر کے وہ اٹھے اور اپنے کمرے میں پہنچ گئے۔

"ہاں اب بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو۔۔۔" والٹ نے مورین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم جس طرح محتاط ہو اس سے اب مجھے الجھن ہونے لگی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگ گیا ہے جیسے تم اندر سے خوف زدہ ہو۔۔۔" مورین نے منہ بناتے ہوئے کہا تو والٹ بے اختیار ہنس دیا۔

"تمہاری بات درست ہے میں واقعی اندر سے خوفزدہ ہوں۔۔۔" والٹ نے کہا تو مورین بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیوں۔۔۔؟ پہلے تو تم کبھی خوفزدہ نہیں ہوئے۔۔۔" مورین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو مورین اصل بات یہ ہے کہ ہمارا یہ مشن انتہائی اہم ہے۔ ہم نے اسٹارم کی ترقی کے لئے یہ اہم پرزہ حاصل کرنا ہے اور یہ اہم پرزہ کسی دوکان سے نہیں ملے گا۔ اس کے لئے ہمیں اس لیبارٹری کو تلاش کرنے اور اس میں داخل ہو کر وہاں سے پرزہ حاصل کرنے کے لئے نجانے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑیں گے اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اس پرزے کے حصول سے پہلے ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کسی بھی ایجنسی سے ٹکرائیں کیونکہ پھر ہم الجھ جائیں گے اور ہمارا اصل مشن ہم سے اور زیادہ دور ہوتا چلا جائے گا۔ یہ ساری احتیاطیں اسی مقصد کے لئے

ہیں کیونکہ عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ انتہائی باخبر رہتا ہے اور اس ایسی ایسی باتوں کے بارے میں علم ہو جاتا ہے جس کے بارے میں کوئی دوسرا سوچ بھی نہیں سکتا جبکہ پہلے جب لاسلکی کے ہنری نے عمران پو قاتلانہ حملہ کیا تو چیف کے تجزیے کے مطابق لاسلکی کے کارڈ اور اسٹارم کی مقامی کرنسی کا علم اس عمران کو ہو چکا ہے اور ظاہر ہے اس کے بعد عمران آرام سے تو نہ بیٹھا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ اس نے اسٹارم میں اپنے کسی منجر کے ذریعے یہ بھی معلوم کر لیا ہو کہ اس قاتلانہ حملے کے پیچھے اصل مقصد کیا تھا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہو کہ ہمارا اصل مشن کیا ہے اور ہم دونوں اس مشن کے لئے پاکیشیا پہنچ رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے ہماری ذرا سی بے احتیاطی سے ہم ٹریس ہو سکتے ہیں اور ٹریس ہونے کے بعد بہر حال وہ یہ نہیں چاہے گا کہ ہم کاسٹ لیبارٹری کے قریب بھی پہنچ سکیں۔۔۔" والٹ نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی تمہاری احتیاط ٹھیک ہے لیکن میرا خیال ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اس طرح خوفزدہ چوہوں کی طرح مشن مکمل کریں کیوں نہ کھل کر کام کریں اور ان کا خاتمہ کر کے اطمینان سے مشن مکمل کریں۔۔۔" مورین نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں عمران کو خود فون کر کے اطلاع دوں۔۔۔" والٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں، میرا ہر گز یہ مطلب نہیں لیکن اس قدر احتیاط بھی مت کرو کہ مجھے الجھن ہونے لگ جائے۔۔۔" مورین نے کہا۔

"او کے اب ایسا نہیں ہو گا۔۔۔" والٹ نے کہا اور مورین کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اب یہ بتاؤ کہ کیا پروگرام بنایا ہے تم نے مشن کو مکمل کرنے کا۔۔۔" مورین نے کہا۔

"ہم دونوں پہلے حاکی جائیں گے۔ وہاں اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنا ہے پھر اس کے حفاظتی انتظامات کا جائزہ لے کر اندر داخل ہونے کے بارے میں سوچنا ہے۔ یہ ساری باتیں ظاہر ہیں یہاں بیٹھ کر معلوم نہیں ہو سکتیں۔ جب یہ تمام معلومات مل جائیں گی تو پھر ہم واپس آئیں گے اور یہاں سے اسی انداز کا اسلحہ حاصل کر کے دوبارہ وہاں جائیں گے اور پھر مشن مکمل کریں گے۔۔۔" والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اچھا پروگرام ہے لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم جا کر جائزہ لے لو میں ذرا گھوم پھر لوں پھر جب تم واپس آؤ تو ہم اکٹھے وہاں جا کو مشن مکمل کریں۔۔۔" مورین نے کہا۔

"کیوں؟ تم وہاں کیوں نہیں جانا چاہتی۔۔۔" والٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے خود ہی تو بتایا تھا کہ وہ ویران پہاڑی علاقہ ہے اور سوائے اس مقام کے جہاں سردیوں میں گرمی اور گرمیوں میں سردی پڑتی ہے اور کوئی چیز دیکھنے کی نہیں ہے۔ جبکہ دارالحکومت خاصی خوبصورت جگہ ہے اور پھر تم نے وہاں جا کر صرف معلومات ہی حاصل کرنی ہیں کام تو نہیں کرنا اس لئے میں کیوں ساتھ بور ہوتی رہوں۔۔۔" مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن مورین اصل بات یہ ہے کے ہم یہاں سیاحت کے لئے نہیں آئے ایک اہم مشن مکمل کرنے آئے ہیں اور کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارا کسی بھی ایجنسی سے ٹکراؤ ہو سکتا ہے اس

لئے یہ درست نہیں ہے کہ تم اور میں علیحدہ رہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میری عدم موجودگی میں وہ تم سے ٹکرا جائیں اور مجھے اس کا علم ہی نہ ہو سکے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میرا ٹکراؤ وہاں اس سے ہو جائے اور میں کسی ایسے چکر میں پڑ جاؤں کہ تمہیں اس کا علم نہ ہو سکے اس لئے اگر تم ساکی نہیں جانا چاہتی تو پھر اس کی یہی صورت ہے کہ تم واپس اسٹارم چلی جاؤ اس طرح مجھے کم از کم تمہاری طرف سے اطمینان تو رہے گا۔۔۔" والٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے اور تم نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے اب میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔۔۔" مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر اٹھو تیاری کرو ہمیں ساکی پہنچنا ہے۔۔۔" والٹ نے کہا تو مورین اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی کے ذریعے ائیر پورٹ پہنچ گئے۔ چونکہ ساکی جانے کے لئے چھوٹے طیارے پرواز کرتے تھے اور سیاحوں کی کافی تعداد مسلسل دارالحکومت اور ساکی جاتی رہتی تھی اس لئے ہر دو گھنٹے بعد پرواز دارالحکومت سے ساکی جاتی رہتی تھی۔ چنانچہ انھیں فارنر ہونے کی وجہ سے آئیندہ پرواز کی ٹکٹیں مل گئیں اور پھر دو گھنٹے بعد وہ طیارے میں بیٹھے ساکی کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ چونکہ طیارہ ملک کے سیاحوں سے بھرا ہوا تھا اس لئے والٹ اور مورین دونوں بڑے اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی دوسرے سیاحوں کی طرح محکمہ سیاحت کی طرف سے چھپے ہوئے رنگین کتابچے تھے جن میں ساکی اور اس کے ارد گرد کے بارے میں تفصیلات درج تھیں اور وہ دونوں اس کے مطالعے میں مصروف تھے۔

☆☆☆☆

عمران نے ساحل پر پہنچ کر لائٹ ہاؤس ہوٹل کو تلاش کیا۔ یہ ہوٹل ساحل کے آباد علاقے سے قدرے ہٹ کر تھا اور اوسط درجے کا ہوٹل تھا۔ ہوٹل پر موجود سائن بورڈ کافی پرانا نظر آ رہا تھا۔ اس کے آدھے سے زیادہ حروف بھی مٹے ہوئے تھے۔ ہوٹل سڑک پر ہی تھا اور اس کی علیحدہ کوئی پارکنگ نہیں تھی۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کار کو لاک کیا اور ہوٹل کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ہوٹل کے مین گیٹ سے ٹائیگر نکل کر عمران کی طرف آنے لگا۔

"کیا رپورٹ ہے اس ماسٹر کے بارے میں۔۔۔" عمران نے دعا سلام کے بعد کہا۔

"باس میں نے معلوم کر لیا ہے وہ ہال میں ایک مقامی لڑکی کے ساتھ بیٹھا شراب پی رہا ہے۔۔۔" ٹائیگر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ۔۔۔" عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ ہوٹل کا ہال خاصا بڑا تھا لیکن اس میں موجود افراد انتہائی گھٹیا طبقے سے تعلق رکھتے تھے جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر دو پہلوان نما مرد سروس میں مصروف تھے۔

"وہ آخری قطار کی تیسری میز پر ماسٹر بیٹھا ہوا ہے۔۔۔" ٹائیگر نے کہا تو عمران نے دیکھا کی اس میز پر ایک لڑکی کے ساتھ پختہ عمر کا آدمی موجود تھا جس کا جسم خاصا جاندار اور ورزشی تھا۔ اس کا انداز ہی بتا رہا تھا کہ وہ طویل سمندری تجربہ رکھنے والا شخص ہے۔ چہرے پر سختی اور سفاکی کا تاثر بھی گہرا تھا۔

""اوہ۔۔۔" عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس میز کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر خاموشی سے اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

"لڑکی تم جاؤ ہم نے ماسٹر سے کاروباری بات کرنی ہے۔۔۔" عمران نے میز کے قریب پہنچ کر انتہائی سرد لہجے میں اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا جو چونک کر عمران اور ٹائیگر کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب کون ہو تم۔۔۔" ماسٹر نے چونک کر کہا۔

"میں نے کیا کہا ہے تمہیں۔۔۔ جاؤ ورنہ۔۔۔" عمران نے ایک بار پھر لڑکی سے کہا۔ اس کے لہجے میں ایسی غرّاہٹ تھی کہ لڑکی بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھی اور پھر تیزی سے ایک سائیڈ پر بڑھتی چلی گئی۔ ماسٹر بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کون ہو تم اور یہ کیا حرکت ہے۔۔۔" ماسٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ ماسٹر۔ ہم نے تم سے چند ایسی باتیں کرنی ہیں جو اس لڑکی تک نہیں پہنچنی چاہئیں تھیں۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر وہ اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تو ماسٹر ہونٹ بھینچے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس کی نظروں میں اب بھی ان کے لئے تندی موجود تھی۔

"کیا باتیں کرنی ہیں؟ پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم ہو کون۔۔۔" ماسٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو کیا تم دس لاکھ روپے نقد کمانا چاہتے ہو۔۔۔" عمران نے کہا تو ماسٹر بے اختیار اچھل پڑا۔

"دس لاکھ۔۔۔؟ کیا مطلب۔۔۔ وہ کس طرح۔۔۔؟" ماسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہاری لانچ ریشم کو ہم صرف چند گھنٹوں کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں اور یہ استعمال بھی ہم خود نہیں کریں گے بلکہ تم کرو گے لیکن اس کا معاوضہ تمہیں دس لاکھ مل سکتا ہے اور کسی کو اس کا علم بھی نہیں ہو گا۔ بولو کیا تم تیار ہو۔۔۔" عمران نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ میری لانچ ہے جس کا نام ریشم ہے۔۔۔" ماسٹر کا ذہن ابھی تک الجھا ہوا تھا۔

"کیوں احمقانہ باتیں کر رہے ہو۔ اس فیلڈ میں کام کرنے والوں کو کس بات کا علم نہیں ہے۔ یہاں اور بھی بے شمار لوگ ہیں جو صرف ایک لاکھ روپے میں یہ کام کر سکتے ہیں لیکن تمہاری لانچ ہمارے کام کے لئے زیادہ موزوں ہے اور پھر تمہاری لانچ کا تعلق بہر حال پاکیشیا سے نہیں کافرستان سے ہے اس لئے ہم نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔۔۔" عمران نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ماسٹر ایک بار پھر چونک پڑا۔

"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ پھر تم سے بات ہو سکتی ہے۔۔۔" ماسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق ایک مقامی تنظیم سے ہے اور سنو ہم نے تمہاری لانچ کو یہاں سے قریب بین الاقوامی سمندر میں واقع ایک چھوٹے سے جزیرے تک بھجوانا ہے۔ وہاں سے ایک خاص پیکٹ تم نے لانا ہے جو چھوٹا سا پیکٹ ہے

زیادہ بڑا نہیں ہے۔اس سارے کام میں صرف چھ گھنٹے لگیں گے اور تم اکیلے یہ کام کر سکتے ہو اور یہ بھی بتا دوں کہ اس پیکٹ میں چند اہم دستاویزات ہیں اور بس لیکن یہ دستاویزات ہمارے لئے اس قدر اہم ہیں کہ ہم اسے خاموشی سے اور محفوظ طریقے سے لے آنے پر دس لاکھ روپے نقد دے سکتے ہیں جن میں سے پانچ لاکھ پہلے اور پانچ لاکھ پیکٹ لے آنے پر ملیں گے۔ بولو تیار ہو یا نہیں۔ دوٹوک الفاظ میں جواب دو کیونکہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔"عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے اس کام کے لئے میرا اور میری لانچ کا انتخاب کیوں کیا ہے۔۔۔" ماسٹر نے کہا۔

"پہلے بھی میں نے بتایا ہے کہ تمہاری لانچ ہمارے نزدیک اس کام کے لئے موزوں ہے۔ وجہ بھی بتادی ہے اور آخری بات یہ ہے کہ تم نے واپس کافرستان چلے جانا ہے اس لئے ہماری مخالف تنظیم جس سے ہم اس پیکٹ کو چھپانا چاہتے ہیں وہ تمہیں کسی صورت بھی واپس نہ کر سکے گی۔۔۔"عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کیا تم مجھے کوئی ضمانت دے سکتے ہو کہ تمہارا تعلق کسی تنظیم سے نہیں ہے۔۔۔" ماسٹر نے نیم رضا مند ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن اس کے لئے تمہیں اپنے کمرے میں چلنا ہو گا۔ میں تمہاری بات فون پر ایسے آدمی سے کرا دوں گا جس سے تمہاری تمام الجھن دور ہو جائے گی اور یہ رقم بھی تمہیں وہیں کمرے میں دے دی جائے گی۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ۔۔۔" ماسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر بغیر بل ادا کئے ایک سائیڈ پر بنی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ اس کا کمرہ یہاں مستقل طور پر بک رہتا تھا اس لئے ظاہر ہے اسے سب جانتے تھے اور بل بھی اکٹھا ادا کر دیا جاتا ہو گا۔ پہلی منزل پر کمرہ نمبر چھ کے دروازے پر پہنچ کر ماسٹر نے اس کا تالا کھولا اور دروازے کو دھکیل کر وہ اندر داخل ہو گیا۔ عمران اور ٹائیگر بھی اندر داخل ہو گئے۔ کمرہ اوسط درجے کا تھا۔

"ہاں اب بتاؤ کس کی ضمانت دو گے۔۔۔" ماسٹر نے کہا۔

"ضمانت دینے سے پہلے مزید چند باتیں ہو جائیں تو زیادہ ٹھیک ہے۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماسٹر اس کے بدلے ہوئے لہجے پر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسی باتیں۔۔۔" ماسٹر نے کہا۔

"سنو ماسٹر تم نے ایک ایکریمی مرد اور ایک عورت کو اپنی لانچ میں کافرستان سے پاکیشیا سمگل کیا ہے۔ ان کے بارے میں ہمیں معلومات چاہئیں اور یہی ہمارا کام ہے۔ تمہارے سامنے دو صورتیں رکھ رہا ہوں ایک تو یہ کہ درست معلومات دے کر دس ہزار روپے خاموشی سے وصول کر لو اور کسی کو پتہ بھی نہیں چل سکے گا۔ دوسری صورت میں تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ کر بھی ہم معلومات حاصل کر لیں گے اور تمہاری لاش یہاں کمرے میں پڑی سڑتی رہے گی۔ بولو کون سی صورت منظور ہے تمہیں۔۔۔" عمران کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

"لیکن تم نے پہلے تو کچھ اور کہا تھا۔ وہ۔۔۔" ماسٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ وہاں ہال میں تمہاری لانچ پر کام کرنے والے تمہارے ساتھی بھی موجود ہیں اور جو کچھ ہم نے معلوم کرنا ہے وہ وہاں ہال میں معلوم نہیں کیا جا سکتا اور تمہیں زبردستی وہاں سے کمرے میں نہ لایا جا سکتا تھا۔ اس طرح تمہارے ساتھی مداخلت کرتے اور اگر تمہیں ہال سے اغوا کر کے کہیں اور لے جایا جاتا تو اس سے ہمارا وقت ضائع ہوتا اور ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ یہ سب کچھ میں نے اس لئے بتا دیا ہے کہ تمہارے ذہن سے ساری الجھنیں ختم ہو جائیں۔ ہمیں صرف معمولی سی معلومات چاہئیں اور اس کا علم کسی کو بھی نہ ہو سکے گا اس لئے اب آخری فیصلے کا اعلان کر دو۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں نے محسوس کر لیا ہے کہ تم میری توقع سے زیادہ تیز اور شاطر لوگ ہو اور جس انداز میں تم نے یہ سب کاروائی کی ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ تم باز نہیں آؤ گے اور مجھے خواہ مخواہ لڑنے کا بھی کوئی شوق نہیں ہے اس لئے بس تم رقم میں معقول اضافہ کر دو تو میں تمہیں معلومات مہیا کر دوں گا۔۔۔" ماسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے بیس ہزار مل جائیں گے اور بس یہ آخری بات ہے۔۔۔" عمران نے کہا۔

"او کے نکالو۔" ماسٹر نے کہا تو عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ہزار ہزار روپے والے نوٹوں کی گڈی نکال کر ان میں سے بیس نوٹ علیحدہ کئے اور انہیں میز پر رکھ دیا۔

"نہیں۔۔۔ ابھی تم انھیں نہیں اٹھاؤ گے۔ یہ اس صورت میں تمہیں مل سکتے ہیں کہ تم معلومات مہیا کرنے کے بعد انھیں کنفرم بھی کرا دو۔۔۔" عمران نے اس کے نوٹوں کی طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ کو روکتے ہوئے کہا۔ باقی نوٹ اس نے سائیڈ جیب میں ڈال لئے تھے۔

"ٹھیک ہے۔ پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔۔۔" ماسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں کے حلیے اور قد و قامت کے بارے میں پوری تفصیل بتا دو اور ساتھ ہی انھوں نے جو لباس پہنے ہوئے تھے اس کی تفصیل بھی چاہئیے۔۔۔" عمران نے کہا تو ماسٹر نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ حلیہ تو ظاہر ہے مورس کے بتائے ہوئے حلیے سے مختلف ہی ہونا تھا لیکن قد و قامت کے بارے میں جو کچھ ماسٹر نے بتایا تھا اس سے عمران کو کنفرم ہو گیا کہ یہی والٹ ہے۔

"ٹھیک ہے اب یہ بتا دو کہ وہ یہاں پاکیشیا میں کہاں گئے ہیں۔۔۔" عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں نے انھیں سنسان ساحل پر اتارا تھا البتہ میں نے انھیں آفر کی تھی کہ اگر وہ چاہیں تو میں کار شہر سے منگوا کر انھیں کار میں بھجوا سکتا ہوں لیکن انھوں نے قبول نہ کیا اور پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔۔۔" ماسٹر نے جواب دیا اور عمران اس کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے درست کہہ رہا ہے۔

"راستے میں انھوں نے کوئی بات کی تھی۔ کوئی اشارہ، کوئی لپ۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ سارے راستے اسی طرح خاموش رہے تھے جیسے گونگے ہوں۔۔۔" ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کس وقت یہاں پہنچے تھے۔۔۔" عمران نے کہا تو ماسٹر نے اسے اس کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوکے چونکہ تم نے آدھی معلومات دی ہیں اس لئے آدھی رقم ملے گی۔۔۔" عمران نے کہا اور سامنے رکھے نوٹوں سے اس نے دس نوٹ میز پر رکھے اور باقی نوٹ میز پر ڈال کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی جانب مڑ گیا اور ماسٹر جو شائد کچھ کہنے کے لئے منہ کھول ہی رہا تھا ویسے ہی منہ کھولے رہ گیا۔

"تم عقلمند آدمی ہو ماسٹر تم نے اپنی جان بھی بچالی اور رقم بھی حاصل کر لی۔۔۔" ٹائیگر نے اس سے کہا اور وہ پھر عمران کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ٹائیگر میں واپس شہر جا رہا ہوں۔ تم نے اب یہاں ٹیکسی اسٹینڈ سے معلوم کرنا ہے کہ وہ کس ٹیکسی پر گئے ہیں اور کہاں گئے ہیں اور پھر انھیں اہاں چیک کر کے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینی ہے اور ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انھوں نے یہاں پہنچتے ہی دوبارہ حلیے بدل لئے ہوں اس لئے قد و قامت اور لاس کی تفصیلات ہٹا کر معلومات حاصل کرو۔۔۔" عمران نے ہوٹل سے باہر آنے کے بعد ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس۔ میں معلوم کر لوں گا۔۔۔" ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے شہر کی طرف واپس بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں کیونکہ والٹ کو یہاں پہنچے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا اب جب تک اس کے بارے میں کوئی حتمی معلومات نہ

ملتیں اسے تلاش کرنا خاصا مشکل ثابت ہو سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ عمران نے سلام دعا کے بعد بیٹھتے ہی ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو، علی عمران کالنگ۔ اوور۔۔۔" عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ صفدر بول رہا ہوں۔ اوور۔۔۔" چند لمحوں بعد صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر اسٹارم ایجنٹ والٹ پاکیشیا کے دارالحکومت پہنچ چکا ہے لیکن ابھی وہ ٹریس نہیں ہو رہا۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں زیادی دیر رکے بغیر ساکی پہنچ جائے۔ اس کے ساتھ ایک عورت بھی ہے۔ والٹ کے قد و قامت کے بارے میں تمہیں معلوم ہے اس کے علاوہ تربیت یافتہ افراد کے خاص انداز سے بھی تم اسے پہچان سکتے ہو۔ اس عورت کے بارے میں تفصیل میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔۔۔" عمران نے کہا پھر اس عورت کے قاو قامت کے بارے میں جو کچھ ماسٹر نے بتایا تھا وہ بتا کر عمران نے اوور کہہ دیا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب لیکن کیا باقاعدہ مشن کا آغاز ہو چکا ہے کہ آپ نے کال کیا ہے۔ اوور۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"والٹ کے پاکیشیا پہنچ جانے کے باوجود بھی تم پوچھ رہے ہو۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"میں صرف اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ میں نے اب رپورٹ جولیا کو دینی ہے یا براہ راست آپ کو۔اوور۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"جب تک یہ والٹ ٹریس نہیں ہو جاتا اس وقت تک تم نے رپورٹ جولیا کو ہی دینی ہے۔ مشن کا باقاعدہ آغاز بہر حال اس کے ٹریس ہونے کے بعد ہی ہو گا۔اوور اینڈ آل۔۔۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا یہ کنفرم ہو چکا ہے کہ والٹ یہاں پہنچ چکا ہے۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے ماسٹر سے ملنے اور پھر اس سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتایا۔

"لیکن عمران صاحب کیا اس قدر خفیہ لیبارٹری کو وہ آسانی سے ٹریس کر لے گا اور اس لیبارٹری میں گھس کر واردات بھی کر لے گا۔مجھے تو اس بات پر یقین ہی نہیں آرہا۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر والٹ کو یہاں بھیجا گیا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ لیبارٹری کے بارے میں انھیں کچھ نہ کچھ معلوم ہو چکا ہو گا۔والٹ جیسے ایجنٹ صرف معلومات حاصل کرنے کے لئے نہیں بھیجے جاتے مشن کی تکمیل کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ معلومات حاصل کرنے کے اور بہت سے طریقے ہوتے ہیں لیکن فی الحال اس بارے میں کوئی حتمی بات نہیں ہو سکتی۔ہاں اگر یہ معلوم ہو گیا کہ والٹ ساکی پہنچ گیا ہے تو پھر یہ بات حتمی ہو جائے گی کہ اسے لیبارٹری کے بارے میں معلوم ہے۔۔۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہو سکتا ہے کہ ٹائیگر کی کال آجائے اس لئے میں ٹرانسمیٹر پر اپنی فریکونسی ایڈ جسٹ کر دوں۔۔۔" عمران نے اچانک چونک کر کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر اپنی ذاتی فریکونسی ایڈ جسٹ کر دی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔اوور۔۔۔" ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران اٹینڈ نگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔اوور۔۔۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس میں نے ان دونوں کا سراغ لگا لیا ہے۔انہوں نے پہلے ساحل کے ایک ہوٹل میں ایکریمین میک اپ میں کمرہ بک کرایا۔اس کے بعد انھوں نے نہ صرف یہاں نئے میک اپ کر لئے بلکہ لباس بھی تبدیل کر لئے اور خاموشی سے نکل گئے۔البتہ چونکہ ان کے پاس بیگ وہی تھا جو پہلے ان کے ساتھ تھا۔ایک ویٹر نے انھیں کمرے کی راہداری میں جاتے ہوئے دیکھا تھا لیکن اس وقت وہ پہچان نہ سکا لیکن میرے پوچھنے پر اسے یاد آگیا اور پھر میں نے اس سے ان دونوں کے نئے حلیے اور لباس کی تفصیل معلوم کر لی۔ پھر ایک ٹیکسی والے نے بتایا کہ اس نے ان دونوں حلیوں کے جوڑے کو یہاں سے پک کر کے شہر کے لارڈ ہوٹل میں ڈراپ کیا ہے۔ لارڈ ہوٹل سے معلومات ملی ہیں کہ انھوں نے یہاں گیلارڈ اور مسز گیلارڈ کے نام سے کمرے بک کرائے ہیں۔انھوں نے یہاں ڈائیننگ ہال میں کھانا کھایا پھر کمرے میں گئے۔اس کے بعد وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔میں نے کمرے کی تلاشی لی ہے وہاں کوئی سامان وغیرہ موجود نہیں ہے۔ہوٹل کے باہر ایک مستقل سروس کرنے والے ایک رپورٹر سے پوچھ گچھ کے بعد معلوم ہوا کہ وہ دونوں یہاں سے ائیر پورٹ گئے ہیں

اور پھر ائیر پورٹ سے معلوم ہوا کہ وہ دونوں ساکی جا چکے ہیں۔اوور۔۔۔" ٹائیگر نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کب گئے ہیں اور ان کے نئے حلیوں کی تفصیل بتاؤ۔اوور۔۔۔" عمران نے کہا تو ٹائیگر نے وقت اور نئے حلیوں کی تفصیل بتا دی۔

"ٹھیک ہے اب تم میری طرف سے فارغ ہو۔اوور اینڈ آل۔۔۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر صفدر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے صفدر سے رابطہ ہونے پر اسے ٹائیگر کے بتائے ہوئے حلیوں کی تفصیل بتائی اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر دانش منزل کی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"ان کے اس طرح ساکی پہنچنے سے تو واقعی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انھیں لیبارٹری کے بارے میں مکمل معلومات حاصل ہیں۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور اب مجھے ساکی جانا ہو گا کیونکہ اب اصل کھیل شروع ہونے والا ہے۔۔۔" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اکیلے جائیں گے۔۔۔" بلیک زیرو نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیونکہ وہاں صفدر اور تنویر موجود ہیں۔اگر ضرورت پڑی تو باقی ٹیم کو بھی کال کر لوں گا۔تم جولیا اور کیپٹن شکیل کو کہہ دو کہ وہ بہر حال تیار رہیں۔۔۔" عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆

والٹ اور مورین رین بو کلب میں داخل ہوئے تو یہاں کا ماحول دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا البتہ کہیں کہیں چند بوڑھے سیاح بیٹھے ہوئے تھے۔ہال البتہ انتہائی نفاست سے سجا ہوا تھا لیکن ہال کی ویرانی بتا رہی تھی کہ یہاں سیاہوں کی دلچسپی کی کوئی چیز نہیں ہے۔ایک طرف ایک کاونٹر تھا جس کے پیچھے ایک نوجوان اطمینان سے سٹول پر فارغ بیٹھا ہوا تھا۔

"یس سر۔۔۔" نوجوان نے ان دونوں کے کاونٹر کے قریب پہنچنے پر کھڑے ہو کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کلب کے مالک الفریڈ سے ملنا ہے مجھے ایک آدمی والٹ نے ان کی ٹپ دی ہے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بات کرتا ہوں جناب۔۔۔" نوجوان نے کہا اور سامنے کاونٹر پر پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دئے۔

"کاؤنٹر سے جمی بول رہا ہوں۔ ایک مرد اور ایک عورت آئے ہیں وہ بگ باس سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انھیں کسی والٹ نے ٹپ دی ہے۔۔۔" نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔" اس نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ویٹر کو اشارے سے بلایا۔

"جی صاحب۔۔۔" ویٹر نے قریب آ کر کہا۔

"ان کو بگ باس کے سپیشل آفس تک پہنچا دو۔۔۔" جمی نے کہا۔

"آیئے جناب۔۔۔" ویٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایک سائیڈ پر بنی ہوئی راہداری کی طرف مڑ گیا۔

"یہ کلب میں ویرانی کیوں چھائی ہوئی ہے۔۔۔؟" والٹ رہ نہ سکا تو اس نے ویٹر سے پوچھا۔

"بس جناب گاہکوں کا موڈ ہے۔ کبھی تو یہاں اس قدر رش ہوتا ہے کہ تل دھرنے کی جگہ بھی نہیں بچتی اور کبھی یہاں الوّ بولتے ہیں۔۔۔" ویٹر نے جواب دیا اور والٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ اس ویٹر نے دروازے پر دستک دی اور پھر دروازے کو دبا کر کھول دیا۔ یہ ایک کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"تشریف لے جایئے۔۔۔" ویٹر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو والٹ اور اس کے پیچھے مورین اندر داخل ہو گئے۔ آفس ٹیبل کے پیچھے ایک غیر ملکی نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو انھیں دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا آپ کا نام الفریڈ ہے۔۔۔" والٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں میں تو اسسٹنٹ مینجر ہوں۔ آیئے میرے ساتھ۔۔۔" اس نوجوان نے کہا اور پھر میز کے پیچھے سے نکل کر عقبی دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھول دیا اس کے بعد راہداری نظر آ رہی تھی۔

"آگے راہداری کے اختتام پر بگ باس کا کمرہ ہے۔ اسسٹنٹ مینجر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور والٹ سر ہلاتا ہوا دروازہ کراس کر کے آگے بڑھ گیا۔ مورین اس کے پیچھے تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ راہداری کے اختتام پر موجود ایک بند دروازے پر پہنچ گئے۔ والٹ نے دروازہ دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور والٹ اندر داخل ہوا۔ یہ ایک انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا آفس تھا جس میں ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر ایکریمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا۔

"خوش آمدید جناب۔ آیئے میرا نام الفریڈ ہے۔ آپ کے بارے میں مجھے ایکریمین سنڈیکیٹ کے چیف سے ہدایات مل چکی ہیں۔ میں آپ سے ہر قسم کا تعاون کروں گا۔۔۔" اس ادھیڑ عمر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ پھر مصافحے اور رسمی باتوں کے بعد والٹ اور مورین میز کی دوسری طرف بیٹھ گئے تو الفریڈ نے میز کی دراز سے انتہائی قیمتی شراب کی ایک بوتل نکالی اور ساتھ ہی تین گلاس نکالے اور پھر اس نے خود ہی بوتل کھول کر گلاسوں میں شراب ڈالی۔

"لیجئے۔۔۔" الفریڈ نے کہا۔

"شکریہ۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اور مورین نے ایک ایک گلاس اٹھا لیا۔

"ہاں اب بتائیے کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔" الفریڈ نے شراب کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایک خفیہ لیبارٹری ہے۔ ہم نے اسے ٹریس کرنا ہے کیا تم اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد کر سکتے ہو۔۔۔" والٹ نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ہاں یہاں صرف میں ہی تمہارا یہ کام کر سکتا ہوں اور شائد کوئی دوسرا ایسا نہ کر سکے۔۔۔" الفریڈ نے کہا تو والٹ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھرے۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی اور الفریڈ نے چونک کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس۔۔۔" الفریڈ کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"جناب کاؤنٹر سے جمی نے اطلاع دی ہے کہ دو مقامی آدمی آپ کے مہمانوں کے بارے میں پوچھنے آئے تھے۔ انھوں نے حلیے اور لباس کی تفصیل بتائی ہے اور ان کا کہنا تھا کہ ان کا تعلق سپیشل پولیس سے ہے لیکن جمی نے صاف انکار کر دیا جس کے بعد وہ چلے گئے۔ جمی نے مجھے اس لئے بتایا ہے کہ میں آپ تک یہ بات پہنچا دوں۔۔۔" دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جیری سے کہو کہ ان کی نگرانی کرو۔ انتہائی احتیاط سے۔ مزید ہدایات میں پھر دوں گا۔۔۔" الفریڈ نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"آپ دونوں کو سپیشل پولیس تلاش کر رہی ہے۔۔۔" الفریڈ نے کہا تو والٹ اور مورین دونوں ہی اس کی یہ بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"ہمیں؟ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔" والٹ نے کہا تو الفریڈ نے اپنے اسسٹنٹ مینجر سے ملنے والی رپورٹ دہرا دی۔

"اوہ تو آپ ان دونوں کی نگرانی کی بات کر رہے تھے۔ ویری گڈ۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں۔ بہر حال ہم ان سے نمٹ لیں گے فی الحال تو ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں بتائیں۔۔۔" والٹ نے کہا تو الفریڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔ والٹ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ اس قدر تفصیل کا آپ کو کیسے علم ہو گیا ہے جبکہ اس لیبارٹری کو انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے۔۔۔" والٹ نے کہا تو الفریڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ساکی میں صرف میں ہی اس بارے میں آپ کو بتا سکتا ہوں اور وہ اس لئے کہ اس لیبارٹری میں کام کرنے والا ایک سائنس دان جس کا نام ہاشم ہے انتہائی رنگین مزاج آدمی ہے۔ وہ یہاں کے ایک مقامی سردار کا قریبی رشتہ دار بھی ہے اور اس سردار سے میرے انتہائی قریبی تعلقات ہیں کیونکہ اس

سردار کو شراب اور دیگر عیاشی کا سامان ہمارا کلب ہی سپلائی کرتا ہے۔اس ڈاکٹر ہاشم نے سردار سے بات کی تو سردار اسے میرے پاس لے آیا۔میں نے اسے اس کی خواہش کے مطابق ماحول اور سامان سپلائی کر دیا وہ یہاں ایک رات رہ کر واپس چلا گیا۔پھر وہ ہر ماہ یہاں آنے لگا۔ایک دو راتیں رہ کر چلا جاتا۔میرے اس سے تعلقات ہو گئے۔مجھے اس کے بارے میں خاصا تجسس تھا کیونکہ اس نے اپنے آپ کو سائنس دان بتایا تھا لیکن یہاں کسی سائنس دان کی اس طرح موجودگی پر مجھے حیرت تھی۔اس سردار سے بھی میں نے پوچھا تھا لیکن اسے خود کچھ معلوم نہ تھا۔آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم لوگوں میں تجسس کا مادہ عام افراد سے کہیں زیادہ ہی ہوتا ہے اس لئے ایک روز میں نے اسے ایک خصوصی شراب پلائی۔اس شراب نوشی کے بعد جب میں نے اس سے پوچھ گچھ کی تو میری توقع کے مطابق جواب ملا۔اس نے بتایا کہ یہاں حکومت کی انتہائی خفیہ میزائل بنانے والی لیبارٹری ہے اور وہ اس لیبارٹری میں کام کرتا ہے البتہ اس کا سیکشن علیحدہ ہے اور اسے ہر ماہ ضروری سائنسی سامان کے حصول کے لئے دارالحکومت جانا پڑتا ہے کیونکہ یہ سامان اس کے علاوہ اور کوئی نہیں لا سکتا۔درمیان میں ایک رات وہ یہاں گزارتا ہے کیونکہ اس سامان کی وجہ سے وہ دارالحکومت میں نہیں ٹھہر سکتا۔اس طرح مجھے اس کے بارے میں تفصیل کا علم ہوا۔مدہوشی سے ہوش میں آنے کے بعد جب میں نے اسے بتایا کہ اس نے یہ کچھ بتایا ہے تو وہ بے حد پریشان ہو گیا لیکن میں نے اسے تسلی دی کہ اس کا راز میرا راز ہے تو وہ نہ صرف مطمئن ہو گیا بلکہ اور بھی میرے قریب آ گیا۔اس طرح وقت گزرتا رہا پھر ایک بار اس کا یہاں فون آیا تو اس نے بتایا کہ وہ ایک اہم ترین کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے لیبارٹری سے باہر نہیں آ سکتا اور جو شراب وہ خفیہ طور پر اپنے ساتھ لے جاتا ہے وہ ختم ہو گئی ہے اس لئے میں کسی طرح اسے لیبارٹری میں

شراب سپلائی کر دوں لیکن ساتھ ہی اس نے شرط لگا دی کہ یہ کام میں خود کروں۔چونکہ اس سردار سے تعلقات قائم رکھنا میری مجبوری تھی اور مجھے خطرہ تھا کہ اگر ڈاکٹر ہاشم نے سردار سے شکایت کر دی تو سردار مجھ سے ناراض ہو جائے گا اور پھر میرا یہاں رہنا ہی مشکل ہو جائے گا کیونکہ یہاں کے مقامی قبائلی سرداران ان معاملات میں بے حد حساس ہوتے ہیں وہ معمولی سی بات کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔ان کے پاس قبائلیوں کا پورا لشکر ہوتا ہے اور یہ قبائلی شراب اور اس قسم کی چیزوں سے سخت نفرت کرتے ہیں اس لئے اگر سردار نے ان قبائلیوں کو اشارہ بھی کر دیا تو وہ لوگ مجھ سمیت میرے پورے کلب کو میزائلوں سے اڑا کر رکھ دیں گے اور میں ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکوں گا اس لئے میں مجبور ہو گیا اور ہامی بھر لی۔ڈاکٹر ہاشم نے مجھ لیبارٹری کے ایک خفیہ راستے کے بارے میں بتا دیا۔میں شراب سمیت خاموشی سے وہاں پہنچ گیا۔وہاں ڈاکٹر ہاشم نے مجھ سے شراب لے لی اور میں واپس آ گیا۔۔۔"الفریڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ راستہ باہر سے بھی کھل سکتا ہے۔۔۔"والٹ نے پوچھا۔

"نہیں اسے اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے۔کیوں۔۔۔؟"الفریڈ نے چونک کر پوچھا۔

"میرا اصل مقصد اس لیبارٹری میں داخل ہو کر ایک پراڈکٹ حاصل کرنا ہے اور یہ کام اگر انتہائی خاموشی سے ہو سکے تو بہتر ہے۔۔۔"والٹ نے کہا۔

"لیکن باہر سے تو اس راستے کے کھولنے کا کوئی طریقہ مجھے معلوم نہیں ہے۔۔۔"الفریڈ نے جواب دیا۔

"کیا کسی طرح اس ڈاکٹر ہاشم سے رابطہ ہو سکتا ہے۔۔۔"والٹ نے پوچھا۔

"نہیں وہاں فون یا ٹرانسمیٹر پر کال نہیں ہو سکتی البتہ وہاں سے آ سکتی ہے۔ ڈاکٹر ہاشم کے آنے میں ابھی دو ہفتے باقی ہیں اس سے پہلے تو اس سے کسی بھی طرح رابطہ نہیں ہو سکتا۔۔۔" الفریڈ نے جواب دیا۔

"اس مقام کے بارے میں تفصیل بتا دو جہاں سے خفیہ راستہ نکلتا ہے اور اس راستے کے بارے میں تفصیل بھی مجھے چاہیئے اور اس کے ساتھ ہی اس ڈاکٹر ہاشم کا قد و قامت وغیرہ۔۔" والٹ نے کہا تو الفریڈ نے اسے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوکے اب ہم خود ہی کوشش کر لیں گے لیکن کیا آپ ہمارے لئے میک اپ کا سامان اور نئے لباس مہیا کر سکتے ہیں۔۔" والٹ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کیوں۔۔؟" الفریڈ نے چونک کر پوچھا۔

"ہم نے اس سپیشل پولیس سے بچ کر کام کرنا ہے اور پھر جو علاقہ آپ نے بتایا ہے وہاں سیاح بھی نہیں جاتے اس لئے ہمیں مقامی بن کر وہاں پہنچنا ہو گا۔۔" والٹ نے کہا۔

"لیکن کیا آپ مقامی زبان بول لیتے ہیں۔۔؟" الفریڈ نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ کیوں۔۔؟" والٹ نے پوچھا۔

"اس لئے کہ وہاں تک آپ بغیر کسی مقامی آدمی کی مدد کے پہنچ ہی نہیں سکتے۔ یہ جگہ انتہائی ویران پہاڑی علاقے میں ہے اور وہاں نہ سڑک ہے اور نہ ہی جانے کا کوئی راستہ۔۔۔" الفریڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر وہاں خفیہ راستہ کیوں بنایا گیا ہے۔۔؟" والٹ نے پوچھا۔

"یہی بات میں نے ڈاکٹر ہاشم سے پوچھی تھی۔ اس نے بتایا کہ لیبارٹری کو خفیہ رکھنا مقصود تھا اس لئے پہلے پہل یہی راستہ بنایا گیا تھا۔ یہاں سے لیبر اور مشینری خفیہ طور پر لیبارٹری پہنچائی گئی تھی۔ بعد میں یہ راستہ بند کر دیا گیا تھا لیکن ڈاکٹر ہاشم نے صرف میرے لئے اسے کھولا تھا ورنہ یہ راستہ مستقل طور پر بند رہتا ہے۔۔" الفریڈ نے جواب دیا۔

"کیا آپ کوئی ایسا آدمی ہمارے ساتھ بھجوا سکتے ہیں جو ہمیں خاموشی سے وہاں پہنچا دے۔۔؟" والٹ نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں لیکن آپ کب جائیں گے۔۔۔" الفریڈ نے پوچھا۔

"ابھی اور اسی وقت۔ ان حالات میں میں وقت ضائع کرنے کا رسک نہیں لے سکتا اور ہمیں کچھ مخصوص اسلحہ بھی چاہیئے ہو گا اس کی لسٹ میں آپ کو دے دیتا ہوں۔۔" والٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ سارا بندوبست ابھی ہو جاتا ہے۔" الفریڈ نے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

☆☆☆☆

"ہماری نگرانی ہو رہی ہے تنویر۔۔۔" اچانک تنویر کے ساتھ چلتے صفدر نے کہا۔ وہ کلبوں اور ہوٹلوں میں والٹ اور اس کی ساتھ عورت کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے پھر رہے تھے اور اس وقت وہ ایک ہوٹل سے باہر نکل کر سڑک پر آگے بڑھ رہے تھے کہ صفدر نے کہا۔

"ہاں مجھے بھی اس ہوٹل میں جانے سے پہلے شک پڑا تھا لیکن کنفرم نا تھا یہ شائد رین بو کلب کے بعد نظر آنے لگا ہے۔۔۔" تنویر نے کہا۔

"ہاں یہ رین بو کلب کے بعد پیچھے لگا ہے۔ ایک ہی آدمی ہے۔ غنڈہ سا لگ رہا ہے۔ ہمارے پیچھے کچھ فاصلے پر آ رہا ہے۔ اس نے چمڑے کی جیکٹ اور جینز کی پتلون پہنی ہوئی ہے۔ ہے غیر ملکی۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب اسے پہلے گھیرنا ہو گا۔ نگرانی کا مطلب ہے کہ ہم صحیح جگہ پہنچ رہے تھے جس پر وہ لوگ چونک پڑے۔ انہوں نے یقیناً یہاں کسی غیر ملکی گروپ کا تعاون حاصل کر رکھا ہو گا۔۔۔" تنویر نے کہا۔

"ہاں آؤ ادھر گلی میں۔۔۔" صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دائیں ہاتھ پر موجود گلی میں مڑ گیا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے تھا۔ تنگ سی گلی تھی جو عمارتوں کے عقب میں گزرتی ہوئی آگے جا کر کسی اور گلی میں مل جاتی تھی اور یہاں کوڑے کے دو بڑے بڑے ڈرم بھی موجود تھے۔ وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے ان ڈرموں کی اوٹ میں ہو گئے۔۔۔ اسی لمحے صفدر نے اس آدمی کو تیزی سے گلی میں مڑتے ہوئے دیکھا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات موجود تھے لیکن جیسے ہی وہ ڈرموں

کے قریب آیا تنویر یکلخت ڈرم کی اوٹ سے نکل کر اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے وہ اس کے بازوؤں میں جکڑا ڈرم کی اوٹ میں پہنچ چکا تھا۔ تنویر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

"تم اسے جکڑے رکھو میں دیکھتا ہوں یہاں قریب ہی کوئی ایسی جگہ مل جائے جہاں اس سے پوچھ گچھ ہو سکے کیونکہ گلی میں تو کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے۔۔۔" صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ آدمی مسلسل جدوجہد کر رہا تھا لیکن تنویر نے اسے اس انداز میں جکڑا ہوا تھا کہ وہ اپنے آپ کو کسی بھی صورت نہ چھڑا پا رہا تھا۔ صفدر ڈرم کی اوٹ سے نکل کر آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آ گیا۔

"یہاں قریب ہی ایک سٹور نما کمرہ ہے اور اس کا دروازہ بھی ٹوٹا ہوا ہے۔ اسے لے آؤ جلدی کرو۔۔۔" صفدر نے کہا تو تنویر اسے اسی طرح جکڑے ہوئے ڈرم کی اوٹ سے نکلا اور پھر اسے اسی انداز میں تیزی سے دھکیلتا اور گھسیٹتا ہوا صفدر کے پیچھے چل پڑا۔ چند لمحوں بعد وہ اس سٹور نما کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ تنویر چاہتا تو اسے چھوڑ سکتا تھا لیکن وہ اس کے منہ سے ہاتھ نہ ہٹانا چاہتا تھا کیونکہ ڈرم والی جگہ سڑک کے بالکل قریب تھی اور وہاں لوگ آ جا رہے تھے اس لئے اگر اس کے منہ سے چیخ نکل جاتی تو لامحالہ سڑک پر سنائی دے سکتی تھی اس طرح لوگ معاملے کی نوعیت معلوم کرنے کے لئے گلی کے اندر بھی آ سکتے تھے۔

"تم باہر ٹھہرو صفدر میں اس سے پوچھتا ہوں۔۔۔" تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے آگے دھکیل دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پھر وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ تنویر کی لات حرکت میں آئی اور اس آدمی کے حلق سے ایک چیخ نکل گئی لیکن اب

تنویر کو اطمینان تھا کہ یہاں سے اس کی آواز سڑک تک نہیں پہنچ سکتی اس لئے اس نے ایک اور لات جمادی اور پھر تو جیسے اس کی دونوں ٹانگیں کسی مشین کی طرح چل پڑیں اور چند لمحوں بعد ہی اس آدمی کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا تو تنویر نے جھک کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹا لئے اور اسے اٹھا کر دیوار کے ساتھ اس کی پشت لگا کر بٹھا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ آدمی کراہتا ہوا ہوش میں آگیا۔ تنویر نے اس کی شہ رگ پر انگوٹھا رکھ کر اسے دبا دیا۔

"سنو ایک لمحے میں ہلاک کر دوں گا ورنہ بتادو کہ کس کے کہنے پر ہمارا تعاقب کر رہے تھے۔۔۔" تنویر نے غرّاتے ہوئے کہا۔ چونکہ وہ پہلے اسے بے تحاشا مار چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اب اس آدمی کی قوت مدافعت خاصی حد تک ختم ہو چکی ہو گی اور مزید مار کے خوف سے وہ اب سب کچھ آسانی سے بتادے گا۔

"جج۔جج۔جیری باس کے حکم پر۔۔۔" اس آدمی نے جواب دیا۔

"کہاں ہوتا ہے یہ جیری۔ بتاؤ ورنہ۔۔۔" تنویر نے غرّاتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ ہاک راک کلب کا مینجر ہے۔ اسی سڑک پر کلب ہے۔۔۔" اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہیں کیا حکم دیا گیا تھا۔۔۔؟" تنویر نے پوچھا۔

"باس جیری نے مجھے تم دونوں کے حلیے بتا کر کہا تھا کہ میں نگرانی کروں۔ پھر میں کلب سے باہر آیا تو میں نے تمہیں پہچان لیا اور تمہاری نگرانی شروع کر دی۔۔۔" اس آدمی نے جواب دیا تو تنویر نے ایک ہاتھ اس کے

سر پر اور دوسرا اس کی گردن پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ تنویر تیزی سے مڑ کر سٹور سے باہر آگیا۔

"کیا معلوم ہوا۔۔۔" صفدر نے پوچھا تو جو کچھ اس آدمی نے بتایا تھا وہ تنویر نے صفدر کو بتا دیا۔

"اب پہلے اس جیری کو پکڑنا ہو گا پھر آگے معلومات حاصل ہوں گی۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ آؤ چلیں۔۔۔" تنویر نے کہا۔

"ٹھہرو ہمارے حلیے انہیں معلوم ہیں اس لئے ہمیں ماسک میک اپ کر لینا چاہئیے۔ میرے پاس ماسکس کا ڈبہ موجود ہے۔۔۔" صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جب تھوڑی دیر بعد جب وہ دونوں گلی سے نکل کر سڑک پر آئے تو ماسکس کی وجہ سے ان کے چہرے اور سر کے بال یکسر تبدیل ہو چکے تھے۔ وہ بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ان کی نظریں ہاک راک کلب کے بورڈ کو تلاش کر رہی تھیں اور پھر کافی آگے جانے کے بعد انہیں ایک چھوٹا سا کلب نظر آگیا جس پر ہاک راک کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ وہ دونوں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو کلب کا چھوٹا سا لیکن انتہائی خوبصورت سے سجا ہوا ہال مختلف قومیت کے لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو نوجوان موجود تھے۔ وہ دونوں اس کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"یس سر۔۔۔" کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے ہوئے ایک نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جیری سے ملنا ہے۔ ہمارا تعلق ایکریمیا کے بلیک ہاؤنڈ سے ہے۔۔۔" صفدر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"بلیک ہاؤنڈ۔۔۔" نوجوان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نہیں جانتے لیکن جیری یقیناً جانتا ہو گا۔۔۔" صفدر نے جواب دیا۔

"یس سر۔۔۔" نوجوان نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے کاؤنٹر کے نیچے خانے میں رکھے ہوئے انٹر کام کو اٹھا کر میز پر رکھا اور اس کا رسیور اٹھا کر اس کے یکے بعد دیگرے تین مختلف بٹن پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے بول رہا ہوں جناب۔ دو ایکریمن تشریف لائے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق ایکریمیا کے بلیک ہاؤنڈ سے ہے۔۔۔" نوجوان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ جیری سے بات کر رہا ہے۔

"یس سر۔۔۔" چند لمحوں تک دوسری طرف کی بات سننے کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔

"بائیں ہاتھ پر راہداری ہے جناب اس کے آخر میں سیڑھیاں اوپر جا رہی ہیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر دائیں ہاتھ پر مینجر صاحب کا آفس ہے۔ وہ آپ کے منتظر ہیں۔۔۔" کاؤنٹر بوائے نے کہا اور صفدر نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے راہداری کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ مینجر کے آفس کے سامنے موجود تھے۔ دروازہ بند تھا اور باہر ایک مسلح آدمی موجود تھا جس نے انھیں دیکھتے ہی دروازے کو دبا کر کھول دیا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔ تنویر اور صفدر دونوں اندر داخل ہوئے۔ دروازے کی ساخت بتا رہی

تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اندر ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ایکریمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا جسم سمارٹ اور ورزشی تھا۔ اس کے جسم پر نہایت قیمتی سوٹ تھا لیکن چہرے مہرے سے ہی وہ زیر زمین دنیا کا آدمی لگتا تھا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس نے اپنے سر کے بال کسی ہیرو کی طرح بنائے ہوئے تھے۔

"تشریف لائیے۔ میرا نام جیری ہے۔ بلیک ہاؤنڈ تو ایکریمیا کی انتہائی طاقتور تنظیم ہے جناب۔۔۔" جیری نے اٹھتے ہوئے اور میز سے باہر آ کر صفدر کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔۔۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحے اور رسمی جملوں کے بعد وہ صوفوں پر ہی بیٹھ گئے ایک صوفے پر صفدر اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ سامنے والے صوفے پر جیری بیٹھا ہوا تھا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے۔۔۔" جیری نے اس طرح اٹھتے ہوئے کہا جیسے اسے اچانک خیال آ گیا ہو۔

"کچھ نہیں۔ بیٹھو۔ ہم نے تم سے صرف چند باتیں ہی کرنی ہیں۔۔۔" صفدر نے اس بار قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھ سے باتیں۔ کیا مطلب۔۔۔؟" جیری نے دوبارہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کا تاثر ابھر آیا تھا۔

"تمہارا ایک آدمی تمہارے کہنے پر دو مقامی افراد کا تعاقب کر رہا تھا۔ کیوں۔۔۔" صفدر نے کہا تو جیری بے اختیار اچھل پڑا اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ کیا مطلب۔۔۔" جیری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ہم ہی وہ دونوں ہیں جن کا تعاقب ہو رہا تھا۔۔۔" صفدر نے جواب دیا تو جیری بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا۔ اوہ نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔" اس نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ جیری ہم یہاں تم سے لڑنے نہیں آئے۔ تم صرف اتنا بتا دو کہ تم نے کس کے کہنے پر یہ تعاقب کرایا ہے۔۔۔" صفدر نے کہا۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا نہ تھا ویسے ہی بیٹھا رہا تھا اور شائد اس کی وجہ سے تنویر بھی بیٹھا رہا لیکن اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔

"خبردار اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور دیوار کی طرف منہ کر لو۔ چلو ورنہ میں فائر کھول دوں گا۔۔۔" جیری نے جیب سے پسٹل نکال کر اس کا رخ ان دونوں کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی تیز آدمی ہو۔ ویری گڈ۔۔۔" صفدر نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر اور تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"منہ دوسری طرف کر لو جلدی۔۔۔" جیری نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔ لیکن دوسرے لمحے جیسے بجلی کوندتی ہے اس طرح صفدر کا بازو گھوما اور جیری کے ہاتھ میں موجود پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر اڑتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا اور پھر اس سے پہلے کہ جیری سنبھلتا تنویر بھوکے چیتے کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے کمرہ جیری کے حلق سے نکلنے والی چیخ اور اس کے فضا میں گھوم کر نیچے فرش پر گرنے کے دھماکے سے گونج

اٹھا جبکہ صفدر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا تھا جبکہ اس دوران تنویر نے فرش پر گر کر بے حس و حرکت ہو جانے والے جیری کے سر اور کاندھے پر ہاتھ رکھ کر انھیں مخصوص انداز میں جھٹکے سے گھما دیا تو جیری کا تیزی سے مسخ ہوتا چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا لیکن وہ بدستور بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"اس کا کوٹ پشت کی طرف سے نیچے کر دو۔۔۔" صفدر نے واپس مڑتے ہوئے کہا تو تنویر نے جھک کر اسے اٹھایا اور پھر اسے صوفے کی سنگل کرسی پر اس طرح بٹھا دیا کہ وہ گر نہ سکے اور پھر اس نے اس کا کوٹ اس کی پشت سے کافی نیچے کر دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ۔۔۔" صفدر نے کہا تو تنویر نے اس کی ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ پھر جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر پیچھے ہٹ گیا۔

"اب تم خاموش رہنا صفدر میں اس سے پوچھ گچھ کروں گا۔۔۔" تنویر نے صفدر کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور صفدر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تنویر نے جیب سے خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اس کے ساتھ ہی جیری کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کوٹ پشت کی طرف سے کافی نیچے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکتا تھا۔

"ہاں اب بتاؤ۔ فوراً بتاؤ کہ کس نے تمہیں تعاقب کا کہا تھا۔ ایک لمحے میں جواب دو ورنہ دوسرے لمحے تمہاری ایک آنکھ کا ڈھیلا فرش پر جا گرے گا۔ بولو۔۔۔" تنویر نے غرّاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کی نوک اس کی دائیں آنکھ کے سامنے کر دی۔

"وہ۔ وہ رین بو کلب کے بگ باس الفریڈ نے۔۔۔" جیری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا اس نے تمہیں براہ راست حکم دیا تھا۔۔۔" تنویر کے بولنے سے پہلے صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ بگ باس براہ راست کسی سے بات نہیں کرتا۔ اس کا صرف حکم ہوتا ہے۔ رین بو کلب کے اسسٹنٹ مینجر نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ بگ باس کا حکم ہے کہ ان دونوں آدمیوں کی نگرانی کراؤ جو ابھی رین بو کلب سے باہر نکلے ہیں اور پھر اس نے مجھے حلیے تفصیل سے بتا دی۔ میں نے رچرڈ کی ڈیوٹی لگا دی۔۔۔" جیری نے کہا۔

"لیکن یہ کام رین بو کلب کے آدمی بھی تو کر سکتے تھے۔ خصوصی طور پر تمہیں کیوں حکم دیا گیا۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"اسسٹنٹ مینجر نے بتایا تھا کہ ان دونوں کا تعلق سپیشل پولیس سے ہے اسی لئے وہ رین بو کلب کے آدمیوں کو سامنے نہیں لانا چاہتا۔۔۔" جیری نے کہا۔

"اسے ختم کر دو تنویر۔۔۔" صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا تو تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور خنجر جیری کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا۔ جیری کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور پھر جیسے ہی تنویر نے خنجر کھینچا اس کا

جسم بری طرح تڑپنے لگا۔ پھر وہ ساکت ہو گیا۔ تنویر نے خنجر کو اس کے لباس میں صاف کیا اور پھر خنجر کو جیب میں ڈال کر وہ صفدر کی طرف مڑا جو دروازے کے قریب کھڑا تھا۔

"میں باہر موجود دربان کو کھینچ کر اندر پھینکتا ہوں تم نے اس کی بھی گردن توڑنی ہے تاکہ ہم اطمینان سے یہاں سے نکل سکیں۔۔۔" صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا وہ صفدر سے کچھ فاصلے پر رک گیا تھا۔ صفدر نے دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا اور دوسرے لمحے دروازے کے ساتھ ہی کھڑا ہوا مسلح دربان اڑتا ہوا کمرے کے اندر آ گیا اور پلک جھپکنے میں وہ تنویر کے بازوؤں میں تھا۔ اس کے ساتھ ہی کٹاک کی آواز سنائی دی اور اس سے پہلے کہ دربان اس اچانک افتاد پر ذہنی اور جسمانی طور پر سنبھلتا اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ تنویر نے اس کے مردہ جسم کو ایک سائیڈ پر ڈال دیا اور پھر وہ صفدر کے پیچھے کمرے سے باہر آ گیا۔ صفدر نے اس کے باہر آنے پر دروازہ بند کر دیا تھا اور پھر وہ اطمینان سے چلتے ہوئے ہال سے ہو کر گیٹ سے باہر آ گئے۔

"اس کا مطلب ہے صفدر کہ والٹ نے اس رین بو کلب کے باس کے پاس پناہ لی ہوئی ہے۔ ہم نے جب اس کے حلیے پوچھے تو انھیں معلوم ہو گیا کہ ہم ان کے پیچھے ہیں۔۔۔" تنویر نے کہا۔ وہ دونوں اب رین بو کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"ہاں لیکن میں یہ سوچ رہا ہوں کہ انھوں نے صرف نگرانی تک ہی اپنے آپ کو کیوں محدود رکھا ہے۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ان کا رابطہ والٹ سے نہ ہوا ہو۔ وہ اس سے پوچھ کر ہی سپیشل پولیس کے خلاف کوئی اقدام کر سکتے ہیں۔۔۔" تنویر نے جواب دیا۔

"اب اس الفریڈ تک پہنچنا مسئلہ بن جائے گا۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"وہ کیوں۔۔۔" تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے سنا نہیں جیری نے بتایا تھا کہ چیف باس کسی سے بات نہیں کرتا۔ جب وہ کسی سے بات نہیں کرتا تو اجنبی لوگوں سے آسانی سے ملتا بھی نہ ہو گا۔۔۔" صفدر نے جواب دیا۔

"یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے نہیں ملتا۔۔۔" تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں تم نے خواہ مخواہ لڑائی شروع کر دینی ہے۔ اس طرح معاملات الجھ جائیں گے اور یہ لوگ فرار بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"تو پھر تم کیا کرو گے۔ اس کی منتیں کرو گے۔۔۔" تنویر نے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آؤ تو سہی لیکن ہر قسم کے حالات کے لئے تیار رہنا۔۔۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ رین بو کلب کا ہال آدھے سے زیادہ خالی تھا لیکن صفدر اور تنویر نے دیکھا کہ ہال میں آنے والوں کی تعداد کافی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کلب میں اٹھنے کا کوئی خاص وقت مقرر تھا۔ اس لئے لوگ اس وقت اس کلب کا رخ کر رہے تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس کے پیچھے ایک آدمی موجود تھا۔

"یس سر۔۔۔" صفدر اور تنویر کے کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی کاؤنٹر کے پیچھے موجود نوجوان نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارے بگ باس سے ملنا ہے۔ ہمارا تعلق اس سے ہے جس سے والٹ کا تعلق ہے۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"اوہ اچھا میں بات کرتا ہوں۔۔۔" نوجوان نے چونک کر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ ٹاپ سیکریٹ ہے۔۔۔" صفدر نے جیب سے ہاتھ نکال کر اس کے انٹر کام کی طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو نوجوان چونک پڑا۔

"فکر مت کرو کسی کو معلوم نہیں ہو گا۔۔۔" صفدر نے ہاتھ واپس کھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا تو نوجوان نے جلدی سے بند مٹھی اپنی جیب میں ڈالی۔

"اوہ۔ پھر تو تمہیں خفیہ راستے سے بھیجنا ہو گا۔۔۔" نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آہستہ سے ایک راستے کے بارے میں بتا دیا۔

"شکریہ۔ فکر مت کرو۔۔۔" صفدر نے کہا اور تیزی سے گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے تھا۔

"یہ الفریڈ اطلاع تو نہ دے دے گا۔۔۔" گیٹ سے باہر آتے ہی تنویر نے کہا۔

"اگر اس نے اطلاع دینی ہوتی تو خفیہ راستہ ہی کیوں بتاتا۔۔۔" صفدر نے جواب دیا اور پھر وہ سائیڈ گلی سے ہو کر کلب کے عقب میں ایک گلی میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک دروازہ موجود تھا۔ دروازہ کھلا تھا۔ اس کے باہر ایک

مسلح آدمی موجود تھا۔ وہ ان دونوں کو آتے دیکھ کر چونک پڑا لیکن جب صفدر اور تنویر اس کے قریب پہنچے تو اس نے جلدی سے خود ہی دروازہ کھول دیا۔

بگ باس کہاں ہیں ؟۔۔۔ صفدر نے ایکریمی لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"دائیں ہاتھ پر اپنے آفس میں جناب۔۔۔" مسلح دربان نے مودبانہ لہجے میں کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ ان کا ایکریمی میک اپ کام آگیا تھا ورنی شائذ دربان اتنی آسانی سے انھیں اندر نا جانے دیتا۔ راہداری کے موڑ سے پہلے دائیں ہاتھ پر ایک دروازہ موجود تھا۔ راہداری موڑ کاٹ کر آگے کہیں چلی گئی تھی۔ صفدر نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور صفدر اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے تنویر تھا۔ کمرہ خاصا بڑا تھا لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ ابھی صفدر اور تنویر کمرے کا جائزہ لے رہے تھے کہ ایک سائڈ پر موجود دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔۔۔" آنے والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہمیں جناب الفریڈ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔۔۔" صفدر نے ایکریمی لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم ہو کون اور یہاں اس طرح بغیر اطلاع کئے کیسے پہنچ گئے ہو۔۔۔" الفریڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم والٹ کے ساتھی ہیں۔۔۔" صفدر نے کہا تو الفریڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"والٹ۔ کون والٹ۔۔۔؟ کیا تمہارا مطلب گیلارڈ سے ہے۔۔۔" الفریڈ نے کہا۔

"ہاں۔۔۔" صفدر نے جواب دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ والٹ نے اپنا نام گیلارڈ رکھا ہو گا۔

"لیکن اس نے مجھے نہیں بتایا کہ تم اس کے ساتھی ہو۔۔۔" الفریڈ نے کہا اور پھر وہ میز کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت صفدر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس سے پہلے کہ الفریڈ سنبھل سکتا وہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر فرش پر گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ تنویر کی لات حرکت میں آئی اور کنپٹی پر پڑنے والی زوردار اور بھرپور ضرب کھا کر الفریڈ کا جسم سیدھا ہوتا چلا گیا۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھاؤ میں یہ پردہ اتار کر اس کو باندھتا ہوں۔ یہ سخت جان آدمی ہے آسانی سے قابو میں نہیں آئے گا۔ صفدر نے کہا تو تنویر نے جھک کر فرش پر پڑے ہوئے الفریڈ کو اٹھایا اور اسے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ صفدر نے اس دوران دروازے پر لٹکا ہوا پردہ اتارا۔ اسے مروڑ کر اس نے اس کی رسی بنائی اور پھر رسی کی مدد سے اس نے الفریڈ کو کرسی سے باندھ دیا۔ رسی اس کے سینے پر اس طرح بندھی ہوئی تھی کہ وہ نہ اٹھ سکتا تھا اور نہ بازوؤں کو حرکت دے سکتا تھا۔

"اس کے پیر بھی باندھنے پڑیں گے۔۔۔" تنویر نے کہا اور پھر اس نے دروازے کی دوسری سائیڈ کا پردہ اتار لیا اور پھر اس کی مدد سے اس نے اس کے پیر باندھ دئے۔ ادھر صفدر نے اس کے ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ جب الفریڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو اس نے اپنے ہاتھ ہٹا لئے۔

"اپنا خنجر مجھے دو۔۔۔" صفدر نے مڑ کر تنویر سے کہا تو تنویر نے جیب سے خنجر نکالا اور اسے صفدر کے ہاتھ میں دے دیا۔

"دروازہ اندر سے لاک کر دو لیکن تم میز کے قریب رکو فون کال بھی آسکتی ہے اگر آئے تو کہہ دینا کہ بگ باس مصروف ہیں۔۔۔" اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اسی لمحے الفریڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولی ہی تھیں کہ صفدر کا وہ ہاتھ جس میں خنجر تھا حرکت میں آیا اور کمرہ الفریڈ کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ صدر نے ایک ہی وار میں اس کا ایک نتھا خنجر کی مدد سے آدھے سے زیادہ کاٹ دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ کمرے میں گونجنے والی الفریڈ کی چیخ کی بازگشت ختم ہوتی صفدر کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور کمرہ ایک بار پھر الفریڈ کے حلق سے نکلنے والی دوسری چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا دوسرا نتھا بھی کٹ گیا تھا۔ صفدر نے اطمینان سے خنجر کو الفریڈ کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے تنویر کی طرف بڑھا دیا۔

"ہاں اب بتاؤ کہاں ہے والٹ یا گیلارڈ۔۔۔" صفدر نے ایک کرسی گھسیٹ کر الفریڈ کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ تم کون ہو۔۔۔" الفریڈ نے یکلخت اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی حیرت انگیز قوت ارادی کا مالک تھا کیونکہ دونوں نتھنے کٹ جانے کے باوجود اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو۔۔۔" صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انگلی کا مڑا ہوا ہک اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا اور کمرہ ایک بار پھر الفریڈ کی چیخوں سے گونجنے لگا۔ اس کا جسم بندھا ہونے کے باوجود بری طرح تڑپ رہا تھا۔ چہرہ پسینے سے تر ہو گیا تھا اور آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

"یہ ابتدا ہے الفریڈ دوسری ضرب تمہاری روح کو بھی زخمی کر دے گی اور تیسی ضرب کے بعد تمہارا لاشعور سب کچھ خود ہی بتا دے گا لیکن پھر تم ہمیشہ کے لئے ذہنی توازن کھو دو گے اس لئے آخری موقع دے رہا ہوں سب کچھ بتا دو۔۔۔" صفدر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انگلی مروڑ کر ہاتھ اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیا۔

"پپ۔ پہلے تم بتاؤ تم کون ہو۔۔۔" الفریڈ نے کہا۔ وہ واقعی انتہائی سخت جان آدمی تھا کہ اس قدر تکلیف اٹھانے کے باوجود اپنی بات پر بضد تھا۔

"ہمارا تعلق اسپیشل پولیس سے ہے ہم وہی ہیں جس کی نگرانی کا حکم تم نے جیری کو دیا تھا۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ! تو یہ بات ہے لیکن تم یہاں آخر کیسے پہنچ گئے۔۔۔" الفریڈ نے کہا۔

"تم سوال کئے جا رہے ہو۔ میں کہہ رہا ہوں بتاؤ والٹ یا گیلارڈ کہاں ہے۔۔۔" صفدر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی پیشانی پر دوسری ضرب لگا دی اور الفریڈ کی حالت واقعی اس ضرب نے تباہ کر کے رکھ دی۔ وہ اس طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا جیسے گھڑی کا پینڈولم حرکت کر رہا ہو۔ اس کے چہرے کے

اعصاب بری طرح پھڑکنے لگے تھے۔ جسم رعشہ کے انداز میں کانپنے لگ گیا تھا اور آنکھیں ابل کر باہر کو آگئی تھیں۔

"ابھی بھی وقت ہے بتا دو ورنہ۔۔۔" صفدر نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پانی دو۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔ پانی۔۔۔" الفریڈ نے اسی طرح دائیں بائیں سر پٹختے ہوئے کہا تو صفدر نے اٹھ کر میز پر پڑی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر جو آدھی خالی تھی اور شائد الفریڈ پہلے اسے پیتا رہا ہو گا اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل الفریڈ کے منہ سے لگا دی اور الفریڈ نے غٹا غٹ شراب پینا شروع کر دی۔

جب بوتل خالی ہو گئی تو صفدر نے بوتل ایک طرف رکھ دی۔ الفریڈ کی حالت شراب پینے سے کافی سنبھل گئی تھی۔

"اب آخری چانس ہے تمہارے پاس یا تو ہمیشہ کے لئے ذہنی توازن درہم برہم کروا بیٹھو یا پھر خود ہی سب کچھ بتا دو۔۔۔" صفدر نے بوتل ایک طرف رکھی ہوئی تپائی پر رکھتے ہوئے الفریڈ سے کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں۔ یہ انتہائی ہولناک عذاب ہے۔ نجانے یہ سب کیا ہے لیکن یہ عذاب ناقابل برداشت ہے لیکن تمہیں پہلے مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔۔۔" الفریڈ نے کہا۔

" تاکہ تم اسے اطلاع دے دو۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"اسے اطلاع دینے کا اب میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ویسے بھی وہ اب دوبارہ میرے پاس نہیں آئے گا کیونکہ اسے اس کی ضرورت ہی نہیں رہی۔۔۔" الفریڈ نے کہا تو صفدر اور دروازے کے پاس کھڑا ہوا تنویر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب کیا کہنا چاہتے ہو تم۔۔۔" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم وعدہ کرو۔ اور سنو میں خود بھی وعدہ کرتا ہوں کہ نا ہی تمہارے کام میں مداخلت کروں گا اور نہ تمہارے بارے میں کسی کو کچھ بتاؤں گا۔۔۔" الفریڈ نے کہا تو صدر نے بھی وعدہ کر لیا۔

"میں یہاں ایکریمیا کے ایک مشہور سنڈیکیٹ کے فارن ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہوں۔ اس سنڈیکیٹ کے چیف نے مجھے کہا کہ ایک آدمی میرے پاس آئے گا وہ والٹ کوڈ استعمال کرے گا میں نے اس سے مکمل اور بھرپور تعاون کرنا ہے۔ ظاہر ہے میں چیف کی بات کیسے ٹال سکتا تھا۔ چنانچہ آج ایک ایکریمی مرد اور ایک ایکریمی عورت کلب میں آئے اور انہوں نے والٹ کا کوڈ دہرایا تو مجھے اطلاع مل گئی۔ میں نے انھیں اوپر اپنے اسپیشل آفس میں بلوایا۔ مرد نے اپنا نام گیلارڈ بتایا۔ اس نے بتایا کہ اسے یہاں میزائل بنانے والی خفیہ لیبارٹری کا پتہ معلوم کرنا ہے۔ اتفاق سے مجھے اس بارے میں بہت کچھ معلوم تھا اس لئے میں نے اسے مکمل تفصیل بتا دی۔۔۔" الفریڈ نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا تفصیل بتائی تم نے۔۔۔" صفدر نے پوچھا تو الفریڈ نے وہ سب کچھ تفصیل سے بتا دیا جو اس نے والٹ کو بتایا تھا۔

"کیا پھر وہ یہاں سے چلے گئے۔۔۔" صفدر نے پوچھا۔

"ہاں وہ یہاں سے میری ایک کوٹھی میں شفٹ ہو گئے البتہ جانے سے پہلے انھوں نے میک اپ اور لباس تبدیل کر لئے تھے کیونکہ انھیں یہ اطلاع مل چکی تھی کہ اسپیشل پولیس کے آدمی ان کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہے ہیں اور یقیناً وہ تم ہی ہو گے۔ بہر حال وہ اب جا چکے ہیں۔۔۔" الفریڈ نے کہا۔

"کس کوٹھی میں شفٹ ہوئے۔۔۔" صفدر نے پوچھا تو الفریڈ نے کوٹھی کا نمبر اور کالونی کے بارے میں بتا دیا۔

"وہ پوائنٹ جہاں سے خفیہ راستہ نکلتا ہے اس کی تفصیل بتاؤ۔۔۔" صفدر نے پوچھا تو الفریڈ نے اس کی تفصیل بتا دی۔

"یہ تو انتہائی مشکل ایڈریس ہے اور وہ بہر حال اجنبی تھا اس لئے آسانی سے وہاں تک تو نہیں پہنچ سکتا۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"تم نے ٹھیک کہا ہے۔ وہ اپنے ساتھ میرا ایک آدمی لے گئے ہیں۔ یہ مقامی آدمی ہے اس کا نام الطاف ہے وہ اسی علاقے کا رہنے والا ہے اس لئے وہ آسانی سے انھیں وہاں تک پہنچا دے گا۔۔۔" الفریڈ نے کہا۔

"کس چیز پر جائیں گے وہ۔۔۔" صفدر نے پوچھا۔

"جیپ پر۔ اس کے علاوہ وہاں جانے کے لئے کوئی اور سروس کام نہیں دے سکتی۔۔۔" الفریڈ نے جواب دیا۔

"اس والٹ یا گیلارڈ نے کوئی اسلحہ بھی حاصل کیا ہے تم سے۔۔۔" صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔" الفریڈ نے جواب دیا اور پھر خود ہی اس اسلحے کی تفصیل بتا دی جو والٹ نے اس کے ذریعے منگوایا تھا۔

"انھیں یہاں سے گئے ہوئے کتنی دیر ہو گئی ہے۔۔۔" صفدر نے پوچھا۔

"ایک گھنٹہ گزر چکا ہے۔۔۔" الفریڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تو انھیں پکڑا جا سکتا ہے۔ اوکے چونکہ میں نے تم نے وعدہ کیا ہے کہ تمہیں ہلاک نہیں کروں گا اس لئے میں تمہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ باہر تمہارا آدمی موجود ہے میں اسے تمہارے پاس بھجوا دوں گا۔۔۔" صفدر نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیکن اسی لمحے تنویر نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کچھ کہتا اس نے مشین پسٹل کا رخ صفدر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ اور دھماکوں کے ساتھ ہی الفریڈ کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ براہ راست دل میں پڑنے والی گولیوں نے اسے تڑپنے کی بھی مہلت نہ دی۔

"میں نے وعدہ نہیں کیا تھا اور یہ قومی مجرم ہے اس نے دشمن ایجنٹ کو خفیہ لیبارٹری کے بارے میں نشاندہی کی ہے اس لئے میں اسے معاف نہیں کر سکتا۔۔۔" تنویر نے مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ تم نے یہی کاروائی کرنی ہے اس لئے تو میں نے وعدہ کر لیا تھا۔۔۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر بھی بے اختیار مسکرا دیا اور پھر دونوں دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آکر عقبی گلی والے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

☆☆☆☆

جیپ خاصی تیز رفتاری سے ویران اور اونچے نیچے پہاڑی علاقے میں دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مقامی آدمی تھا جس کا نام الطاف تھا جبکہ والٹ اور مورین دونوں جیپ کی عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے نہ صرف نئے میک اپ کر رکھے تھے بلکہ ان کے لباس بھی مختلف تھے۔ مورین نے اب سکرٹ کے بجائے پتلون اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ والٹ کے جسم پر بھی جیکٹ اور پتلون تھی۔ ایک چھوٹا سا بیگ جیپ کی عقبی سیٹ پر پڑا ہوا تھا۔ اس میں وہ خصوصی ساخت کا اسلحہ تھا جو والٹ نے الفریڈ کی مدد سے منگوایا تھا۔

"وہ اسپیشل پولیس والے نجانے کون تھے۔ ان کا پتہ کرانا چاہئیے تھا۔۔۔" مورین نے اسٹارمی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا تا کہ ڈرائیور کو ان کی باتوں کی سمجھ نہ آسکے۔

"جو بھی ہوں گے پھرتے رہیں گے وہیں۔ میں جلد از جلد مشن کی تکمیل چاہتا ہوں۔ ویسے میرا ذاتی خیال ہے کہ ان کا تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہو گا۔۔۔" والٹ نے بھی اسٹارمی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا تو مورین بے اختیار اچھل پڑی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ وہ یہاں کیسے پہنچ سکتی ہے۔ اسے کیا معلوم کہ ہم یہاں آئے ہیں۔۔۔" مورین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی نہ کوئی لنک لازماً ہو گا۔ یہ بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہم نے کئی مرتبہ میک اپ تبدیل کئے ہیں اور لباس بھی اس کے باوجود یہ لوگ ہمارے تازہ ترین میک اپ اور لباس کی تفصیلات بتا کر ہمارے بارے میں پوچھتے پھر رہے ہیں اور یہ کام کسی سیکرٹ سروس کا تو ہو سکتا ہے پولیس چاہے وہ کسی بھی ملک کی ہو اس قدر ایڈوانس نہیں ہو سکتی۔۔۔" والٹ نے جواب دیا۔

"لیکن اگر یہ لوگ الفریڈ تک پہنچ گئے تو پھر تو انھیں ہمارے یہاں آنے کے بارے میں بھی معلوم ہو جائے گا۔۔۔" مورین نے کہا۔

"ہوتا رہے۔ میں پہلے مشن مکمل کر لوں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا اور مشن مکمل کرنے سے پہلے میں ان سے الجھنا نہیں چاہتا۔ ایک بار بس یہ پرزہ میرے ہاتھ لگ جائے پھر میں اس سیکرٹ سروس کو دیکھ لوں گا کہ یہ کتنے پانی میں ہیں۔۔۔" والٹ نے جواب دیا۔

"لیکن الفریڈ نے تو بتایا ہے کہ راستہ باہر سے نہیں کھل سکتا اور تم نے جو اسلحہ منگوایا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تم وہاں دھماکہ کر کے راستہ کھولنا چاہتے ہو لیکن دھماکے سے تو آواز دور دور تک جائے گی اور اس طرح ہم پھنس بھی سکتے ہیں۔۔۔" مورین نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ جب تک ہم پھنسیں گے تب تک میں پرزہ حاصل کر چکا ہوں گا۔ ایک بار مجھے اندر داخل ہونے کا موقع مل جائے پھر چاہے مجھے یہ پوری لیبارٹری ہی کیوں نہ اڑانی پڑے اڑا دوں گا۔۔۔" والٹ نے کہا تو مورین بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ اب میں تمہاری پلاننگ سمجھ گئی ہوں۔ ویری گڈ۔ مورین نے یکلخت تجسس آمیز لہجے میں کہا تو والٹ اس کی طرف دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔ جیپ مسلسل دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"ابھی کتنا فاصلہ رہ گیا ہے الطاف۔۔۔" والٹ نے مقامی آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جناب صرف دس منٹ بعد ہم آکانی سپاٹ پر پہنچ جائیں گے۔ وہاں تک جیپ جاتی ہے اس کے بعد دس منٹ کا پیدل راستہ ہے پھر ہم اس خفیہ راستے کے دہانے پر پہنچ جائیں گے۔۔۔" الطاف نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بگ باس کے ساتھ گئے تھے تو بگ باس نے راستہ کھولنے کے لئے کیا کیا تھا۔ کوئی کال کی تھی یا کوئی دھماکہ کیا تھا۔۔" والٹ نے کہا۔

"جناب وہ ڈاکٹر ہاشم صاحب وہاں پہلے سے موجود تھے راستہ کھلا ہوا تھا۔ وہ ہمیں اندر لے گئے۔۔۔" الطاف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور والٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد جیپ ایک گھاٹی سے آگے مڑتے ہی ایک چٹان کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"آیئے جناب۔ اب یہاں سے پیدل جانا ہو گا۔۔۔" الطاف نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ ہی والٹ اور مورین بھی نیچے اتر آئے۔ والٹ نے جیپ کے عقب میں موجود تھیلا اٹھا کر کاندھے سے لٹکا لیا اور پھر وہ الطاف کی رہنمائی میں ایک پگڈنڈی کے ذریعے گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ پھر گہرائی میں جا کر وہ ایک درے سے گزر کر جیسے ہی آگے بڑھے اچانک سائیں کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جیسے ان کے سامنے چٹان پر کوئی چیز گر کر پھٹی اور پھر اس سے پہلے کے والٹ سنبھلتا اس کا ذہن اس قدر تیزی سے گھومنے لگا جیسے اسے کسی نے انتہائی تیز رفتاری سے چلنے والی مشین سے باندھ دیا ہو۔ اس کے کانوں میں مورین کی چیخ کی آواز پڑی اور پھر اس کا ذہن تیزی سے کسی گہری اور تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا گیا۔ بہر حال آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا وہ یہی تھا کہ وہ ہٹ ہو گیا ہے اور اب اس کی آنکھ کبھی نہیں کھلے گی۔

☆☆☆☆

عمران ساکی ائیر پورٹ پر اتر کر ٹیکسی کے ذریعے سیدھا ہوٹل فال گرین پہنچ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ صفدر اور تنویر ہوٹل فال گرین میں ہی رہائش پذیر ہیں۔ اس نے دار لحکومت ائیر پورٹ سے روانہ ہونے سے پہلے

انھیں فون کیا تھا لیکن اسے بتایا گیا کہ ان کے کمرے لاکڈ ہیں اور وہ ہوٹل سے باہر ہیں۔ چنانچہ عمران ساکی پہنچ کر ہوٹل فال گرین پہنچ گیا لیکن یہاں پہنچ کر بھی جب اسے یہی بتایا گیا کہ صفدر اور تنویر واپس نہیں آئے تو وہ چونک پڑا۔ پھر اس نے ان کے ساتھ ہی موجود ایک خالی کمرہ اپنے لئے بک کرایا اور کمرے میں پہنچ کر اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر صفدر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور۔۔" عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس صفدر اٹینڈنگ یو۔ اوور۔۔۔" چند لمحوں بعد رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یہ تم کہاں سیاحت کرتے پھر رہے ہو۔ میں یہاں فال گرین ہوٹل میں بیٹھا تمہاری راہ تک رہا ہوں۔ اوور۔۔" عمران نے کہا۔

"ہم پہنچ رہے ہیں عمران صاحب۔ اوور۔۔" دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے تمہارے ساتھ والا کمرہ ہے۔ اٹھارہ نمبر۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور۔۔" دوسری طرف سے صفدر نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو دستک کی آواز سن کر ہی عمران سمجھ گیا کہ دستک دینے والا صفدر ہے۔ عمران نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو پہلے صفدر اور پھر اس کے پیچھے

تنویر اندر داخل ہوا لیکن عمران ان کے چہرے دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ ان کے چہروں پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا۔ کیا رقم ختم ہو گئی پردیس میں۔۔۔" عمران نے دروازہ بند کرتے ہوئے مڑ کر کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہمارے ساتھ عجیب صورت حال پیش ئی ہے عمران صاحب۔ ہم والٹ اور اس کے ساتھی عورت کے قریب پہنچ کر بھی انھیں گم کر بیٹھے ہیں اور ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔۔۔" صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے ریسیور اٹھایا اور سروس روم کو تین ہاٹ کافی بھیجنے کا آرڈر دے کر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

"ہاں اب تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔ والٹ کہاں غائب ہو گیا ہے اور کن حالات میں۔۔۔" عمران نے کہا تو صفدر نے اپنی نگرانی سے لے کر الفریڈ تک پہنچنے اور پھر اس سے معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کر کے باہر آنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"ویری گڈ۔ تم دونوں نے واقعی کام کیا ہے پھر۔۔۔" عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو صفدر اور تنویر دونوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے کیونکہ عمران کی طرف سے تحسین آمیز فقرے واقعی ان کے لئے کریڈٹ تھے۔

"ہم رین بو کلب سے نکل کر اس کوٹھی میں پہنچے جہاں والٹ اور اس کی ساتھی عورت شفٹ ہوئی تھی لیکن کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہاں ایک آدمی نے بتایا کہ کوٹھی سے ایک جیپ نکل کر گئی ہے جسے ایک مقامی آدمی چلا رہا تھا اور دو غیر ملکی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک عورت اور ایک مرد تھا۔ ان کے حلیے اور جیپ کے بارے میں تفصیلات حاصل کر کے ہم نے بھی کرایہ پر ایک جیپ حاصل کی اور ایک مقامی گائیڈ کو انگیج کیا اور پھر ہم بھی وہاں پہنچ گئے جہاں الفریڈ کے مطابق خفیہ راستہ تھا لیکن وہاں ہر طرف تلاش کر لینے کے باوجود نہ ہی وہاں جیپ نظر آئی نہ والٹ اور نہ اس کی ساتھی عورت جبکہ جیپ کے ٹائروں کے نشانات ایک جگہ نظر آ رہے تھے اس کے بعد غائب تھے۔ اب یہ جیپ اور والٹ وغیرہ کہاں گئے کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ ہم مایوس ہو کر واپس آ رہے تھے کہ آپ کی کال آ گئی۔۔۔" صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر ہاشم غدار ہے۔ اس نے صرف اپنی رنگین مزاجی کی بنا پر اس قدر اہم اور خفیہ لیبارٹری کو رسک میں ڈال رکھا ہے اور میرا اندازہ ہے کہ یہ لوگ وہ خفیہ راستہ کھول کر یقیناً اندر گئے ہوں گے اسی لئے تمہیں نظر نہیں آئے۔۔۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ابھی ٹرانسمیٹر نکالا ہی تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر واپس جیب میں ڈال لیا۔

"یس کم ان۔۔۔" عمران نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں ہاٹ کافی کے کپ اور متعلقہ سامان موجود تھا۔ اس نے سلام کیا اور پھر کپ اور سامان درمیانی میز پر رکھ کر وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"صفدر اندر سے دروازے کا بولٹ لگا دو۔۔۔" عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اٹھ کر اندر سے بولٹ لگا دیا اور پھر واپس آ کر اس نے ہاٹ کافی بنانی شروع کر دی۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہ کر ایک بار پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ وہ شائد چند لمحے اس لئے خاموش رہا کہ ویٹر دروازے سے دور چلا جائے۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور۔۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ایکسٹو۔ اوور۔۔۔" دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو صفدر اور تنویر دونوں چونک پڑے۔ شائد ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران ایکسٹو کو کال کر رہا ہے۔

"میں ساکی سے بول رہا ہوں چیف۔ میرے یہاں پہنچنے سے پہلے صفدر اور تنویر نے انتہائی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے والٹ اور اس کی ساتھی عورت کو ٹریس کر لیا لیکن یہ دونوں لیبارٹری کے علاقے میں غائب ہو گئے ہیں اور یہ بتایا گیا ہے کہ لیبارٹری کا ایک سائنس دان ڈاکٹر ہاشم اپنی رنگین مزاجی کی وجہ سے اس کا کوئی خفیہ راستہ کھول کر ساکی آتا جاتا رہتا ہے جس کا علم شائد لیبارٹری انچارج ڈاکٹر قاضی کو بھی نہیں ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ڈاکٹر ہاشم کی وجہ سے لیبارٹری کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہوں۔ اگر ایسا

ہے تو پھر لیبارٹری اس وقت شدید خطرے میں ہے اس لئے میں فوری طور پر لیبارٹری انچارج ڈاکٹر قاضی سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اس کی خصوصی ٹرانسمیٹر فریکونسی معلوم کر کے مجھے بتائیں۔ اوور۔۔۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوکے میں ابھی کال کرتا ہوں تمہیں۔ اوور اینڈ آل۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طرف رکھا اور کافی کی پیالی اٹھالی۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ والٹ اور اس کی ساتھی عورت لیبارٹری میں داخل ہو چکے ہوں۔۔" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ وہ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔۔۔" عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور صفدر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر کال آ گئی اور عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو چیف کالنگ۔ اوور۔۔۔" چیف کی سرد اور مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس۔ عمران اٹینڈنگ یو۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"فریکونسی نوٹ کرو۔ ڈاکٹر قاضی کو تمہارے متعلق بریف کر دیا گیا ہے۔ اوور۔۔۔" چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک فریکونسی بتا کر رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر چیف کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران نمائندہ خصوصی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کالنگ۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"یس۔ ڈاکٹر قاضی بول رہا ہوں۔ اوور۔۔۔" چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہاشم کیا آپ رین بو کلب کے الفریڈ سے ملتے رہتے ہیں۔ اوور۔۔۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"رین بو کلب کا الفریڈ۔ وہ کون ہے میں تو اس کلب کا اور آدمی کا نام بھی آپ سے سن رہا ہوں اور مجھے تو لیبارٹری سے باہر نکلنے کی اجازت بھی نہیں ہے۔ اوور۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن ظاہر ہے وہ اب کیا کر سکتا تھا۔

"ڈاکٹر قاضی سے بات کرائیں۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد ڈاکٹر قاضی کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر قاضی آپ نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے کیونکہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ بھی حقیقت ہے۔ پوری لیبارٹری کو چیک کریں اور اگر کہیں کوئی معمولی سی گڑبڑ بھی ہو تو اس گڑبڑ کو دور کریں۔ معاملات انتہائی سنجیدہ ہیں۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں میں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں۔ اوور۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل۔۔۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اگر یہ لوگ اندر نہیں گئے تو پھر کہاں چلے گئے۔" صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

'وہ جیپ کہاں ہے جس پر تم گئے تھے۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل کے باہر موجود ہے۔ میں نے اسے فارغ نہیں کیا تھا کہ شائد آپ اسے استعمال کریں۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ میں تمہارے ساتھ وہیں چلتا ہوں پھر کچھ اندازہ ہو سکے گا۔۔۔" عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ تینوں ہی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

☆☆☆☆

والٹ کے تاریک ذہن میں آہستہ آہستہ راشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کو پوری طرح ہوش آیا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن یہ محسوس کر کے اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا کہ اس کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا ہے۔ وہ ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش پر پڑا ہوا تھا۔ کمرے کی چھت سے ہلکی سی روشنی نکل رہی تھی جس کی وجہ سے کمرہ اسے پوری طرح نظر آرہا تھا۔ اس نے سر کو دائیں بائیں کر کے دیکھا تو ساتھ ہی فرش پر مورین اور ڈرائیور الطاف بھی پڑے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے جسموں میں بھی حرکت کے تاثرات موجود تھے جس سے والٹ کو اندازہ ہو گیا کہ اس کی طرح وہ دونوں بھی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے ہیں۔ اس نے پوری طرح ماحول کا جائزہ لینے کے بعد اٹھ کر بیٹھنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اس طرح لیٹے رہنے کی صورت میں وہ اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے کوئی کاروائی نہ کر سکتا تھا۔ وہ کہنیوں کے بل گھسیٹتا ہوا عقبی دیوار کے قریب پہنچا اور پھر اس نے اپنے جسم کو تھوڑا سا اوپر کو اٹھایا اور عقبی دیوار سے

لگا دیا۔ تھوڑی سی مزید جدوجہد کے بعد وہ دیوار کے ساتھ پشت لگا کر نہ صرف بیٹھ چکا تھا بلکہ یہ دیکھ کر اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی کہ اس کے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں جن کی وجہ سے وہ اٹھ کر بیٹھ نہ پا رہا تھا اس کی اس کوشش کی وجہ سے اپنی جگہ چھوڑ چکی تھیں اور وہ پہلے کی نسبت کافی ڈھیلی ہو گئی تھیں۔ اسی لمحے اسے الطاف اور مورین دونوں کی حیرت بھری آوازیں سنائی دیں۔ وہ دونوں ہوش میں آکر حیرت سے سر کو دائیں بائیں گھما کر دیکھ رہے تھے،

"مورین اور الطاف تم دونوں اپنے جسموں کو اپنے عقب میں کہنیوں کے بل گھسیٹ کر عقبی دیوار کے قریب لے آؤ اور پھر دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ جاؤ۔۔۔" والٹ نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کیا ہو گیا ہے والٹ۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔" مورین کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہمیں کسی نے بے ہوش کر کے باندھ دیا ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ کمرہ لیبارٹری کا ہے کیونکہ یہاں نامانوس سی گیس مجھے محسوس ہو رہی ہے۔۔۔" والٹ نے کہا اور پھر مورین اور الطاف دونوں اس کے کہنے پر اپنے آپ کو پیچھے گھسیٹ کر دیوار کے ساتھ پشت لگا کر بیٹھ گئے تھے۔ جبکہ اس دوران والٹ نے اپنے ہاتھوں کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنے کی کوشش جاری رکھی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ انگلیوں کی مدد سے گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ چونکہ ایک ہی رسی سے اس کے پورے جسم کو باندھا گیا تھا اس لئے یہ گانٹھ کھلتے ہی رسیاں مزید ڈھیلی پڑ گئیں اور والٹ نے تھوڑی سی کوشش سے اپنے اپنے دونوں بازو رسیوں سے باہر نکال لئے۔ آخری گانٹھ اس کے پیروں کے قریب باندھی گئی تھی جو ہاتھ آزاد ہو جانے کی وجہ سے اب اس

نے انتہائی آسانی سے کھول لی تھی اور اس کے ساتھ ہی ساری رسی کھل گئی اور والٹ نے رسیاں ہٹائیں اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے مورین کی رسیاں کھول دیں اور پھر وہ الطاف کی طرف بڑھا اور اسے بھی رسیوں سے آزادی دلا دی۔ ابھی وہ اس کام سے فارغ ہی ہوا تھا کہ اچانک اسے کمرے کے بند دروازے کے باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے آگے بڑھ کر دروازے کی سائیڈ میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک آدمی جس کے بال الجھے ہوئے تھے اور آنکھوں پر سیاہ رنگ کا چشمہ موجود تھا تیزی سے اندر داخل ہو رہا تھا کہ والٹ یکلخت کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ پلک جھپکنے میں آنے والا اس کے سینے سے آ لگا تھا۔ والٹ نے اس کے منہ پر ایک ہاتھ رکھا ہوا تھا جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ اس کی گردن کے گرد تھا اور دوسرے لمحے مخصوص انداز کے جھٹکے سے اس کا تڑپتا ہوا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ والٹ نے جلدی سے اسے فرش پر لٹا دیا۔

"یہ تو کوئی سائنس دان لگتا ہے۔۔۔" مورین نے حیرے بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہی ڈاکٹر ہاشم ہے۔ میں اسے پہچانتا ہوں۔۔۔" الطاف نے کہا۔

"تم دونوں یہیں رکو میں آ رہا ہوں۔ اس کا خیال رکھنا۔" والٹ نے مورین اور الطاف سے کہا اور تیزی سے کھلے دروازے سے دوسری طرف آ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ سی گئی تھی لیکن راہداری کے موڑ کے قریب پہنچتے ہی والٹ یکلخت اس طرح رک گیا جیسے چابی سے چلنے والا کھلونا چابی ختم ہو

جانے پر رک جاتا ہے۔ اس کی نظریں موڑ پر چھت کے قریب لگے ہوئے ایک سیاہ رنگ کے باکس پر جمی ہوئی تھیں اور وہ اس باکس کو پہچانتا تھا۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر کنٹرولز چیکنگ ریز کا پوائنٹ تھا اور اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ اس باکس کے نیچے سے گزرے گا۔ کمپیوٹر نے اسے چیک کر لینا ہے اور اس کے بعد ظاہر ہے کوئی نہ کوئی حفاظتی اقدام سامنے آ جائے گا۔ اسے چونکہ اپنی زندگی میں ایسے بے شمار واقعات سے واسطہ پڑا تھا اس لئے اسے تجربہ تھا کہ جہاں ماسٹر کمپیوٹر ہوتا ہے وہاں کس قسم کے حفاظتی اقدامات ہوتے ہیں۔ اب تک اگر ان کے سامنے کوئی رکاوٹ نہ آئی تھی تو اس کی وجہ والٹ کے ذہن میں یہی آئی تھی کہ شائد یہ کمرہ اور موڑ سے پہلے کی راہداری کسی وجہ سے ماسٹر کمپیوٹر کے کنٹرول سے باہر ہو گی ورنہ وہ شائد اب تک اس طرح بچ نہ سکتے تھے اس لئے اب بغیر کسی خصوصی حفاظتی اقدام کے اس طرح آگے جانا اپنے مشن کے لئے زیادتی تھی اس لئے وہ تیزی سے مڑا اور پھر واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں مورین موجود تھی۔

"کیا ہوا؟" مورین نے چونک کر پوچھا۔

"آگے ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول ہے اس لئے اب اس ڈاکٹر ہاشم کو استعمال کرنا ہو گا۔۔۔" والٹ نے کہا اور پھر اس نے ایک طرف پڑی ہوئی رسی اٹھائی اور مورین اور الطاف کی مدد سے اس نے ڈاکٹر ہاشم کو اس انداز سے باندھ دیا کہ وہ اپنے آپ کو کسی طرح بھی نہ چھڑا سکے۔ اس کے بعد اس نے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے زوردار تھپڑ پر ڈاکٹر ہاشم نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔ والٹ نے اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"یہ۔یہ تم نے مجھے باندھ دیا ہے۔ تمہیں ہوش کیسے آگیا۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔؟" ڈاکٹر ہاشم نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو ماحول سے ایڈجسٹ نہ کر پا رہا ہو۔

"تمہارا نام ڈاکٹر ہاشم ہے اور تم کاسٹ لیبارٹری کے سائنس دان ہو اور تم نے ہمیں بے ہوش کر کے یہاں باندھ رکھا تھا۔" والٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ہاں مگر میں نے تمہیں ہلاک تو نہیں کیا تھا۔ میں تو تمہیں باہر پہنچانے کے لئے آیا تھا۔ مجھے چھوڑ دو ورنہ تم اس کمرے سے باہر زندہ نہ رہ سکو گے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنے آپ کو کافی حد تک سنبھالنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

"تم نے ہمیں کس طرح چیک کیا تھا۔۔۔" والٹ نے پوچھا۔

"یہ میرا اسیکشن ہے۔ میں اس کا مکمل طور پر انچارج ہوں۔ یہاں ایسی مشینری موجود ہے جس سے میں اندر بیٹھے باہر کی صورت حال چیک کر سکتا ہوں کیونکہ اس خفیہ راستے کو بلاکڈ کرنے کے باوجود حفاظتی اقدامات کے تحت یہ انتظام کیا گیا ہے تاکہ اگر باہر سے کوئی اس خفیہ راستے کو کھولنے کی کوشش کرے تو ہم اسے ختم کر کے چیک کر سکیں۔اس چیکنگ کے دوران دور سے تمہاری جیپ آتی دکھائی دی تو میں چونک پڑا اور پھر میں نے جب اس جیپ کو کلوز اپ میں لیا تو ڈرائیونگ سیٹ پر مجھے یہ آدمی الطاف بیٹھا ہوا نظر آیا۔ میں اسے دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ یہ رین بو کلب کے مالک الفریڈ کا خاص آدمی ہے اور الفریڈ کے ساتھ ایک بار یہاں آ بھی

چکا ہے۔اور اسے دیکھنے کے بعد میں سمجھ گیا کہ تمہیں الفریڈ نے یہاں بھیجا ہو گا۔ لیکن کیوں اور کون ہو تم۔ یہ بات میری سمجھ میں نہ آ رہی تھی اس لئے میں نے تمہیں ہلاک کرنے کے بجائے تم سے پوچھ گچھ کرنے کا فیصلہ کیا۔اور پھر میں نے مخصوص ذرائع سے تمہیں بے ہوش کیا۔اس کے بعد میں نے اندر سے خفیہ راستہ کھولا اور باہر جا کر باری باری تمہیں اٹھا کر یہاں اس کمرے میں لے آیا۔ چونکہ تمہاری جیپ بھی چیک ہو سکتی تھی۔اس لئے میں ایک خاص راستے سے تمہاری جیپ بھی چلا کر اندر لے آیا۔اس کی چابیاں مجھے الطاف کی جیب سے مل گئی تھیں۔اس کے بعد میں نے راستہ بند کیا اور تم تینوں کو یہاں لا کر رسیوں سے باندھ دیا تاکہ تم کوئی شرارت نہ کر سکو۔ پھر اس سے پہلے کہ میں تمہیں ہوش میں لا کر تم سے پوچھ گچھ کرتا کہ انچارج سائنس دان ڈاکٹر قاضی کی طرف سے کال آ گئی۔ انھوں نے کسی اہم سائنی پوائنٹ پر ڈسکشن کے لئے کال کی تھی۔ایسا اکثر ہوتا رہتا ہے اور وہاں فوری پہنچنا چونکہ ضروری ہوتا ہے اس لئے مجھے تمہیں یہاں چھوڑ کر فوری وہاں جانا پڑا۔اب میں فارغ ہو کر آیا ہوں تو تم حیرت انگیز طور پر رہا ہو چکے تھے حالانکہ میرے ذہن میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ تم ہوش میں آ جانے کے بعد خود بخود رسیوں کی بندش سے رہا ہو جاؤ گے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"الفریڈ سے ہماری تفصیلی بات ہو چکی ہے ڈاکٹر ہاشم چونکہ الفریڈ کے پاس تم سے فوری رابطے کی کوئی صورت نہ تھی اس لئے اس نے اپنا یہ خاص آدمی الطاف ہمارے ساتھ بھجوایا تھا اور اچھا ہوا کہ تم ہمیں لیبارٹری کے اندر لے آئے۔ ہم تمہاری لیبارٹری کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ ہمیں صرف یہاں کا ایک پرزہ چاہئیے اور یہ پرزہ ایسا ہے کہ جس کی اہمیت تمہارے لئے نہیں ہے کیونکہ اس کی ٹیکنالوجی تمہارے پاس ہے اور تم

اسے دوبارہ بھی بنا سکتے ہو جبکہ ہمارے ملک کے سائنس دانوں کے پاس اس کی ٹیکنالوجی نہیں ہے اس لئے ہمارے ملک کو اس کی ضرورت ہے اس لئے اب تمہارے سامنے دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ تم ہمیں وہ پرزہ لادو اور ہم خاموشی سے یہاں سے واپس چلے جائیں اور کسی کو کانوں کان پتہ بھی نہیں چلے گا اس کے بدلے میں تم جو مانگو گے تمہیں ملے گا ورنہ دوسری صورت میں ہم تمہیں ہلاک کر دیں گے پھر تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا کی خوبصورت کو انجوائے کرنے سے محروم ہو جاؤ گے اور تمہاری لاش بھی اٹھا کر یہاں سے باہر پھنکوادی جائے گی اور اسے جنگلی جانور کھا جائیں گے جبکہ لیبارٹری کے اندر تو ہم پہنچ ہی چکے ہیں اس لئے پرزہ ہم بہرحال لے جائیں گے کیونکہ ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں ہمیں اس قسم کے مشن مکمل کرنے کی مکمل ٹریننگ حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی بتادوں کہ تمہارا یہ ماسٹر کمپیوٹر ہمارے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکتا کیونکہ اس سے بچنے کے ایک ہزار طریقے ہمیں آتے ہیں البتہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں موجود باقی تمام سائنس دانوں کو بھی ہلاک کر دیں اور جاتے ہوئے اس لیبارٹری کو بھی مکمل طور پر تباہ کرنے کا بندوبست کر دیں۔ اس طرح تمہارے ملک کا اتنا بڑا نقصان ہو جائے گا جس کی تلافی شائد نہ ہو سکے اس لئے سوچ کر فائنل جواب دو کیونکہ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے ایک لمحہ بھی نہیں ہے۔۔۔" والٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔اوہ۔ کہیں تمہارا تعلق اسٹارم سے تو نہیں ہے لیکن تم دونوں تو کارمن نژاد نظر آتے ہو۔۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے چونک کر کہا تو والٹ اور مورین دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ ہماری تو تم سے پہلی ملاقات ہو رہی ہے۔۔۔" والٹ نے پوچھا۔

"اوہ۔اوہ۔ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے نمائندہ خصوصی نے تمہاری بات کی تھی۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا تو والٹ اور مورین دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ تفصیل بتاؤ جلدی۔۔۔" والٹ نے یکلخت اس کے گلے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا انگوٹھا اس کی شہ رگ پر جم گیا۔

"چچ۔ چھوڑو۔ چھوڑ دو۔ میرا سانس رک رہا ہے۔ چھوڑ دو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے بھینچے بھینچے لہجے میں کہا۔

"جلدی بتاؤ۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔" والٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ چھوڑو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا تو والٹ نے انگوٹھے کا دباؤ ختم کر دیا۔

"بولو ورنہ۔۔۔" والٹ نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"میں ڈاکٹر قاضی کے ساتھ میٹنگ میں مصروف تھا کہ وزارت سائنس کے سیکرٹری کی ایمرجنسی ٹرانسمیٹر کال موصول ہوئی اس میں بتایا گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف جو کہ صدر سے بھی زیادہ بااختیار ہے ڈاکٹر قاضی سے بات کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی کال آگئی۔ اس نے بتایا کہ اس کا نمائندہ خصوصی ڈاکٹر قاضی سے بات کرے گا اس کے ساتھ مکمل تعاون کیا جائے۔ اس کے بعد اس کے نمائندہ خصوصی کی کال آئی۔ اس نے بتایا کہ اسٹارم کے سیکرٹ ایجنٹ جو لیبارٹری سے پرزہ چرانا چاہتے ہیں

لیبارٹری کے عقبی خفیہ راستے کی طرف پہنچے ہیں لیکن پھر وہاں سے غائب ہو گئے ہیں۔ وہ ڈاکٹر قاضی کو کہہ رہا تھا کہ لیبارٹری کے خاص طور پر عقبی طرف کے راستے کا خیال رکھیں اور اسے چیک کریں لیکن ڈاکٹر قاضی کو چونکہ مرجانے کی حد تک یقین تھا کہ عقبی راستہ کسی صورت نہیں کھل سکتا اس لئے اس نے انکار کر دیا اور پھر میری ان سے بات کرائی گئی۔ میں نے بھی اس بات کی تردید کر دی جس پر کال ختم ہو گئی۔ ڈاکٹر قاضی نے البتہ مجھے ہوشیار اور محتاط رہنے کی تاکید کی اور میں نے اقرار کر لیا کیونکہ اب میں انہیں کیا بتاتا کہ جن کے بارے میں کال کی جارہی ہے انھیں پہلے ہی خفیہ راستے سے لیبارٹری کے اندر لا چکا ہوں اور وہ بندھے ہوئے بے ہوش پڑے ہیں۔ اور اگر میں بتا دیتا تو تمہیں تو بہر حال ہلاک کر دیا جاتا مجھے بھی گولی مار دی جاتی۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انھیں اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ ہم یہاں پہنچ گئے ہیں۔ ویری بیڈ۔ اب تو وقت بالکل ہی نہیں رہا اس لئے اب جلدی بتاؤ کہ کیا فیصلہ کیا ہے تم نے۔۔۔" والٹ نے اس کی شہ رگ پر انگوٹھے کا دباؤ کافی سے زیادہ بڑھاتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ہاشم کا بندھا ہوا جسم بے اختیار پھڑ پھڑانے لگا۔ اس کا چہرہ مسخ ہو گیا، آنکھیں باہر نکل آئی تھیں اور منہ کھل گیا تھا۔ اس کی حالت ایک لمحے میں انتہائی خستہ ہو گئی تھی۔

"یہ صرف موت کا ٹریلر ہے ڈاکٹر ہاشم۔ موت اس سے بھی زیادہ بدتر ہوتی ہے۔ بولو۔۔۔" والٹ نے انگوٹھا ہٹاتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں میں مرنا نہیں چاہتا لیکن۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے سانس بحال ہوتے ہی بے اختیار ہو کر کہا۔

"لیکن کیا۔۔۔" والٹ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم تو پرزہ لے کر چلے جاؤ گے پھر مجھے کیا ملے گا۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"تمہیں بہر حال ہمارے وعدے پر اعتبار کرنا ہو گا۔ ہمارا وعدہ ہے کہ جو کچھ ہم نے کہا ہے ویسا ہی ہو گا۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"تمہیں کاسٹ بلوزر کی ٹیکنالوجی چاہیئے۔ اگر تمہیں ٹیکنالوجی دے دوں تو کیا یہ تمہارا کام نہیں ہو جائے گا۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا تو والٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں تم نے یہ بات کیوں کی ہے۔۔۔" والٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ پرزہ مشین سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر علیحدہ کیا تو پوری لیبارٹری کی مشینیں بند ہو جائیں گی پھر تم یہاں سے باہر بھی نہیں جا سکو گے۔ یہاں ایسے انتظامات ہیں کہ پلک جھپکنے میں تم جل کر راکھ ہو جاؤ گے جبکہ ٹیکنالوجی ماسٹر کمپیوٹر کی سپیشل میموری میں باقاعدہ محفوظ کی گئی ہے۔ اسے وہاں سے آسانی سے نکالا جا سکتا ہے اور کسی کو اس کا علم بھی نہ ہو گا کیونکہ اصل ٹیکنالوجی تو ویسے ہی محفوظ رہے گی اس کی کاپی تمہارے پاس پہنچ جائے گی اور یہ ایک مائیکرو فلم ہو گی جسے تم آسانی سے لے جا بھی سکتے ہو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"ہاں، ایسا ہو سکتا ہے۔ ہم تیار ہیں لیکن یہ کاپی ہمارے سامنے تیار ہونی چاہیئے۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن تم میں سے ایک آدمی میرے ساتھ جائے گا۔ ایک سے زیادہ نہیں کیونکہ اس آدمی کے بارے میں مجھے ماسٹر کمپیوٹر میں خصوصی فیڈ نگ کرنی ہو گی اور ماسٹر کمپیوٹر میں صرف ایک آدمی کی فیڈ نگ کی گنجائش ہے۔ اس سے پہلے یہاں ایک ڈاکٹر انیس بھی ہمارے ساتھ شامل تھے لیکن پھر اچانک ان کو ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ فوت ہو گئے جس کے بعد اس کی فیڈ نگ ماسٹر کمپیوٹر میں سے ختم کر دی گئی اس لئے ایک آدمی کی تو گنجائش ہو سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"تمہیں کتنا وقت لگے گا اس فیڈ نگ میں اور کیا تمہارے دوسرے ساتھیوں کو اس کا علم نہ ہو جائے گا۔۔۔" والٹ نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس فیڈ نگ سیکشن کا انچارج میں ہوں اور یہاں میرے سیکشن میں ہی ماسٹر کمپیوٹر سے اور میمیوی کو چیک اس وقت کیا جاتا ہے جب اس کی ضرورت ہو اور چونکہ اس کی ضرورت نہ ہو گی اس لئے کوئی چیک نہیں کرے گا۔ سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوں گے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے جواب دیا۔

"اس سارے کام میں کتنی دیر لگ جائے گی۔۔۔" والٹ نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ۔ ویسے اس سے بھی کم وقت میں کام ہو سکتا ہے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"وہ کیسے۔۔۔" والٹ نے چونک کر پوچھا۔

"میں اکیلا جا کر کاسٹ بلوزر کی کاپی لے آتا ہوں اور پھر ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ نگ کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی اور وقت بھی بچ جائے گا۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"نہیں۔ میں بھی ساتھ جاؤں گا اور کاپی میرے سامنے تیار ہو گی۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"پھر بھی پہلے مجھے جانا ہو گا۔ پہلے میں فیڈ نگ کروں گا تو تم آپریٹنگ سیکشن میں داخل ہو سکو گے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے لیکن کاپی میں اپنے سامنے تیار کراؤں گا۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی لیکن پہلے بتاؤ مجھے اس کے بدلے میں کیا ملے گا۔ تفصیل سے بتاؤ۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"کسی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے جو کچھ تم مانگو کے تمہیں مل جائے گا کیونکہ یہ سب کچھ میں نے نہیں دینا حکومت اسٹارم نے دینا ہے اور حکومت کے وسائل لامحدود ہوتے ہیں۔۔۔" والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کب۔۔۔؟" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"ہمارے یہاں سے جانے کے بعد تم یہاں سے کب باہر آسکو گے اور تم سے ملاقات کب ہو سکے گی۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"میں ایک ماہ بعد دارالحکومت جاؤں گا لیکن وہاں میں رک نہیں سکتا البتہ الفریڈ کے کلب میں رات گزارتا ہوں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہاں ہم تمہارا انتظار کریں گے اگر تم ہم سے تعاون کر رہے ہو تو بے فکر رہو ہم بھی تم سے مکمل تعاون کریں گے، ہمیں تاریخ بتا دو۔۔۔" والٹ نے کہا تو ڈاکٹر ہاشم نے تاریخ بتا دی۔

"اوکے جاؤ اور فیڈنگ کرو تاکہ میں تمہارے ساتھ جا سکوں لیکن یہ سن لو اگر تم نے ہم سے دھوکا کیا تو نتائج کے ذمہ دار تم خود ہو گے پھر پوری دنیا میں تمہیں کہیں جائے پناہ نہ ملے گی۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"جب مجھے مفت میں سب کچھ مل جائے گا تو میں دھوکا کیوں کروں گا اور اس سے پاکیشیا کو کوئی فرق بھی نہیں پڑے گا۔ دنیا کے تمام بڑے ممالک کیمیائی ہتھیار تیار کر رہے ہیں اگر اسٹارم تیار کر لے گا تو کیا ہو جائے گا اور پھر اسٹارم کا ہم سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"اوکے! ایسی صورت میں اب تمہیں میرے لئے فیڈنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم جا کر کاپی لے آؤ تاکہ ہم جلد از جلد یہاں سے نکل سکیں کیونکہ اگر تم نے غلط کاپی دی تو جب تک تم رین بو کلب میں ایک ماہ بعد پہنچو گے اس کے بارے میں معلوم ہو چکا ہو گا اور تم بھاری انعامات سے محروم ہو جاؤ گے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں درست کاپی لے کر آؤں گا۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا تو والٹ نے اس کی رسیاں کھول دیں اور ڈاکٹر ہاشم دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆☆

عمران، صفدر اور تنویر کے ساتھ اس پورے علاقے کو چیک کر چکا تھا۔ وہاں واقعی ایسے آثار موجود تھے کہ وہاں کوئی جیپ گئی ہو لیکن اس کے بعد یہ جیپ کہاں گئی اور والٹ کہاں گیا باوجود کوشش کے وہ اس کا سراغ نہ لگا سکا تھا اس لئے کافی دیر تک ٹکریں مارنے کے بعد آخر کار اسے واپس آنا پڑا۔ اس وقت وہ ہوٹل میں ہی موجود تھے۔ عمران کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"عمران صاحب! آخر یہ لوگ کہاں چلے گئے ہوں گے اور کس طرح۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ جیپ سمیت لیبارٹری کے اندر پہنچ چکے ہیں لیکن اس کے باوجود لیبارٹری والے خاموش ہیں۔ اب سارے سائنس دان تو غدار نہیں ہو سکتے اور ایسا بھی ممکن نہیں ہے کہ وہاں کسی کو ان کا علم ہی نہ ہو سکا ہو۔ وہاں کے حفاظتی اقدامات کی جو تفصیل چیف نے مجھے بتائی تھی اس لحاظ سے تو مکھی بھی اندر جائے تو اس کا بھی علم ہو جاتا ہے۔۔۔" عمران نے کہا۔

"یہ لوگ تو اندر جا سکتے ہیں جیپ کیسے اندر جا سکتی ہے۔۔۔" تنویر نے کہا۔

"اس راستے سے بھاری مشینری اندر جاتی رہی ہے اس لئے یہ راستہ صرف انسانوں کے لئے نہیں بنایا گیا ہو گا۔" عمران نے جواب دیا تو تنویر نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اس کی الجھن دور ہو گئی ہو۔

"اگر ہم کسی طرح اس لیبارٹری میں داخل ہو جائیں تو پھر اصل حالات سامنے آ سکتے ہیں۔۔۔" صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے۔۔۔" عمران نے کہا اور جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور۔۔۔" فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"ایکسٹو اٹینڈنگ۔ اوور۔۔۔" چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران نے اسے ساری صورت حال اور اپنے خدشات تفصیل سے بتا دیئے۔

"پھر تم کیا چاہتے ہو۔ اوور۔۔۔" چیف نے اسی طرح سرد اور مخصوص لہجے میں کہا۔

"اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ ہم لیبارٹری میں جا کر چیکنگ کریں۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"لیکن پھر تو لیبارٹری اوپن ہو جائے گی۔ اوور۔۔۔" چیف نے کہا۔

"اب وہ کہاں خفیہ رہ گئی ہے چیف۔ اسٹارم والوں کو اس کا علم ہے۔ ان کا ایجنٹ وہاں تک بلکہ اندر پہنچ گیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے یہ خفیہ ہے۔ اوور۔۔۔" عمران نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"میں انتظامات کر کے تمہیں کال کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ چونکہ اس پر کال ریسیو کرنے کے لئے مستقل طور پر اس کی اپنی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ رہتی تھی اس لئے اسے بار بار اپنی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"عمران صاحب یہ آپ کا ہی دل گردہ ہے کہ آپ چیف سے اس لہجے میں بات کر سکتے ہیں۔۔۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران کی بات درست تھی اس لئے چیف اس کا لہجہ برداشت کر گیا ورنہ اسے اب تک نتائج کا اندازہ ہو چکا ہوتا۔۔۔" تنویر نے کہا۔

"میں تمہارے چیف کا ملازم نہیں ہوں میں اپنی مرضی کا مالک ہوں۔۔۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بالکل عمران صاحب۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں البتہ وہ لمحات بھی مجھے یاد ہیں جب چیف آپ پر غرّاتا ہے تو آپ کی ٹانگیں کانپنے لگ جاتی ہیں۔۔۔" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا تو تنویر بھی صفدر کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے ارے وہ دوسری بات ہے۔ ظاہر ہے جب کوئی غرائے تو شریف آدمی کی ٹانگیں تو کانپتی ہی ہیں۔۔۔" عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر ایک بار پھر ہنس پڑے اور پھر وہ اس انداز میں کچھ دیر تک باتیں کرتے رہے کہ ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"چیف کالنگ۔ اوور۔۔۔" ٹرانسمیٹر سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹینڈنگ۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"انتظامات ہو چکے ہیں لیکن اس کے لئے مجھے صدر مملکت کو حکم دینا پڑا۔ بہر حال تم صفدر اور تنویر کے ساتھ وہاں پہنچ جاؤ ڈاکٹر قاضی تمہارا استقبال کرے گا اور تم سے مکمل تعاون کرے گا، اوور۔۔۔" چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں پہنچنا ہو گا ہمیں۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ساکی سے شمال مغرب کی طرف پیالہ جھیل پر۔ اس جھیل سے مشرق کی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس کی چوٹی پر چٹان کسی عقاب کی شکل کی ہے۔ اس چوٹی پر پہنچ کر تم تینوں نے اونچی آواز میں باری باری اپنے نام پکارنے ہیں اس کے بعد راستہ کھل جائے گا اور ڈاکٹر قاضی تمہیں اپنے ساتھ لے جائے گا۔ اوور اینڈ آل۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"لطف آ گیا عمران صاحب۔ یہ سن کر کہ چیف نے ملک کے صدر کو حکم دیا اور اسے ماننا پڑا۔۔۔" صفدر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے یہ حکم چیف کے بجائے اس نے دیا ہو۔

"حکم چیف کا مانا گیا اور لطف تمہیں آ رہا ہے۔ کیا مطلب۔" عمران نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"چیف تو ہمارا ہے۔۔۔" صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر جیپ میں بیٹھے شمال مغرب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر پیالہ جھیل کے قریب انھوں نے جیپ چھوڑ دی اور پیدل اس پہاڑی کی طرف بڑھ گئے جس کی چوٹی پر عقاب نما چٹان دور سے نظر آ رہی تھی۔ وہاں پہنچ کر پہلے اونچی آواز میں عمران نے اپنا نام پکارا پھر صفدر اور آخر میں تنویر نے تو اچانک نیچے وادی کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا اور وہ تینوں چونک پڑے۔ تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا آدمی جس کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا باہر آ گیا اور اسے دیکھ کر عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ وہ سرداور کے ساتھ کئی بار اس سے مل چکا تھا لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہی وہ ڈاکٹر قاضی ہے جو اس لیبارٹری کا انچارج ہے۔ ڈاکٹر قاضی نے انھیں نیچے آنے کا اشارہ کیا۔

"آؤ بھئی۔ قاضی اور گواہ تو پہنچ گئے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ باقی اہتمام بھی مکمل ہو جائے۔۔۔" عمران نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب قاضی تو علیحدگی کرایا کرتے ہیں۔۔۔" صفدر نے اس کے پیچھے اترتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے اب جدید دور ہے ہو سکتا ہے قاضی صاحب لیزر شعاعوں کی طرح کاٹنے کے ساتھ ساتھ جوڑ بھی دیا کرتے ہوں۔۔۔" عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اپنی یہ حسرت قبر میں اپنے ساتھ لے جاؤ گے۔۔۔" تنویر نے کہا۔

"یہی فقرہ اگر تم نے مس جولیا کے سامنے کہا ہوتا تو اب تک تمہیں ڈانٹ پڑ چکی ہوتی۔۔۔" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے پہنچ گئے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ میرا نام علی عمران ہے اور میری آپ سے دو تین بار سرداور کے ساتھ ملاقات بھی ہو چکی ہے۔" عمران نے سلام کرتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر قاضی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔اوہ۔ہاں۔ہاں اور تمہاری تو سرداور بے حد تعریفیں کرتے ہیں۔تم سائنس دان ہو۔مگر۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو بس ساہنس کا ادنیٰ سا طالب علم ہوں جناب۔۔۔" عمران نے کہا۔

"بہر حال یہ تم لوگ کیوں آئے ہو۔مجھے صدر صاحب کا حکم ماننا پڑا ہے لیکن وجہ کیا ہے۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔ان کے لہجے میں ناگواری بہر حال جھلک رہی تھی۔

"ڈاکٹر صاحب ہاکیشیا کی یہ لیبارٹی اس وقت انتہائی خطرے سے دوچار ہے کیونکہ دشمن ایجنٹ اس کے اندر موجود ہیں۔۔۔" عمران نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔اس کے اندر میری اجازت کے بغیر مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مکھی بے شک داخل نہ ہو سکتی ہو گی لیکن ایجنٹ بہر حال عقبی راستے سے داخل ہو چکے ہیں۔اب یہ دوسری بات ہے کہ وہ اپنا کام کر کے واپس بھی چلے گئے ہوں۔۔۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے اس قدر حتمی لہجے میں کہا کہ عمران بھی ان کے اعتماد پر چونک پڑا۔ایک طویل راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں ہر طرف مشینیں نصب تھیں۔وہاں دو اور آدمی بھی موجود تھے اور عمران ان مشینوں کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ لیبارٹری کا کنٹرولنگ روم ہے۔

"یہ ڈاکٹر احسن اور یہ ڈاکٹر آفتاب ہیں۔میرے ساتھی۔" ڈاکٹر قاضی نے وہاں موجود دو اور سائنس دانوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور عمران نے بھی جواب میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرا دیا۔

"ڈاکٹر ہاشم یہاں موجود نہیں ہیں۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ان کا سیکشن علیحدہ ہے۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے۔ہمیں وہاں لے چلیں۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ہاں آؤ میں نے پہلے ہی ماسٹر کمپیوٹر کو آف کر دیا ہے۔ آؤ۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے کہا اور پھر مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ سب ایک حصے میں پہنچ گئے۔ یہاں بھی ایک چھوٹا سا کنٹرولنگ روم سا بنا ہوا تھا جس میں ڈاکٹر ہاشم موجود تھا۔ ڈاکٹر ہاشم انھیں دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ حکومت کی طرف سے چیکنگ کے لئے آئے ہیں ڈاکٹر ہاشم۔" ڈاکٹر قاضی نے ڈاکٹر ہاشم سے کہا۔

"یس سر۔ مجھے آپ نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔۔۔' ڈاکٹر ہاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ہاشم آپ ہمیں اس راستے پر لے جائیں جو عقبی طرف کھلتا ہے۔ ہم اسے چیک کرنا چاہتے ہیں۔۔۔" عمران نے کہا۔

"جی آیئے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"کیا میں واپس چلا جاؤں۔ آپ کو ڈاکٹر ہاشم لے آئے گا۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ جا سکتے ہیں۔۔۔" عمران نے کہا تو ڈاکٹر قاضی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ڈاکٹر ہاشم کے ساتھ ایک طرف کو بڑھ گیا۔ صفدر اور تنویر اس کے پیچھے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چوڑے سے سرنگ نما راستے میں داخل ہو گئے۔ راستہ کافی طویل تھا۔ عمران کی نظریں فرش پر جمی ہوئی تھیں آخر میں ایک ٹھوس دیوار تھی جو ریڈ بلاک کی بنی ہوئی تھی۔

"جناب یہ راستہ ہے جسے اب بلاکڈ کر دیا گیا ہے۔ اور یہ ریڈ بلاکس کی دیوار ہے جو کسی صورت نہ توڑی جا سکتی ہے اور نہ ہٹائی جا سکتی ہے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"یہاں خاصا اندھیرا ہے۔ کیا آپ تیز روشنی مہیا کر سکتے ہیں۔۔۔" عمران نے اوپر راہداری کی چھت سے نکلنے والی ہلکی روشنی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے لائٹ لانی پڑے گی لیکن آپ کیا دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں دیکھنا چاہتا ہوں وہ آپ کو معلوم نہیں ہو سکتا۔ آپ برائے کرم تیز لائٹ کا بندوبست کریں۔۔۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں کنٹرول روم میں سے لائٹ لاتا ہوں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"عمران صاحب یہاں تو حالات نارمل لگتے ہیں۔۔۔" صفدر نے ڈاکٹر ہاشم کے جانے کے بعد عمران کو مخاطب کر کے کہا۔

"ہاں بظاہر تو نارمل لگتے ہیں لیکن نارمل نہیں۔۔۔" عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔۔۔" صفدر نے چونک کر کہا۔

"لائٹ آ جانے دو پھر بات ہو گی۔۔۔" عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر ہاشم واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بیٹری سے چلنے والی ایک لائٹ تھی۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے بیٹری راڈ لیا

اوراس کا بٹن پریس کیا تو انتہائی تیز روشنی پھیل گئی۔ عمران نے لائٹ کا رخ فرش کی طرف کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈاکٹر ہاشم یہ دیوار کے قریب آپ جیپ کے ٹائروں کے نشانات دیکھ رہے ہیں یہ تازہ نشانات ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ جیپ اندر کیسے آئی اور کون اس جیپ کے اندر موجود تھا۔۔۔" عمران نے یکلخت ڈاکٹر ہاشم کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ہاشم جو اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا بے اختیار اچھل پڑا۔

"جیپ کے ٹائروں کے نشانات کہاں ہیں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ دیکھیں۔ یہ دیوار کے ساتھ۔۔۔" عمران نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹائروں کے نشانات تو نہیں ہیں جناب یہ تو حشرات الارض کے چلنے کے ہیں۔ کیا جیپ کے ٹائروں کے نشانات ایسے ہوتے ہیں۔ یہ تو میرا خیال ہے کوئی زمینی کیڑے وغیرہ یہاں رینگتے ہوں گے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ جیپ کے ٹائروں کے نشانات ہیں۔ باقی نشانات دیوار کے نیچے چھپ گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دیوار ہٹائی جا سکتی ہے اور ریڈ بلاکس کی دیوار اس قدر موٹی ہوتی ہے کہ پورے ٹائر کے نشانات اس کے نیچے چھپ سکتے ہیں صرف معمولی سا حصہ باہر رہ گیا ہے۔۔۔" عمران نے کہا۔

"نہیں جناب ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ ڈاکٹر قاضی صاحب سے پوچھ لیں یہ دیوار کسی صورت ہٹ ہی نہیں سکتی۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ہاشم گو آپ کے متعلق الفریڈ نے ہمیں سب کچھ بتا دیا تھا لیکن میں کسی ثبوت کی تلاش میں تھا اور جیپ کے ٹائروں کے یہ نشانات اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ نے غیر ملکی ایجنٹوں کے لئے نہ صرف یہ راستہ کھولا ہے بلکہ انھیں جیپ سمیت اندر لے آئے اور پھر وہ آپ کی وجہ سے صحیح سلامت چلے گئے آپ نے گو اپنی طرف سے بے حد ذہانت سے کام لیا ہے کہ جیپ کو وہاں کھڑا کئے رکھا جہاں پر دیوار آ جاتی ہے۔ آپ کا خیال تھا کہ دیوار کے نیچے ٹائروں کے نشانات چھپ جائیں گے لیکن قدرت جب مدد کرنے پر آتی ہے تو انسان جو کچھ سوچتا ہے معاملات اس سے مختلف ہو جاتے ہیں اس لئے اب آپ خود ہی بتا دیں کہ غیر ملکی ایجنٹ یہاں سے کاسٹ بلوزر لے جانے میں کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں۔۔۔" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں ڈاکٹر ہاشم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔ میری توہین کر رہے ہیں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو گھوما اور تھپڑ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر ہاشم بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے زمین پر جا گرا۔

"اسے پکڑو۔۔۔" عمران نے دوسری ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایمرجنسی لائٹ کو صفدر کی طرف اچھالتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے ڈاکٹر ہاشم کو گردن سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا بازو گھوما اور راہداری ڈاکٹر ہاشم کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھی۔ دوزور دار تھپڑ کھانے سے اس کی ناک اور منہ سے خون رسنے لگا تھا۔ اس کی آنکھوں پر موجود عینک دور جا گری تھی۔

"بتاؤ کیا دیا ہے غیر ملکی ایجنٹوں کو۔ بولو ورنہ میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔۔۔" عمران نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو ایک بار پھر گھوما اور ایک اور زوردار تھپڑ ڈاکٹر ہاشم کے گال پر پڑا۔ اس بار اس کا گال بھی پھٹ گیا تھا۔ ڈاکٹر ہاشم کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس کا جسم بری طرح لرزنے لگا۔

"بولو سب کچھ سچ سچ بتادو ابھی وقت ہے، تمہیں بچالیا جائے گا ورنہ۔۔۔" عمران کا لہجہ اور زیادہ غضبناک ہو گیا تھا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ پلیز مجھے چھوڑو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے بری طرح کراہتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ ورنہ۔۔۔" عمران نے اپنے اس ہاتھ کو ڈھیلا کرتے ہوئے کہا جس سے اس نے اس کی گردن پکڑی ہوئی تھی۔

"بتاؤ فوراً بتاؤ۔ سب کچھ بتادو۔ سب کچھ۔۔۔" عمران نے انتہائی سرد اور غضبناک لہجے میں کہا۔ عمران کا لہجہ اس قدر سرد اور غضبناک تھا کہ صفدر اور تنویر کے جسموں میں بھی بے اختیار سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔

"مم۔ مم۔ میں نے انھیں کاسٹ بلوزر کی ٹیکنالوجی کی کاپی دی ہے۔ وہ پرزہ نہیں لے گئے ٹیکنالوجی کی کاپی لے گئے ہیں۔ میں نے کوئی غداری نہیں کی ہے۔ وہ اگر پرزہ لے جاتے تو یہ لیبارٹری بند ہو جاتی اور جب تک پرزہ دوبارہ تیار ہوتا یہ بند رہتی اور پرزہ تیار ہونے میں کم از کم ایک سال لگتا تھا کیونکہ وہ بے حد پیچیدہ اور نازک

پرزہ ہے اور اس دوران لیبارٹری بند رہنے سے ہمارے سارے پراجیکٹ جو مکمل ہونے کے قریب ہیں بند رہتے اور سب ختم ہو جاتے۔ پاکیشیا کو اربوں کھربوں کا نقصان ہو جاتا اس لئے میں نے ملک و قوم کو اس نقصان سے بچالیا ہے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم جب بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔

"کہاں سے دی ہے کاپی۔۔۔" عمران نے کہا۔

"میرا گلا چھوڑ دو اب میں سب کچھ بتادیتا ہوں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا۔

"صفدر جا کر ڈاکٹر قاضی کو بلا لاؤ ہمیں فوراً ان کے پیچھے جانا ہے۔۔۔" عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا واپس چلا گیا اس کے ساتھ ہی عمران نے ڈاکٹر ہاشم کا گلا چھوڑ دیا۔

"تم۔ تم بہت ظالم اور سفاک آدمی ہو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ شروع سے آخر تک بتادو۔ سب کچھ۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔۔۔" عمران نے غرّاتے ہوئے کہا۔

"بتا تو دیا ہے اور کیا بتاؤں۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر بری طرح چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا۔ عمران کے زوردار تھپڑ نے اسے ایک بار پھر چیخنے اور نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔

"بتاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات اٹھتے ہوئے ڈاکٹر ہاشم کی پسلیوں پر پڑی تو ڈاکٹر ہاشم اس بری برح سے پھڑکنے اور چیخنے لگا تھا جیسے اس کی روح اس کے جسم سے نکلی جارہی ہو۔ عمران نے جھک کر اسے گردن سے پکڑ کر ایک بار پھر کھڑا کر دیا۔

"اب بتاؤ ورنہ"۔۔۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن ڈاکٹر ہاشم کے اوسان ہی بحال نہ ہو رہے تھے۔ وہ مسلسل کراہ رہا تھا اور اس کا جسم اس طرح بل کھا رہا تھا جیسے اس کا توازن خراب ہو گیا ہو۔

"پپ۔ پپ۔ پانی۔ مجھے پانی دو میں مر رہا ہوں۔ پانی دو۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے تو عمران نے ایک جھٹکے سے اس اٹھا کر کاندھے پر ڈالا پھر دوڑتا ہوا واپس کنٹرولنگ روم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ ڈاکٹر ہاشم کی حالت واقعی خراب ہو گئی ہے اور اگر اسے پانی نہ ملا تو وہ مر بھی سکتا ہے اور اگر وہ مر گیا تو پھر کسی کو یقین نہیں آئے گا کہ ڈاکٹر ہاشم نے کیا کیا ہے۔ ڈاکٹر ہاشم کے سیکشن کے ایک کمرے میں عمران نے فریج دیکھا تھا اس لئے وہ اسے اٹھائے سیدھا وہیں پہنچ گیا۔ تنویر جو عمران کے پیچھے دوڑتا ہوا آرہا تھا اس نے آگے بڑھ کر فریج کھولا۔ فریج کے اندر پانی کی بوتلوں کے ساتھ ساتھ شراب کی بوتلیں بھی موجود تھیں لیکن تنویر نے پانی کی بوتل اٹھائی جبکہ عمران اس دوران ڈاکٹر ہاشم کو ایک کرسی پر بٹھا چکا تھا۔ ڈاکٹر ہاشم کی حالت لحہ بہ لحہ بگڑتی جارہی تھی۔

"اسے پانی پلاؤ جلدی"۔۔۔ عمران نے کہا تو تنویر نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل ڈاکٹر ہاشم کے منہ سے لگا دی۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر ہاشم نے غٹاغٹ پانی پینا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے پانی اس کے حلق سے نیچے اترتا جارہا تھا

اس کی حالت سنبھلتی جارہی تھی پھر جب آدھی سے زیادہ بوتل خالی ہو گئی تو عمران کے اشارے پر تنویر نے بوتل ہٹا دی۔

"باقی پانی اس کے چہرے پر ڈال دو"۔۔۔ عمران نے کہا تو تنویر نے بوتل میں موجود باقی پانی اس کے چہرے پر انڈیل دیا۔ اسی لمحے صفدر ڈاکٹر قاضی کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ گیا۔ چونکہ یہ کمرہ اس راستے کے سامنے پڑتا تھا اس لئے وہ انہیں اس کمرے میں دکھائی دے گئے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ ڈاکٹر ہاشم پر تشدد۔ یہ ہمارا انتہائی قیمتی سائنس دان ہے میں کیسے یقین کر لوں کہ اس نے غداری کی ہے۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شائد صفدر اسے راستے میں ڈاکٹر ہاشم کے اقرار کے بارے میں بتا چکا تھا۔ اسی لمحے باقی دونوں سائنس دان بھی وہاں پہنچ گئے وہ بھی انتہائی حیرت بھرے انداز میں ڈاکٹر ہاشم کو دیکھ رہے تھے جو کرسی پر بیٹھا لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"اب سب کچھ بتا دو ڈاکٹر ہاشم ورنہ اس بار تمہاری ایک ہڈی بھی سلامت نہیں رہے گی۔ جلدی بتاؤ۔۔۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ میں نے بتا تو دیا ہے کہ میں نے انہیں کاسٹ بلوزر نہیں دیا۔ میں نے تو صرف کاس بلوزر کی ٹیکنالوجی کی کاپی دی ہے۔ میں نے کوئی غداری نہیں کی ہے میں نے تو الٹا پاکیشیا کا فائدہ کیا ہے۔۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے کہا تو ڈاکٹر قاضی اور اس کے دونوں سائنس دان بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا تم نے واقعی ایسا ہی کیا ہے۔۔۔" ڈاکٹر قاجی نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ تفصیل۔ وہ کیسے یہاں اندر آئے۔ کس طرح یہ کاپی لے گئے۔۔۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ہاشم نے شروع سے آخر تک ساری بات بتادی۔ ڈاکٹر قاضی اور دونوں سائنس دانوں کے منہ حیرت سے کھلے کے کھلے رہ گئے۔

"آپ نے سن لیا ڈاکٹر قاضی۔ اس کا مطلب ہے کہ جب میں نے آپ سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی اس وقت وہ لوگ یہاں موجود تھے۔ یہ آپ کی بھی غفلت ہے۔ آپ کو اس قدر اندھا اعتماد نہیں کرنا چاہئیے تھا۔۔" عمران نے ڈاکٹر قاضی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں۔ میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ مجھے تو اب بھی اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا۔۔" ڈاکٹر قاضی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ان کے حلیے اور لباسوں کی تفصیل بتاؤ۔۔" عمران نے ڈاکٹر ہاشم سے کہا تو ڈاکٹر ہاشم نے تفصیل بتادی۔

"کتنی دیر ہوئی ہے انھیں یہاں سے گئے ہوئے۔ جیپ کا نمبر اور ماڈل بھی بتاؤ۔۔" عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ہاشم نے یہ تفصیل بھی بتادی۔

"میں نے پوچھا ہے کتنی دیر ہوئی ہے۔۔" عمران نے غرا کر پوچھا۔

"دو گھنٹے ہو چکے ہیں۔۔" ڈاکٹر ہاشم نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر قاضی آپ پلیز چیک کریں کہ کیا وہ پرزہ موجود ہے اور کیا واقعی یہاں اس ڈاکٹر ہاشم کے سیکشن سے ماسٹر کمپیوٹر کی میموری سے کاپی بنائی جا سکتی ہے۔۔۔" عمران نے کہا۔

"پرزہ اگر غائب ہوتا تو ساری مشینری ہی بند ہو جاتی جبکہ مشینری اوکے ہے اور ویسے بھی ماسٹر کمپیوٹر کو آف کئے بغیر پرزہ مشین سے علیحدہ ہی نہیں کیا جا سکتا تھا اور ماسٹر کمپیوٹر کو یہاں سے کسی طرح آف نہیں کیا جا سکتا البتہ کاپی واقعی بن سکتی ہے۔ ویسے میں چیک کر لیتا ہوں کہ کیا واقعی کاپی بنائی گئی ہے یا نہیں۔۔" ڈاکٹر قاضی نے کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب اس کا کیا کرنا ہو گا۔۔۔" صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر قاضی ڈیل کریں گے۔ یہ لیبارٹری براہ راست صفدر مملکت کے تحت ہے اور اگر ڈاکٹر قاضی کے سامنے اس کو فنش کیا گیا تو یہ قانونی مسئلہ بن جائے گا اس لئے فی الحال تو اس کے خلاف غداری کا مقدمہ چلایا جائے گا اور کیا ہو سکتا ہے۔۔۔" عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلادئے۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر قاضی واپس آگیا۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"اس کی کاپی بنائی گئی ہے عمران صاحب۔ کمپیوٹر میں اس کا اشارہ موجود ہے۔۔۔" ڈاکٹر قاضی نے جواب دیا۔

"آپ ایسا کریں ایک کاپی اور بنا کر دیں مجھے تاکہ مجھے معلوم ہو سکے کہ اس پرزے کی ٹیکنالوجی کیا ہے اور میں جب ان ایجنٹوں سے یہ کاپی واپس حاصل کروں تو مجھے یقین ہو کہ میں نے درست چیز حاصل کی ہے۔ اس

وقت ٹیکنالوجی کی تفصیل سمجھنے کا وقت نہیں ہے اس لئے آپ ایک کاپی بنادیں۔۔۔"عمران نے کہا تو ڈاکٹر قاضی نے اپنے ساتھی سائنس دان کو کہا کہ ایک کاپی بنا کر عمران کو دے دی جائے۔

"صفدر رسی لے آؤ اور اسے باندھ دو اور ڈاکٹر قاضی اب آپ خود اس بارے میں رپورٹ صدر صاحب کو دیں گے پھر وہ جو اس کے بارے میں حکم دیں۔ ہم نے فوری واپس جانا ہے۔۔۔"عمران نے کہا تو ڈاکٹر قاضی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر تیزی سے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور۔۔۔"عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ایکسٹو۔ اوور۔۔۔"چند لمحوں بعد ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو عمران نے اسے لیبارٹری میں پیش آنے والے سارے واقعات کی تفصیل بتادی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ ان کے حلیے اور دیگر تفصیل بتاؤ۔ اوور۔۔۔"چیف نے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا تو عمران نے ڈاکٹر ہاشم کے بتائے ہوئے حلیے اور لباسوں کی تفصیل بتادی۔

"میں چیک کراتا ہوں۔ اوور۔۔۔"دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ مائیکروفلم یہاں ساکی سے ہی کسی کوریئر سروس کے ذریعے اسٹارم روانہ کر دیں کیونکہ انھیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے پیچھے لگ چکی ہے لیکن یہاں کی سروس بھی اسے پہلے

پاکیشیا دارالحکومت بھجوائے گی اور پھر وہاں سے اسٹارم روانہ کرے گی اس لئے آپ ایسی تمام ایجنسیاں خاص طور پر چیک کرائیں جن کی شاخیں یہاں ساکی میں بھی ہوں۔ اوور۔۔۔"عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ آئندہ مجھے مشورہ دینے کی کوشش نہ کرنا۔ اوور اینڈ آل۔۔۔"دوسری طرف سے سرد لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال دیا۔

"نجانے لوگ آج کل مشورے سے اس قدر الرجک کیوں ہو گئے ہیں کہ مفت مشورہ دیا جائے تب بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔۔۔"عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں بے اختیار مسکرادئے۔

☆☆☆☆

والٹ اور مورین دونوں دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں موجود تھے۔ ان دونوں کے ہاتھ میں شراب کے جام تھے اور وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں شراب پینے میں مصروف تھے۔

"تم اس مائیکروفلم کو کسی کوریئر سروس کے ذریعے اسٹارم تو بھجوادو اس طرح ہمارا مشن تو مکمل ہو جائے گا۔۔۔"اچانک مورین نے کہا۔

یہ کام تو وہاں ساکی میں بھی ہو سکتا تھا۔ وہاں پر میں نے بین الاقوامی کوریئر سروس کی شاخیں دیکھی تھیں لیکن میں ایسا چاہتا نہیں ورنہ یہ مائیکرو فلم بھی ہاتھ سے نکل سکتی ہے۔۔۔" والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مورین بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ کیسے۔ بے شمار کوریئر ایجنسیاں ہیں۔ وہ اب کس کس کو چیک کریں گے اور وہ تو ہمیں ابھی ساکی میں ہی تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے انھیں کیا معلوم کہ ہم مائیکرو فلم حاصل کر کے یہاں پہنچ بھی چکے ہیں۔۔" مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس سرکاری ایجنسی ہے۔ وہ لیبارٹری میں داخل ہو کر چیکنگ بھی کر سکتی ہے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ہمیں واپسی پر فوری طور پر فلائٹ میں سیٹیں مل گئیں اور ہم یہاں پہنچ گئے اور اگر ایسا نہ بھی ہوا تو بھی میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔" والٹ نے کہا۔

"لیکن ابھی تو مشن کا دوسرا حصہ بھی تو مکمل کرنا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ۔ کیا اس وقت تک تم اس مائیکرو فلم کو اپنے پاس رکھو گے۔۔۔" مورین نے کہا۔

"یہ مشن واپس آکر بھی مکمل کیا جا سکتا ہے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ معلوم ہو گیا کہ ہم وہاں سے مائیکرو فلم نکال لانے میں کامیاب ہو چکے ہیں تو یقین کرو اس وقت پورے ملک کی ائیر سروسز، کوریئر سروسز، پوسٹ آفس،اور پھر وہ ذرائع جس سے یہ مائیکرو فلم باہر جا سکتی ہے کو کور کیا جا چکا ہو گا اس لئے میں نے

کہا کہ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔۔" والٹ نے گلاس میں موجود شراب کا آخری گھونٹ حلق میں انڈیلنے کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے کیا پروگرام بنایا ہے۔ کیا ہم یہاں اس وقت تک چھپے رہیں گے جب تک وہ مایوس نہیں ہو جاتے۔۔۔" مورین نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں یہ تمام لوگ ہوٹلوں کو بھی چیک کریں گے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے نئے میک اپ بھی کر لئے ہیں اور لباس بھی تبدیل کر لئے ہیں لیکن ہمارے پاس ان حلیوں کے کاغذات موجود نہیں ہیں اور نہ میں یہاں کسی مقامی گروپ سے اس سلسلے میں رابطہ کرنا چاہتا ہوں اس لئے اگر چیکنگ ہوئی تو ہم آسانی سے پکڑے جا سکتے ہیں۔۔" والٹ نے بوتل میں سے مزید شراب گلاس میں انڈیلتے ہوئے کہا۔

"تم مسلسل الجھی ہوئی باتیں کر رہے ہو۔ کھل کر بات کرو۔۔" مورین نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا تو والٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم بھی تو انتہائی عقلمند ہو اور سیکرٹ ایجنٹ بھی ہو تم بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہئیے۔۔۔" والٹ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے مورین کو الجھا کر لطف آ رہا ہو۔

"تو تم میرا امتحان لینا چاہتے ہو۔ کیوں۔۔۔" مورین نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور نہیں۔ امتحان کیسا میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے جو کچھ میں نے سوچا ہے وہ درست ثابت نہ ہو اور جو کچھ تم بتاؤ وہ مجھ سے زیادہ بہتر ہو۔۔" والٹ نے کہا۔

"تو پھر پہلے تم بتاؤ کہ تم نے کیا سوچا ہے۔۔۔" مورین نے کہا۔

"نہیں پھر تم اس کو کنفرم کرنا شروع کر دو گی اپنے ذہن پر دباؤ نہیں ڈالو گی میں تمہاری عادت جانتا ہوں۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم جس انداز میں آئے تھے اسی انداز میں واپس کافرستان چلے جائیں یہ زیادہ بہتر رہے گا۔۔۔" مورین نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ذریعہ اب محفوظ نہیں رہا کیونکہ سیکرٹ سروس جس طرح ہمارے پیچھے ساکی پہنچی ہے اس کا مطلب ہے کہ انھیں یہاں ہماری آمد کے ذریعے کا علم ہو گیا ہے اور انھوں نے وہاں سے کام شروع کیا ہو گا۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ان سے آگے آگے رہے ہیں اور ہماری اب تک ان سے مڈ بھیڑ بھی نہیں ہو سکی اور لامحالہ اب انھوں نے بھی سوچنا ہے کہ ہم اسی ذریعے کو ہی واپسی کے لئے ترجیح دیں گے۔۔۔" والٹ نے فوراً ہی مورین کی تجویز کو مسترد کرتے ہوئے کہا۔

"ہم یہ مائیکرو فلم اسٹارم کے سفارت خانے پہنچا سکتے ہیں جہاں سے یہ سفارتی بیگ میں محفوظ طریقے سے اسٹارم پہنچ جائے گی اور ہم یہاں رہ کر مشن کے دوسرے حصے کو مکمل کر لیں گے۔۔۔" مورین نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اچھی تجویز ہے اور میرے ذہن میں نہیں آئی تھی ورنہ میں ساکی سے واپسی پر ائیر پورٹ سے سیدھا سفارت خانے پہنچ جاتا لیکن اب چونکہ کافی وقت ہو چکا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ سفارت خانے کی بھی نگرانی ہو رہی ہو اس لئے اب ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔" والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فون کال یا ٹرانسمیٹر کال کر لو یہاں سے لاسلکی چیف کو وہ سارا بندوبست خود ہی کر لیں گے۔۔۔" مورین نے کہا۔

"نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ فون کالیں چیک کی جا رہی ہوں اور ٹرانسمیٹر کالیں کیچ کی جا رہی ہوں۔ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"تو پھر جہنم میں جاؤ اس مائیکرو فلم سمیت۔۔۔" مورین نے زچ ہو کر کہا تو والٹ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"میرے ساتھ تمہیں بھی جہنم میں جانا پڑے گا اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا اس لئے سنو میں اتنا بتاتا ہوں کہ میرے ذہن میں اس مائیکرو فلم کو بحفاظت یہاں سے نکال لے جانے کا کیا پلان ہے۔۔۔" والٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلے ہی بتا دیتے ضرور مجھے تنگ کرنا تھا۔۔۔" مورین نے اس بار لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس مائیکرو فلم کو کارمن سفارت خانے کے ذریعے باہر بھجوانے کا پلان بنایا ہے۔۔۔" والٹ نے کہا تو مورین بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ کیوں۔ کارمن والوں کو علم ہو جائے گا کہ یہ کیا ہے اور پھر معاملہ بین الاقوامی ادارے تک پہنچ جائے گا کہ اسٹارم کیمیائی ہتھیار بنا رہا ہے۔ یہ بات تو الٹا ہمارے خلاف ہو جائے گی۔۔۔" مورین نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے پاکیشیا آنے سے پہلے اس کا بندوبست کر لیا تھا کیونکہ یہ تو مائیکرو فلم ہے ورنہ اس سے پہلے اس سے پہلے ہمارے ذہن میں مشینری کا ایک پرزہ حاصل کرنا تھا اور یہ پرزہ ظاہر ہے خاصا وزن رکھتا ہو گا اس عام طریقے سے نہیں نکالا جا سکتا تھا اس لئے میں نے اس کی باقاعدہ پلاننگ کی تھی اور چیف سے مل کر میں نے اس کا انتظام کیا تھا۔ کارمن سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کو خاموشی سے نکالا گیا تھا۔ اس کی جگہ ہمارے ایک ایجنٹ رالف نے لے لی تھی۔ یہاں پہنچتے ہی میں نے اس سیکنڈ سیکرٹری کو جس کا بحثیت سیکنڈ سیکرٹری نام کروبن ہے کال کر کے بتا دیا ہے کہ وہ سارے انتظامات کر کے یہاں آئے گا اور ہمارے لئے نئے کاغذات بھی لے آئے گا اور مائیکرو فلم بھی لے جائے گا اور ہمارے لئے یہاں ایک پرائیویٹ رہائش گاہ کا بندوبست بھی کرے گا۔ ہم ان نئے کاغذات کے مطابق میک اپ کریں گے۔ یہ کاغذات کارمن سیاحوں کے ہوں گے اور درست ہوں گے۔ بے شک ان کی چیکنگ کیوں نہ کر لی جائے اور رالف میک اپ کا ایسا سامان بھی لے آئے گا جسے اسپیشل میک اپ کہا جاتا ہے جو میک اپ واشر سے چیک نہیں کیا جا سکتا اس طرح اگر بفرض محال چیکنگ بھی ہو جائے تب بھی ہمارے میک اپ صاف نہیں ہوں گے۔ رالف اس مائیکرو فلم کو لے کر سفارتی پاسپورٹ پر پہلے کارمن جائے گا اور پھر وہاں سے اسٹارم پہنچ جائے گا۔ چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی طرح بھی اس بات کا خیال نہیں آسکے گا کہ ہم کارمن سفارت خانے کو بھی استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ کارمن اور اسٹارم کے درمیان دشمنی اور مخالفت کے بارے میں ساری دنیا جانتی ہے اس لئے یہ طریقہ سوفی صد محفوظ رہے گا ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ اسٹارم کے ساتھ ساتھ یورپی ممالک اور ایکریمی سفارت خانوں کو بھی چیک کرائیں۔ جب رالف مائیکرو فلم لے کر یہاں سے نکل جائے گا تو کارمن پہنچ کر وہ ہمیں فون کال کرے

گا اور کارمن زبان میں عام کوڈ میں بتا دے گا کہ مائیکرو فلم لے کر محفوظ انداز میں پہنچ گیا ہے تو ہم اطمینان سے پاکیشیا سے کارمن چلے جائیں گے۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"گڈ۔ بہترین تجویز سوچی ہے تم نے۔ ویری گڈ۔ لیکن جب مائیکرو فلم وہاں پہنچ جائے گی تو پھر ہمارے جانے کا کیا مطلب ہوا۔ ہم یہاں رہ کر دوسرا مشن کیوں نہ مکمل کر لیں۔۔۔" مورین نے کہا۔

"تمہیں دوسرے مشن کے سلسلے میں بے حد بے چینی ہے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب تک سوائے مسلسل بھاگنے کے کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔" مورین نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے کہ اس قدر کٹھن مشن بغیر کسی جان لیوا جدوجہد کے مکمل ہو گیا ہے۔ اس میں بے شک ہماری خوش قسمتی کو بھی دخل ہے۔ خاص طور پر اس بات سے کہ الفریڈ کا خاص آدمی اکطاف ہمارے ساتھ نہ ہوتا تو ظاہر ہے ڈاکٹر ہاشم کسی صورت بھی ہمیں اندر نہ لے جاتا اور میں نے واپسی پر چیک کیا ہے کہ ہم باہر سے لاکھ دھماکے کر لیتے کسی صورت بھی یہ راستہ نہ کھول سکتے تھے اس لئے اس مشن میں واقعی خوش قسمتی ہمارے کام آئی ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کا مقابلہ ہم دو نہیں کر سکتے اور وہ بھی پاکیشیا میں رہ کر اس کے لئے پوری ٹیم اور پوری پلاننگ کی ضرورت ہے اس لئے ہم واپس جا کر بھرپور پلاننگ کے ساتھ واپس آئیں گے۔۔۔" والٹ نے جواب دیا تو مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی اور والٹ نے ریسیور اٹھا لیا۔

"یس۔۔۔" والٹ نے آواز بدل کر کہا۔

"مسٹر جانسن بول رہے ہیں۔۔۔" دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس جانسن بول رہا ہوں۔۔۔" والٹ نے کہا کیونکہ اس نے کمرہ جانسن اور مسز جانسن کے نام سے ہی بک کرایا تھا۔

"مسٹر کروبن آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کروبن وہ کون ہے۔ میرا تو اس نام کا کوئی واقف نہیں ہے۔ بہر حال آپ بات کرائیں۔۔۔" والٹ نے کہا۔

"ہیلو مسٹر جانسن میں کروبن بول رہا ہوں۔۔۔" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سوری مسٹر کروبن میں آپ کو پہچان نہیں سکا اور نہ ہی آپ کا نام میرے ذہن میں آرہا ہے۔۔۔" والٹ نے جواب دیا۔

"تو آپ جانسن کرافٹ نہیں ہیں آپ کی آواز بھی قدرے بدلی ہوئی ہے۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ نہیں مسٹر کروبن میرا نام تو جانسن رچرڈ ہے جانسن کرافٹ نہیں۔۔۔" والٹ نے جواب دیا۔

"اوہ آئی ایم سوری۔ آپ کو ڈسٹرب کیا۔۔۔" دوسری طرف سے معذرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔" والٹ نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"یہ رالف ہوگا۔۔۔" مورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس لئے ایسا کیا گیا ہے کہ اگر کالیں چیک ہو رہی ہوں تو کسی کو شک نہ پڑے۔ بہر حال آؤ اٹھو ہمیں اب یہاں سے قریب واقع روز ریستوران پہنچنا ہے وہیں رالف سے ملاقات ہوگی۔ والٹ نے کہا اور پھر مورین اور والٹ تھوڑی دیر بعد ہوٹل سے نکل کر اس انداز میں فٹ پاتھ پر پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے جیسے بازار کی رونق دیکھ رہے ہوں۔ تھوڑے ہی فاصلے پر روز ریستوران کا بورڈ نظر آگیا اور وہ دونوں اس ریستوران میں داخل ہو گئے۔ ریستوران میں خاصا رش تھا۔

"یہاں کی کافی بہت مشہور ہے آؤ دو کپ پی لیں۔۔۔" والٹ نے کہا اور پھر ایک سائڈ پر موجود خالی ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔ ان دونوں کے ٹیبل پر بیٹھتے ہی ایک ویٹر ان کی طرف بڑھا تو والٹ نے اسے کافی لانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے کافی سرو کر دی تو دونوں کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔

"بہت اچھی کافی ہے۔ دو کپ اور لے آؤ۔۔۔" والٹ نے کافی پی کر ویٹر کو اشارے سے قریب بلاتے ہوئے کہا۔

"سر ہمارے ریستوران کی کافی پورے دار لحکومت میں مشہور ہے۔۔۔" ویٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں ہم بھی شہرت سن کر آئے ہیں ورنہ ہم قریب ہی ہوٹل میں رہائش پذیر ہیں کافی تو وہاں بھی مل سکتی تھی بہر حال جیسی شہرت سنی تھی ویسی ہی ہے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویٹر سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس

چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد دوبارہ ان کی میز پر کافی سرو کر دی گئی اور وہ دونوں آہستہ آہستہ کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔

"وہ آیا نہیں مہمان۔۔۔" مورین نے کہا۔

"آجائے گا۔۔" والٹ نے جواب دیا اور مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر انھوں نے دوبارہ کافی پی لی۔ اسی لمحے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی میز کے قریب آگیا۔

"ڈسٹرب کرنے کی معافی چاہتا ہوں جناب۔ کیا آپ کا نام ٹونی ہے۔۔۔" اس نوجوان نے قریب آکر کہا۔

"نہیں میرا نام جانسن ہے۔ کیوں۔۔۔" والٹ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری۔ مجھے مسٹر ٹونی سے ملنا تھا اور مجھے صرف اس کا حلیہ بتایا گیا تھا جو کافی حد تک آپ سے ملتا ہے۔ بہر حال آئی ایم سوری۔۔۔" اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"کون تھا یہ۔ کہیں ہمیں چیک تو نہیں کیا جا رہا۔۔۔" مورین نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ آؤ چلیں۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"وہ۔ وہ مہمان۔۔۔" مورین نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر اس نے آنا ہوتا تو آجاتا۔ آؤ اب مزید انتظار فضول ہے۔۔۔" والٹ نے کہا اور اسی لمحے ویٹر آیا تو والٹ نے اسے بل کی رقم کے ساتھ ساتھ ٹپ دی اور پھر وہ دونوں اس ریستوران سے باہر آگئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ

واپس اپنے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ مورین کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ والٹ نے دروازہ اندر سے لاک کیا اور پھر وہ تیزی سے کمرے کے آخری دائیں کونے کی طرف بڑھا۔ اس نے جھک کر قالین کا سرا اٹھایا تو اس کے نیچے ایک چھوٹا سا باکس موجود تھا۔ اس نے وہ باکس اٹھایا اور قالین برابر کر کے وہ مورین کی طرف مڑا جو حیرت بھرے انداز میں اس باکس کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ کہاں سے آگیا۔۔۔" مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"اب بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رالف سے یہ طے تھا کہ ہم اس سے نہیں ملیں گے ورنہ ہم مشکوک ہو سکتے ہیں اس لئے جب اس کی کال آئے گی تو ہم نصف گھنٹے کے لئے کمرہ چھوڑ دیں گے چنانچہ میں تمہیں ساتھ لے کر ریستوران میں چلا گیا اس دوران رالف یہاں آیا اس نے یہ باکس یہاں رکھا اور اس کی جگہ موجود مائیکرو فلم کا باکس لے کر چلا گیا۔ جو نوجوان ہمیں ریستوران میں ملا تھا وہ رالف ہی تھا۔ اس کے ملنے کا مطلب تھا کہ کام ہو گیا ہے اب ہم واپس جا سکتے ہیں۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے مجھ سے یہ سب کیوں چھپایا۔۔۔" مورین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تاکہ تمہارے چہرے کے تاثرات کی نگرانی کرنے والون کو دھوکا دے سکیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہو اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارا چہرہ تمہارے اندرونی کیفیات کی نشاندہی کر دیتا ہے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو مورین بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں یہ بات تو ہے۔ بہر حال اس باکس میں کیا ہے۔۔۔" مورین نے کہا

"اس میں سپیشل میک اپ کا سامان اور ہمارے نئے کاغذات اور اس کوٹھی کی چابی اور اس کا پتہ جہاں ہم نے میک اپ کر کے رہنا ہے۔۔۔" والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆☆

نعمانی اور چوہان کار میں بیٹھے دار لحکومت کی ایک معروف سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر نعمانی تھا سائیڈ سیٹ پر نعمان بیٹھا ہوا تھا۔

"ٹیکسی ڈرائیور نے ہوٹل البرٹو بتایا تھا نا۔۔۔" چوہان نے کہا۔

"ہاں وہیں جا رہے ہیں۔۔۔" نعمانی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ چیف کے کہنے پر وہ والٹ اور اس کی ساتھی عورت کو تلاش کر رہے تھے۔ چیف نے انھیں ان دونوں کے حلیے بھی بتا دئے تھے اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا تھا کہ انھوں نے سا کی دارالحکومت پہنچنا ہے۔ گو ائیر پورٹ پر تو انھیں اس سلسلے میں کوئی کامیابی نہ ہوئی لیکن چیف کے کہنے پر انھوں نے ائیر پورٹ پر مستقل لگی ہوئی ٹیکسیوں کا رخ کیا اور پھر ایک ٹیکسی ڈرائیور نے انھیں بتایا کہ اس نے اس حلیے کے جوڑے کو ائیر پورٹ سے ہوٹل البرٹو پہنچایا تھا تو وہ دونوں ائیر پورٹ سے ہوٹل البرٹو کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ انھیں یقین تھا کہ وہ ان کا سراغ لگا لیں گے۔

تھوڑی دیر بعد نعمانی نے کار ہوٹل البرٹو کی پارکنگ میں روکی اور پھر پارکنگ بوائے سے کارڈ لے کر وہ دونوں

ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ ہال میں غیر ملکی سیاحوں کی کافی تعداد موجود تھی۔ پہلے تو انھوں نے ہال کا جائزہ لیا لیکن ان کے مطلوبہ افراد ہال میں موجود نہ تھے۔ وہ کاونٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"یس سر۔۔۔" کاونٹر کے پیچھے موجود ایک نوجوان نے ان کے قریب پہنچنے پر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں ائیر پورٹ سے ٹیکسی پر ایک غیر ملکی جوڑا آیا ہے ہمیں اس کے بارے میں معلوم کرنا ہے کہ وہ کس کمرے میں ہیں۔ ان کے حلیے ہمیں معلوم ہیں۔ آپ کب سے یہاں ڈیوٹی پر ہیں۔۔۔" نعمانی نے پوچھا۔

"جی میں تو صبح سے ہوں۔ آپ حلیے بتائیے۔۔۔" نوجوان نے کہا تو نعمانی نے حلیے بتا دئے۔

"اوہ نہیں جناب۔ ان حلیوں کے کسی غیر ملکی کو نہ کمرہ دیا گیا ہے اور نہ ہی ان حلیوں کے افراد میرے سامنے آئے ہیں ورنہ میں ضرور پہچان جاتا۔۔۔" نوجوان نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"لیکن وہ آئے یہاں ضرور ہیں کیونکہ ٹیکسی ڈرائیور کے بقول وہ اس کے سامنے ہوٹل میں داخل ہوئے تھے۔۔۔" چوہان نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب ہو سکتا ہے کہ وہ ہال میں بیٹھ کر واپس چلے گئے ہوں۔ بہر حال وہ کاونٹر پر نہیں آئے۔۔۔" نوجوان نے جواب دیا اور نعمانی نے اس بار بھی محسوس کیا کہ وہ سچ بول رہا ہے کیونکہ اس کے انداز میں وہ اعتماد نمایاں تھا جو جھوٹ بولنے والے کے لہجے میں نہیں ہوا کرتا۔

"او کے شکریہ۔۔۔" نعمانی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ لوگ یہاں آئے ضرور لیکن پھر واپس چلے گئے ہیں تا کہ ٹیکسی ڈرائیور کے ذریعے انھیں چیک نہ کیا جا سکے۔۔۔" چوہان نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔۔۔" نعمانی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ہال سے نکل کر دروازے کے سامنے موجود ٹیکسیوں کی طرف بڑھ گئے اور پھر تھوڑی سی تگ ودو کے بعد انھیں ایک ٹیکسی ڈرائیور کے متعلق معلوم ہو گیا کہ وہ اس حلیے کے کے جوڑے کو اپنی ٹیکسی پر یہاں سے بٹھا کر لے گیا۔ ایک بات انھیں ایک دوسرے ٹیکسی ڈرائیور نے بتائی تھی جس نے انھیں اس ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس ٹیکسی ڈرائیور کا نام مقبول بتایا گیا تھا۔ اس کی ٹیکسی بھی وہاں موجود تھی لیکن مقبول کھانا کھانے کے لئے قریب گلی میں واقع ایک سستے سے ہوٹل میں گیا تھا۔ نعمانی نے اس کا حلیہ معلوم کیا اور پھر وہ تیزی سے چلتے ہوئے اس گلی میں پہنچ گئے جو اس ہوٹل سے تھوڑے سے فاصلے پر ہی تھی۔ گلی میں ایک ہی ہوٹل تھا اور وہاں واقعی متوسط طبقے کے افراد آ جا رہے تھے۔ نعمانی اور چوہان اندر داخل ہوئے تو انھیں مقبول ایک کونے کی میز پر بیٹھا ہوا نظر آیا۔ وہ شائد کھانا کھانے کے بعد چائے پینے میں مصروف تھا کیونکہ اس کے چہرے پر سیر ہو کر کھانا کھانے کے بعد آ جانے والی مخصوص شادابی نظر آ رہی تھی۔ وہ دونوں قدم بڑھاتے ہوئے اس کی میز کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"تمہارا نام مقبول ہے۔۔۔" نعمانی نے کہا تو مقبول بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ شائد وہ اچانک اپنے گرد دو لمبے تڑنگے آدمیوں کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا تھا۔

"ج۔ ج۔ جی ہاں۔ مم۔ مگر۔۔۔" مقبول نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو گھبراؤ نہیں ہم نے تم سے صرف ایک مسافر جوڑے کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔۔۔" نعمانی نے اس کا خوف اور گھبراہٹ دیکھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا تو مقبول کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہمارا تعلق اسپیشل پولیس سے ہے۔۔۔" نعمانی نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی جیب سے سرکاری شناختی کارڈ نکال کر اس نے مقبول کے سامنے کھولا اور پھر اسے بند کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔ چوہان بھی اس کے ساتھ ہی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"ج۔ ج۔ جی جناب۔۔۔" مقبول اسپیشل پولیس کا نام سن کر ایک بار پھر خوفزدہ ہو گیا تھا۔

'ہمیں ایک ضیر ملکی جوڑے کی تلاش ہے جسے تم نے ہوٹل لا البرٹو سے پک کیا ہے۔ ہم سرف یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ تم نے اسے کہاں پہنچایا ہے اور سنو جھوٹ بولنے یا کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم ایک شریف شہری ہو اور شریف شہری ہمیشہ حکومت سے تعاون کرتا ہے۔ اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر تم بھی ان غیر ملکی ایجنٹوں کے ساتھی قرار دئے جاؤ گے اور اس کے بعد کیا ہو گا تم سمجھ سکتے ہو۔۔۔۔" نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ان دونوں کے حلیے بتا دئے۔

"جی ہاں جناب میں نے اس جوڑے کو اب سے تقریباً چار گھنٹے پہلے ہوٹل البرٹو سے پک کیا تھا۔ وہ شارع اعظم پر واقع ہوٹل رین بو پر اترے تھے۔۔۔" مقبول نے جلدی جلدی سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے یاد رہ گیا یہ جوڑہ جبکہ ہوٹل البرٹو سے تم زیادہ تو غیر ملکیوں کو ہی لے جاتے رہتے ہو۔۔" نعمانی نے کہا۔

"جناب انھوں نے راستے میں ایک دوسرے کے ساتھ کارمن زبان میں بات کی تھی حالانکہ وہ قومیت کے لحاظ سے کارمن نہ تھے بلکہ ایکریمی تھے۔ میں چونکہ ہوٹل البرٹو کے سامنے مستقل کام کرتا ہوں اس لئے میری ٹیکسی میں زیادہ تر غیر ملکی ہی سفر کرتے ہیں اس لئے مجھے کچھ نہ کچھ یہ زبانیں سمجھ آجاتی ہیں اور میں نے ہمیشہ یہ دیکھا ہے کہ جو لوگ جس ملک سے تعلق رکھتے ہیں آپس میں ہمیشہ وہ اسی ملک کی زبان میں ہی بات کرتے ہیں اس لئے جب انھوں نے کارمن زبان میں باتیں کی تو میں حیران رہ گیا لیکن چونکہ میں ایک ٹیکسی ڈرائیور ہوں اس لئے میں خاموش رہا البتہ مجھے اسی لئے وہ دونوں یاد رہ گئے ہیں کیونکہ میں بیک مرر سے مسلسل انھیں دیکھتا رہا کہ یہ دونوں ایکریمی ہیں یا مجھ سے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔۔۔" مقبول نے کہا۔

"گڈ۔ ٹھیک ہے تمہارا شکریہ کہ تم نے تعاون کیا۔۔۔" نعمانی نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل سے باہر آگئے۔ ہوٹل البرٹو سے انھوں نے اپنی کار لی اور ایک بار پھر وہ ہوٹل رین بو کی طرف بڑھ گئے۔ ہوٹل رین بو پہنچ کر انھوں نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی

طرف بڑھتے چلے گئے لیکن یہاں بھی کاونٹر کلرک سے انھیں یہی جواب ملا کہ ایسے افراد کاونٹر پر ہی نہیں آئے۔

"یہاں بھی انھوں نے پہلے والا عمل تو نہیں دہرایا۔۔" چوہان نے کہا۔

"حیرت ہے اس قدر محتاط تو کوئی نہیں ہوتا۔ بہر حال آؤ کسی ویٹر سے پوچھتے ہیں۔۔۔" نعمانی نے کہا اور پھر اسپیشل فورس کا نام لے کر انھوں نے جب مختلف ویٹروں سے معلومات حاصل کیں تو ایک ویٹر نے جب ان کے حلیے سنے تو چونک پڑا۔

"نہیں جناب۔ میں نے تو ان حلیوں کے افراد کو نہیں دیکھا جناب۔۔" ویٹر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا لیکن نعمانی اور چوہان دونوں نہ صرف اسے حلیے سن کر چونکتا دیکھ چکے تھے بلکہ انھیں یہ بھی احساس ہو گیا تھا کہ ویٹر جھوٹ بول رہا ہے۔

"کسی کو معلوم نہیں ہو گا۔ بولو اور سچ سچ بتا دو۔۔" نعمانی نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ وہ ایک راہداری کے موڑ پر موجود تھے اس لئے عام لوگوں کی نظروں سے چھپے ہوئے تھے۔

"وہ۔ وہ جناب یہ ہوٹل بزنس کا معاملہ ہے اور میں غریب آدمی ہوں میری نوکری بھی جا سکتی ہے۔۔" ویٹر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"نوکری کی فکر مت کرو ورنہ دوسری صورت میں تمہارے لئے زیادہ تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔۔۔ تمہیں بھی ان کا ساتھی سمجھ کر ہیڈ کوارٹر لے جایا جا سکتا ہے۔ پھر نہ نوکری رہے گی تمہاری اور نہ تم۔ چونکہ تم غریب آدمی ہو اس لئے تمہارے ساتھ رعایت کی جا رہی ہے۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"جناب یہ دونوں یہاں آئے تھے۔ انھوں نے یہاں بیٹھ کر کھانا کھایا اس کے بعد وہ آدمی اٹھ کر باتھ روم میں چلا گیا۔ ویٹر چونکہ ان سب باتوں کا خیال رکھتے ہیں اس لئے میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ باتھ روم سے جب یہ آدمی واپس آیا تو میں اسے دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ اس کا لباس تو وہی تھا البتہ چہرہ بدلا ہوا تھا۔ اس نے اپنے سر پر اس انداز میں ہاتھ پھیرا جیسے اپنی ساتھی عورت کو کوئی خاص اشارہ کر رہا ہو۔ پھر وہ بجائے میز پر آنے کے آوٹ گیٹ کی طرف بڑھ گیا تو وہ عورت اٹھی۔ اس نے اشارے سے مجھے بلایا اور بل لانے کے لئے کہا۔ بل میرے پاس موجود تھا اس نے بل ادا کیا اور ساتھ ہی ٹپ بھی اور پھر وہ بھی باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ میں چونکہ یہ سب کچھ دیکھ چکا تھا اس لئے میں نے اس کے باوجود بھی اس عورت پر نظر رکھی اور پھر یہ عورت جب باتھ روم سے واپس آئی تو اس کا چہرہ بھی بدلا ہوا تھا اور پھر وہ بھی باہر چلی گئی۔۔۔" ویٹر نے جواب دیا۔

"کیا حلیے تھے ان کے میک اپ کے بعد۔۔" نعمانی نے پوچھا تو ویٹر نے حلیے بتا دئے۔

"کیا تم ان کے پیچھے باہر گئے تھے۔۔۔" نعمانی نے کہا تو ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا۔۔" ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری عمر گزر گئی ہے اس کام میں اس لئے ہمیں معلوم ہے کہ انسانی نفسیات کیا ہوتی ہیں۔ تم نے جب انھیں میک اپ میں چیک کر لیا تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تم تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر باہر انھیں چیک کرنے نہ گئے ہو۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ میں واقعی تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر باہر گیا تھا۔ یہ لوگ ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے گئے تو پھر میں واپس آ گیا۔۔۔" ویٹر نے جواب دیا۔

"کس ٹیکسی میں۔۔۔" نعمانی نے پوچھا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں جناب۔ میں نے تو انھیں بس ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے دیکھا تھا۔۔" ویٹر نے جواب دیا۔

"تم آخر میں پٹڑی سے اتر رہے ہو مسٹر۔ آخری موقع دے رہا ہوں ورنہ ابھی ہتھکڑی لگا کر ہیڈ کوارٹر لے جاؤں گا۔۔۔" نعمانی نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ جناب میں بتا دیتا ہوں۔ ہمارے ہوٹل کی مستقل ٹیکسی میں گئے ہیں۔ اس ٹیکسی کا ڈرائیور رانا ہے جناب رانا۔۔" ویٹر نے خوفزدہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نمبر ہے اس ٹیکسی کا۔۔۔" نعمانی نے پوچھا تو ویٹر نے نمبر بھی بتا دیا۔

"اوکے اب سب کچھ بھول جاؤ۔۔۔" نعمانی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ مین گیٹ کی دونوں سائیڈوں پر چار پانچ ٹیکسیاں موجود تھیں۔ ان میں وہ ٹیکسی بھی تھی جس کا نمبر ویٹر نے بتایا تھا۔ نعمانی اور چوہان اسی ٹیکسی کی طرف بڑھے۔ ڈرائیور سیٹ پر موجود تھا۔ نعامنی نے سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور بیٹھ گیا۔

"جناب یہ ہوٹل کی ٹیکسی ہے اور صرف غیر ملکیوں کے لئے ہے جناب۔۔۔" ڈرائیور نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شائد نعمانی کے قد و قامت اور اس کے ساتھ اس کے لباس کی وجہ سے وہ سخت لہجہ استعمال نہ کر سکا تھا۔

"مجھے معلوم ہے۔۔۔" نعمانی نے کہا اور جیب سے سپیشل پولیس فورس کا کارڈ نکال کر اس نے ڈرائیور کے سامنے کر دیا۔

"سپیشل پولیس۔ تم نے صرف چند سوالوں کے جواب دینے ہیں۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ جناب کون سے سوال۔۔۔" ڈرائیور سپیشل پولیس کا نام سن کر اور زیادہ بوکھلا گیا۔

"تمہارا نام رانا ہے۔۔۔" نعمانی نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میرا نام رانا ہے مگر آپ کو کیسے معلوم ہوا۔۔۔" رانا نے حیران ہو کر کہا۔

"صرف کنفرم کرنا تھا کیونکہ بعض اوقات ڈرائیور کسی ضروری کام کی وجہ سے ڈیوٹی ایک دوسرے سے بدل لیتے ہیں۔ تم نے اس ہوٹل سے ایک غیر ملکی جوڑے کو پک کیا ہے۔ ہم نے صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ تم

نے انھیں کہاں ڈراپ کیا ہے۔۔۔" نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کے بتائے ہوئے نئے حلیے بتا دئے۔

"مین مارکیٹ میں جناب۔۔۔" رانا نے فوراً کہا۔

"وہ جناب ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے انھوں نے پہلے مجھے کراس وڈ ہوٹل چلنے کے لئے کہا۔ یہ ہوٹل یہاں سے کافی فاصلے پر ہے اس لئے میں خوش ہو گیا کہ کافی کرایہ بن جائے گا لیکن پھر اچانک انھوں نے ارادہ بدل دیا اور نزدیک ہی مین مارکیٹ میں اتر گئے جس کی وجہ سے مجھے کافی مایوسی ہوئی۔ اگر وہ پہلے بتا دیتے تو میں انھیں پک ہی نہ کرتا لیکن اب مجبوری تھی اس وجہ سے وہ مجھے یاد رہ گئے۔۔۔" رانا نے کہا۔

"مین مارکیٹ میں کہاں اتارا تھا تم نے انھیں۔۔۔" نعمانی نے پوچھا۔

"مین مارکیٹ کے آغاز میں"۔۔۔ ڈرائیور نے جواب دیا۔

"کوئی اور بات جو تمہیں یاد رہ گئی ہو"۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"جناب انھیں نے اترتے ہوئے مجھ سے کسی ایسے ڈیپارٹمنٹل سٹور کا پوچھا تھا جہاں سے لباس بھی مل سکیں اور انھیں پہنا بھی جا سکتا ہو۔ میں نے انھیں سلیکشن سٹور کا پتہ بتا دیا اور وہ چلے گئے۔ بس یہی بات ہوئی'۔۔۔ ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے شکریہ۔۔۔" نعمانی نے کہا اور پھر وہ ٹیکسی سے نیچے اتر آیا۔ چوہان پہلے ہی باہر کھڑا تھا۔

"کیا معلوم ہوا ہے"۔۔۔ چوہان نے پوچھا تو نعمانی نے اسے ڈرائیور سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتادیا۔

"یہ لوگ تو انتہا درجے کے شاطر ثابت ہو رہے ہیں۔ اب مین مارکیٹ سے انھیں کیسے تلاش کیا جائے۔۔" چوہان نے کہا۔

"یہ مین مارکیٹ میں صرف لباس تبدیل کرنے کے لئے ڈراپ ہوئے ہیں۔ بہر حال یہ گئے ہوٹل کراس وڈ ہی ہوں گے"۔۔۔ نعمانی نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر ان کی کار کراس وڈ ہوٹل کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کراس وڈ ہوٹل میں انھیں بتایا گیا کہ یہ حلیے مسٹر اور مسز جانسن کہ ہیں اور ان کا کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل پر ہے اور انہی کے نام بک ہے تو نعمانی اور چوہان دونوں نے اطمینان کا سانس لیا۔

"اب میرا خیال ہے کہ چیف کو اطلاع دی جائے"۔۔۔ نعمانی نے واپس مڑتے ہوئے چوہان سے کہا۔

"پہلے چیک تو کرلیں کہ اندر موجود ہیں یا نہیں"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جا کر معلوم کرو۔ میں چیف کو باہر پبلک فون بوتھ سے اطلاع دیتا ہوں۔ بہر حال ان کی نگرانی ہی کرنی ہوگی اور کیا کرنا ہوگا۔ ہون گے تب بھی اور نہ ہوں گے تب بھی۔ نعمانی نے کہا تو چوہان نے اثبات میں سر ہلادیا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا جبکہ نعمانی ہوٹل کے باہر آگیا جہاں راہداری میں پبلک فون بوتھز کی ایک قطار موجود تھی۔ اس نے ایک فون بوتھ کا دروازہ کھولا اور جیب سے سکے نکال کر اس میں ڈالے اور ریسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دئے۔

"ایکسٹو۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔ چونکہ جولیا سمیت سب ان لوگوں کی تلاش میں مصروف تھے اس لئے چیف نے حکم دیا کہ رپورٹیں اسے براہ راست دی جائیں اس لئے اس نے چیف کو براہ راست کال کیا تھا ورنہ وہ جولیا کو رپورٹ دیتا۔

" نعمانی بول رہا ہوں چیف ہوٹل کراس وڈ سے۔ میں نے اور چوہان نے اس کی ساتھی عورت کو تلاش کر لیا ہے وہ کراس وڈ ہوٹل کے کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل میں مسٹر اور مسز جانسن کے نام سے مقیم ہیں۔۔۔" نعمانی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیسے تلاش کیا۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔" چیف نے پوچھا تو نعمانی نے ائیر پورٹ سے لے کر یہاں تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتادی۔

"گڈ شو۔ یہ معلوم کیا ہے کہ وہ دونوں کمرے میں موجود ہیں یا نہیں۔۔" چیف نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو نعمانی کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ چیف کی طرف سے تحسین آمیز فقرہ ان کے لئے نئے سرٹیفکیٹ کی حیثیت رکھتا تھا کیونکہ چیف شاذ و نادر ہی ایسا فقرہ کہا کرتا تھا۔

"چوہان چیک کرنے گیا ہے جناب۔۔۔" نعمانی نے جواب دیا۔

"معلوم کر کے مجھے دوبارہ فون کرو۔۔" چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نعمانی نے ریسیور رکھا اور فون بوتھ سے باہر آگیا۔ اسے اب چوہان کا انتظار تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد چوہان باہر آیا تو نعمانی اس کا چہرہ دیکھ کر چونک پڑا۔

"کیا ہوا چوہان۔۔۔" نعمانی نے پوچھا۔

"وہ دونوں نہ صرف کمرہ چھوڑ چکے ہیں بلکہ انھوں نے ایک بار پھر میک اپ بھی تبدیل کر لیا ہے۔۔۔" چوہان نے کہا تو نعمانی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کیسے معلوم ہوا۔۔۔" نعمانی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں جب وہاں پہنچا تو کمرہ بند تھا۔ میں نے اسے دبا کر دیکھنا چاہا تو اسی لمحے ساتھ والے کمرے سے ایک ویٹر سروس دے کر باہر آیا۔ اس نے مجھے دروازے کو دباتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے بتایا کہ یہ دونوں مجھے نہیں مل سکتے۔ اس فقرے کی وجہ سے میں چونک پڑا۔ میں نے اسے کارڈ بھی دکھایا اور نوٹ بھی دیا تو اس نے زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ مسٹر اور مسز جانسن چہرے تبدیل کر کے چلے گئے ہیں۔ جس پر میں نے مزید تفصیل پوچھی تو اس نے بتایا کہ وہ کسی دوسرے کمرے کے لئے سروس لے کر جا رہا تھا کہ اس کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک جوڑا باہر نکلا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ ویٹر کے مطابق پہلے تو وہ یہی سمجھا کہ یہ ان کے مہمان ہوں گے لیکن پھر اسے خیال آ گیا کہ انھوں نے لباس تو وہی پہنے ہوئے تھے جبکہ چہرے بدلے ہوئے تھے۔ وہ سروس دے کر باہر آیا تو اس نے چیکنگ کی غرض سے ماسٹر کی کے ذریعے کمرہ کھولا اور پھر اس نے اندر چیکنگ کی تو وارڈروب میں موجود ان کا بیگ بھی غائب تھا اور باتھ روم میں دو ماسک پڑے ہوئے تھے۔ چنانچہ ویٹر سمجھ گیا کہ انھوں نے ماسک میک اپ کیا ہے۔ یہ دونوں ماسک شائد پہنے ہوئے

خراب ہو گئے ہوں گے اس لئے انھوں نے اسے پھینک دیا اور دوسرے پہن لئے لیکن چونکہ یہ بات وہ کسی کو نہ بتا سکتا تھا اس لئے خاموش رہا۔۔۔" چوہان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ویٹر کو ماسکس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا۔ عام آدمی تو ماسک دیکھ کر یہ بات معلوم نہیں کر سکتا۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"میں نے یہ بات ویٹر سے پوچھی تو اس نے بتایا کہ وہ چار سال ایک ملٹری انٹیلی جنس میں کام کرنے والے آدمی کا ذاتی ملازم رہا ہے اس لئے اسے اس بارے میں معلوم ہے۔ پھر وہ آدمی بیرون ملک چلا گیا تو اس نے ہوٹلوں میں ویٹری شروع کر دی۔۔۔" چوہان نے جواب دیا۔

"گڈ۔ حلیے معلوم کئے ہیں۔۔۔" نعمانی نے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔" چوہان نے کہا اور حلیوں کی تفصیل بتا دی۔

"حیرت ہے یہ لوگ اس قدر تیزی سے ہوٹل بھی بدل رہے ہیں اور چہرے بھی۔ بہر حال اب پھر چوہے بلی والی دوڑ شروع ہو گئی ہے۔۔۔" نعمانی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"چیف کو رپورٹ دے چکے ہو یا نہیں۔۔۔" چوہان نے پوچھا۔

"دے چکا ہوں۔ اگر مجھے خیال ہوتا کہ یہ لوگ پھر بھاگ سکتے ہیں تو نہ دیتا۔ بہر حال اب یہ رپورٹ بھی دینی ہو گی۔۔۔" نعمانی نے کہا اور مڑ کر فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ ایک بار پھر سکے ڈال کر اس نے ریسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دئے۔

"ایکسٹو۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"نعمانی بول رہا ہوں چیف۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے چوہان کی۔۔۔" چیف نے کہا تو نعمانی نے چوہان کی بتائی ہوئی تفصیل دہرا دی۔

"تم ان کے پیچھے جاؤ انھیں تلاش کرو جبکہ چوہان کی ڈیوٹی لگاؤ کہ وہ یہ معلوم کرے کہ وہ یہاں کتنی دیر رہے ہیں اور اس دوران ان سے کون ملا ہے اور وہ کہاں کہاں گئے ہیں اور فون کالز کی بھی چیکنگ کراو کیونکہ یہاں ان کا باقاعدہ کمرہ لینا ظاہر کر رہا ہے کہ یہاں انھیں کوئی خاص کام تھا جس کے پورا ہونے کے بعد وہ یہاں سے گئے ہیں۔۔۔" چیف نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔۔۔" نعمانی نے کہا۔

"چوہان کو کہہ دو کہ وہ مجھے براہ راست اور فوری رپورٹ دے گا اور تم بھی انھیں تلاش کر کے فوری رپورٹ دو گے۔۔۔" چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نعمانی نے ریسیور رکھ دیا اور پھر فون بوتھ سے باہر آ کر اس نے چوہان کو چیف کی ہدایات کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

☆☆☆☆

عمران آپریشن رام میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احترااً اٹھ کھڑا ہوا

"بیٹھو۔۔۔" سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور پھر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا تو بلیک زیرو بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے اب تک کی۔۔۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نعمانی اور چوہان نے انھیں تلاش کر لیا تھا لیکن وہ پھر غائب ہو گئے ہیں۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا اور پھر نعمانی سے ملنے والی تمام رپورٹیں بتا دیں۔

"کب کال آئی تھی۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"ابھی پندرہ منٹ پہلے۔۔۔" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کہاں کہاں نگرانی اور چیکنگ کرا رکھی ہے۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"جولیا تمام کوریئر سروس کو چیک کر رہی ہے۔ صدیق ائیر پورٹ پر اور خاور بندرگاہ پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو کہہ کر میں نے فوری طور پر اسٹارم سفارت خانے کی بھی نگرانی شروع کرا دی ہے۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا تو عمران کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب دانش منزل کے جراثیموں نے تم پر پورا اثر ڈال دیا ہے۔ مجھے سفارت خانے کی ہی زیادہ فکر تھی کیونکہ والٹ جس قدر محتاط آدمی ہے وہ لامحالہ کسی عام ذریعے سے یہ مائیکرو فلم باہر نہ بھیجے گا اور سفارت خانہ ہی اس مائیکرو فلم کو باہر نکالنے میں سب سے محفوظ ذریعہ ہو سکتا ہے۔۔۔" عمران نے کہا تو اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو۔۔۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چوہان بول رہا ہوں چیف۔۔۔" دوسری طرف سے چوہان کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔۔۔" عمران نے کہا چونکہ اسے بلیک زیرو تفصیل بتا چکا تھا کہ چوہان کے لئے اس نے نعمانی کو کیا ہدایات دی ہیں اس لئے عمران نے رپورٹ طلب کی۔

"چیف یہ لوگ تین گھنٹے اس کمرے میں رہے ہیں۔ اس دوران ایک فون کال آئی تھی۔ اس ہوٹل میں مسافروں کی سہولت کے لئے کالوں کو چوبیس گھنٹے تک ریکارڈ رکھا جاتا ہے اس لئے میں نے اس کال کو سن بھی لیا ہے اور اس کا ٹیپ بھی حاصل کر لیا ہے۔ ایک بار یہ دونوں کمرے سے نکل کر ہوٹل سے باہر گئے ہیں اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد واپس آئے ہیں اور خاص بات جو معلوم ہوئی ہے کہ ان کی عدم موجودگی میں

کارمن سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری کروبن ان سے ملنے آیا تھا اور پھر واپس چلا گیا۔ آدھے گھنٹے بعد یہ دونوں آئے تو پھر تھوڑی دیر رہے اور پھر میک اپ کر کے چلے گئے اور پھر ان کی واپسی نہیں ہوئی۔۔۔" چوہان نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"فون کال کی کیا تفصیل ہے۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"میں نے ہوٹل سے بیٹری سے چلنے والا ٹیپ ریکاڈر حاصل کر لیا ہے میں آپ کو ٹیپ سنوا دیتا ہوں۔۔۔" چوہان نے کہا۔

"سنواؤ۔۔۔" عمران نے کہا تو چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلو مسٹر جانسن میں کروبن بول رہا ہوں۔۔۔" بولنے والا مرد تھا اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کارمن ہے لیکن عمران اس کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"سوری مسٹر کروبن میں آپ کو پہچان نہیں سکا اور نہ ہی آپ کا نام میرے ذہن میں آ رہا ہے۔۔۔۔" ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

س "تو آپ جانسن کرافٹ نہیں ہیں۔ ویسے آپ کی آواز بھی قدرے بدلی ہوئی ہے۔۔۔" پہلے آدمی نے کہا۔

"اوہ نہیں مسٹر کروبن میرا نام تو جانسن رچرڈ ہے جانسن کرافٹ نہیں۔۔۔" دوسری آواز سنائی دی۔

"اوہ آئی ایم سوری۔ آپ کو ڈسٹرب کیا۔۔۔" پہلی آواز نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔" جواب دیا گیا اور ساتھ ہی ٹیپ سے آوازیں نکلنی بند ہو گئیں۔

"آپ نے سن لی چیف ٹیپ۔۔۔" چند لمحوں بعد چوہان کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیسے معلوم ہوا کہ کارمن سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری کروبن ملنے آیا۔۔۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اس ہوٹل میں اس کا خصوصی انتظام ہے کہ کوئی آدمی کاونٹر پر اپنا نام و پتہ بتائے بغیر رہائشی کمروں کی طرف نہیں جا سکتا اور کاونٹر پر اس آدمی نے اپنا نام کروبن بتایا ہے اور ساتھ ہی اپنے آپ کو سیکنڈ سیکرٹری بھی بتایا تھا۔۔۔" چوہان نے جواب دیا۔

"تم نے اس سیکنڈ سیکرٹری کا حلیہ معلوم کیا ہے۔۔۔" عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"یس سر۔۔۔" چوہان نے جواب دیا اور ساتھ ہی حلیہ بھی بتا دیا۔

"اوکے۔ اب تم ائیر پورٹ پہنچ جاؤ وہاں صدیقی موجود ہے اس کے ساتھ مل کر وہاں کا خیال رکھو۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے کریڈل دبا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دئے۔

"انکوائری پلیز۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"کارمن سفارت خانے کا نمبر دیں۔۔۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"شکریہ۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر تیزی سے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دئے۔

"یس کارمن سفارت خانہ۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سیکنڈ سیکرٹری جناب کروبن سے بات کرائیں میں وزارت خارجہ سے سیکشن آفیسر اعظم بول رہا ہوں۔۔۔" عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کروبن بول رہا ہوں سیکنڈ سیکرٹری۔۔۔" دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ یہ وہی آواز تھی جو ابھی عمران نے فون کال ٹیپ میں سنی تھی۔

"میں وزارت خارجہ سے سیکشن آفیسر اعظم بول رہا ہوں۔۔۔" عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے کیا خدمت کر سکتا ہوں۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک اہم مسئلے پر آپ سے فوری ملاقات کی ضرورت ہے۔ کیا آپ وقت دیں گے۔۔۔' عمران نے کہا۔

"کیا معاملہ ہے جو آپ فون پر نہیں بتا سکتے۔۔۔" کروبن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حکومت کارمن اور پاکیشیا کے درمیان ایک معاہدے کے سلسلے میں ہے اس لئے فون پر بات نہیں ہو سکتی۔۔۔" عمران نے کہا۔

"سوری سر میں نے تھوڑی دیر بعد ایک اہم ترین کام کے سلسلے میں تین چار گھنٹوں تک مصروف رہنا ہے اس لئے آپ یہ بات چیت کل پر ملتوی کر دیں۔۔۔" کروبن نے جواب دیا۔

"کل کے لئے کوئی وقت دے دیں اب ظاہر ہے مجبوری ہے ورنہ میں آج کا کام کل پر چھوڑنے کا قائل نہیں ہوں۔۔۔" عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کل گیارہ بجے کا ٹائم دیا گیا تو عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دئے۔

"ائیر پورٹ کارگو۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جو سیکشن سفاترت خانوں کے بیگ ڈیل کرتا ہے اس کے انچارج سے بات کراؤ میں وزارت خارجہ سے بول رہا ہوں۔۔۔" عمران نے کہا۔

"یس سر۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مجاہد حسین بول رہا ہوں۔۔۔" چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وزارت خارجہ سے سیکشن آفیسر اعظم بول رہا ہوں۔۔۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ اور باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر فرمائیے۔۔۔" دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سفارت خانوں کے سفارتی بیگ کن اوقات میں اپنے اپنے ملک روانہ کئے جاتے ہیں۔ ان کا پورا شیڈول کیا ہے اور خاص طور پر کارمن سفارت خانے کا سفارتی بیگ کس وقت جاتا ہے۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

س" جناب اس کے لئے اب ایک نیا ضابطہ مقرر کیا گیا ہے جبکہ پہلے ایسا نہ تھا۔ آج کے تمام بیگ شام کو وصول کئے جاتے ہیں اور پھر رات کو انھیں محفوظ رکھا جاتا ہے۔ دوسرے روز جس جس ملک کی پہلی فلائٹ جاتی ہے بیگ اس فلائٹ میں بھجوا دئے جاتے ہیں۔ یہی پوزیشن کارمن سفارت خانے کے سفارتی بیگ کی بھی ہے البتہ کل کا سفارتی بیگ اب سے دو گھنٹے بعد کارمن جانے والی فلائٹ پر جائے گا اور آج کا بیگ کل دوپہر کی فلائٹ سے جائے گا۔۔۔" مجاہد حسین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایمر جنسی میں یہ شیڈول تبدیل بھی ہو سکتا ہے۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اگر کسی سفارت خانے کو ایمر جنسی ہو اور کوئی فلائٹ بھی اس کے ملک کی موجود ہو تو سفارت خانے کے اعلیٰ حکام کی تحریری درخواست پر اسے اسی طرح ڈیل کیا جاتا ہے۔۔۔" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا کسی ایمر جنسی پر سفارتی بیگ کسی چارٹرڈ فلائٹ کے ذریعے بھی بھجوایا جا سکتا ہے۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ سفارتی بیگ قانوناً شیڈول فلائٹس پر ہی بھجوائے جاتے ہیں تا کہ وہ محفوظ رہ سکیں۔ چارٹرڈ پرواز میں رسک ہوتا ہے اس لئے بین الاقوامی قانون کے تحت انھیں صرف شیڈولڈ پروازوں پر ہی بھجوایا جا سکتا ہے۔۔۔" مجاہد حسین نے جواب دیا۔

"بے حد شکریہ۔۔۔" عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور۔۔۔" عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ صدیقی اٹینڈنگ۔ اوور۔۔۔" تھوڑی دیر بعد صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"صدیقی مجھے چیف نے بتایا ہے کہ تم ائیر پورٹ پر ڈیوٹی دے رہے ہو اور انھوں نے اب چوہان کو بھی ائیر پورٹ بھجوایا ہے۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"آپ کو درست اطلاع ملی ہے عمران صاحب لیکن آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ کیا ساکی سے۔ اوور۔۔۔" صدیقی نے پوچھا۔ چونکہ چیف کی طرف سے انھیں یہی بتایا گیا تھا کہ عمران، صفدر اور تنویر ساکی گئے ہوئے ہیں اور اب کال چونکہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہو رہی تھی اس لئے صدیقی یہی سمجھا ہو گا کہ عمران دارالحکومت سے باہر سے کال کر رہا ہے۔

"میں صفدر اور تنویر کے ہمراہ ابھی کچھ دیر پہلے دارالحکومت پہنچا ہوں اور چیف سے رابطہ ہونے پر اس نے مجھے بھی تمہارے ساتھ اس تگ ودو میں شامل ہونے کا حکم دیا ہے اور چونکہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم اس وقت ائیر پورٹ پر کہاں موجود ہو گے اس لئے میں نے ٹرانسمیٹر سے کال کی ہے۔ تم یہ معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ کارمن فلائٹ کس وقت جا رہی ہے۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر کال کروں یا آپ کے فلیٹ پر فون کروں۔ اوور۔۔۔" دوسری طرف سے صدیقی نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر کال کرنا میں اس وقت فلیٹ میں نہیں ہوں۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اوور۔۔۔" صدیقی نے کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس نے اپنی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔

"کیا آپ کو یقین ہو گیا ہے کہ مائیکرو فلم کارمن سفارت خانے کے بیگ سے باہر بھجوائی جا رہی ہے۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ امکان تو یہی ہے۔۔۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کارمن اور اسٹارم کے درمیان تو بالکل اسی طرح مخالفت ہے جس طرح پاکیشیا اور کافرستان میں ہے۔ پھر کارمن سفارت خانہ ان کی مدد اس انداز میں کیسے کرے گا۔۔۔" بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

س" نعمانی نے جب فون کال کی ٹیپ سنائی ہے اس میں کروبن کا لہجہ گو کارمن ہے لیکن اسٹارم اور کارمن کے درمیان لہجے کا جو مخصوص فرق ہے وہ اس گفتگو کے درمیان کہیں کہیں سے جھلکتا تھا اور صاف معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی اسٹارمی کارمن بن کر بات کر رہا ہے اس پر میں چونکا تھا۔ پھر یہ اطلاع خاصی حیرت انگیز تھی کہ والٹ کی عدم موجودگی میں باقاعدہ کارمن سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری اس سے ملنے آیا تھا اور اس کے علاوہ والٹ اور اس کی ساتھی عورت نے جب اس ہوٹل کو چھوڑا تو ان کے جو حلیے سامنے آئے ہیں وہ بھی کارمن تھے اس لئے میں نے کارمن سفارت خانے فون کر کے اس کے سیکنڈ سیکرٹری سے بات کی اور وہاں سے جب سیکنڈ سیکرٹری نے بات کی تو یہ وہی آدمی تھا جس نے بظاہر رانگ نمبر کال کی تھی۔ یہ شائد کوڈ گفتگو تھی کہ وہ کمرے سے چلے جائیں۔ اس کے بعد سیکنڈ سیکرٹری آیا اور یقیناً اس کمرے سے اس نے وہ مائیکرو فلم

حاصل کی ہو گی۔ یہ سب کچھ انتہائی احتیاط کو ظاہر کر رہا ہے جو اب تک والٹ کے مزاج میں سامنے آئی ہے اور یہی پوائنٹ شائد والٹ نے بھی سوچا ہے جو تمہارے ذہن میں آیا ہے کہ کسی کو یہ شک ہی نہیں پڑ سکتا کہ مائیکرو فلم کارمن سفارت خانے کے سفارتی بیگ سے بھی جا سکتی ہے۔۔۔" عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ کروبن اصل نہیں ہے اصل سیکنڈ سیکرٹری کو ہٹا کر اسٹارم کے ایجنٹ کو وہاں رکھا گیا ہے لیکن ایسا ہنگامی طور پر تو نہیں ہو سکتا۔۔۔" بلیک زیرو نے کہا۔

"شائد پہلے سے ایسا انتظام کیا گیا ہو۔۔۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ صدیقی کالنگ۔ اوور۔۔۔" ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"یس علی عمران اٹینڈنگ۔ اوور۔۔۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب کارمن کے لئے فلائٹ دو گھنٹے کے بعد روانہ ہو گی۔ اوور۔۔۔" صدیقی نے کہا۔

"اوکے میں ائیر پورٹ آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل۔۔۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا ریسیور اٹھایا اور سامنے کلاک پر وقت دیکھ کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹری سروس۔ سر سلطان سے بات کرائیں۔۔۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔۔۔" دوسری طرف سے کافی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں سلطان بول رہا ہوں سر۔۔۔" چند لمحوں بعد سر سلطان کی انتہائی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سر سلطان عمران کو میں ائیر پورٹ بھیج رہا ہوں۔ اس نے وہاں کارمن سفارت خانے کے سفارتی بیگ کو کھول کر اس کی تلاشی لینی ہے کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس بیگ کے ذریعے پاکیشیا کی کاسٹ لیبارٹری کے انتہائی اہم ترین پرزے کی ٹیکنالوجی پر مبنی مائیکرو فلم ملک سے باہر نکالی جا رہی ہے اس لئے آپ اس کا کوئی ایسا انتظام کر دیں کہ وہاں اگر کارمن سفارت خانے کا کوئی آفیسر موجود ہو تو اسے اس کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔۔۔" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ایسی صورت میں وہاں کے کارگو آفس کے چیف مینجر کو میں کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہ عمران کو بھی جانتا ہے اور انتہائی ذمہ دار آدمی ہے۔ وہ تمام انتظامات کر دے گا جناب۔۔۔" سر سلطان نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔۔۔" عمران نے کہا اور مزید کچھ کہے بغیر اس نے ریسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا تو بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اس والٹ کے بارے میں اطلاع ملے تو اس وقت تک اس کی صرف نگرانی کرانا جب تک یہ مائیکرو فلم ہمارے ہاتھ نہیں لگ جاتی۔۔۔" عمران نے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

☆☆☆☆

والٹ اور مورین ایک رہائشی کوٹھی کے کمرے میں موجود تھے۔اس وقت وہ کارمن میک اپ میں تھے اور ان کے پاس اسکے کاغذات بھی موجود تھے۔

اب تو ہمارے پاس کاغذات بھی ہیں اب یہاں چھپ کر بیٹھنے کا فائدہ"۔۔۔۔۔۔۔۔مورین نے کہا۔

"جب تک یہ مائیکروفلم پاکیشیا سے نکل نہ جائے ہمیں محتاط رہنا چاہیئے"۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہمیں یہاں بیٹھے بیٹھے اطلاع مل جائے گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔مورین نے پوچھا۔

"ہاں۔کروبن اسے روانہ کرنے کے بعد اطلاع دے گا"۔والٹ نے کہا۔

"وہاں ساکی میں نجانے کیا حالات پیش آئے ہوں گے۔ہمیں ان کے بارے میں بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کیا کرتی پھر رہی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں تلاش کر رہی ہوگی اور کیا کر رہی ہوگی۔فلم نکل جانے دو پھر ان سے بھی دو دو ہاتھ کر لیں گے"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے مسکراتے ہوئے جوب دیا اور پھر کچھ دیر بعد سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی اچانک بج اٹھی تو مورین اور والٹ دونوں چونک پڑے۔

"کس کا فون ہوگا۔کیا کروبن کا"۔۔۔۔۔۔مورین نے کہا۔

"ہاں۔یہ کوٹھی اسی نے ہائر کی ہے اور اسے ہی اس فون نمبر کا علم ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ نمبر جناب گیلارڈ کا ہے"۔۔۔۔۔۔۔دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جی ہاں۔کون بول رہا ہے"۔۔۔۔۔۔والٹ نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب میں کروبن بول رہا ہوں۔میں ایک پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں اور آپ کا نمبر کسی کو کو بھی معلوم نہیں ہے اس لئے کھل کر بات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔کیا رپورٹ ہے تفصیل سے بتاؤ"۔۔۔۔۔والٹ نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

" میں ایئرپورٹ کے ہی ایک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں۔ویسے تو سفارتی بیگ ضابطے کے مطابق آج سپیشل کارگو آفس میں جمع کرایا جانا تھا اور کل روانہ کیا جاتا لیکن بطور سیکنڈ سیکرٹری میں نے اسے ایمر جنسی ظاہر

کیااور آج شام کو جو فلائٹ جا رہی تھی اس پر کل والے بیگ کے ساتھ آج کا بیگ روانہ کر دیا ہے اور چونکہ ایمر جنسی ظاہر کی گئی تھی اس لئے یہی بیگ لے کر میں خود ایئر پورٹ آیا اور پھر میں نے اسے خود ہی سپیشل کار گو کے حوالے کیا۔اس کے بعد میں وہاں اس وقت تک رہا جب تک کہ سامان فلائٹ پر نہ پہنچایا گیا۔میں نے وہاں خصوصی طور پر آج کے ایمر جنسی بیگ کی سیلیں بھی چیک کیں وہ بالکل اوکے تھیں۔پھر میرے سامنے وہ بیگ جہاز پر پہنچایا گیا اس کے بعد بھی میں وہاں رہا پھر میرے سامنے جہاز نے ٹیک آف کیا اور میں اس کے پاکیشیا کی حدود سے نکل جانے کا انتظار کرتا رہا۔اب جبکہ ایئر ٹریفک آفس سے یہ کنفرم ہو گیا ہے اور وقت بھی اتنا گزر گیا ہے کہ جہاز ہر حالت میں پاکیشیا کی حدود سے باہر جا چکا ہے تو میں مطمئن ہو کر آپ کو کال کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔کروبن نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ویری گڈ۔اس کا مطلب ہے کہ ہمارا یہ اہم ترین مشن مکمل ہو گیا۔ویری گڈ۔تم نے واقعی کارنامہ سر انجام دیا ہے۔میں چیف کو تمہاری کارکردگی کی خصوصی طور پر رپورٹ دوں گا"۔والٹ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھیک یو سر۔ویسے آپ نے پہلے جو پلان بنایا تھا میں بھی اس فلائٹ میں ساتھ جاؤں پھر آپ نے اسے اچانک تبدیل کر دیا تھا کیا اس کی وجہ پوچھ سکتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔کروبن نے کہا۔

"میں اس معاملے میں انتہائی احتیاط کر رہا تھا۔مورین کو بھی مجھ سے یہی شکایت تھی کہ میں ضرورت سے زیادہ محتاط ہوں لیکن میں دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی سے بھی اچھی طرح واقف ہوں اس

لئے مجھے اچانک خیال آگیا کہ سیکنڈ سیکرٹری کا اچانک پاکیشیا سے جانا اگر ان کے نوٹس میں آگیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ کسی نتیجے پر پہنچ جائیں اور پر راستے میں ہی وہ بیگ اتار لیا جائے۔پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فارنٹ ایجنٹ ہر بڑے ملک میں موجود ہیں۔اب جبکہ تم یہاں موجود ہو گے تو وہ کسی صورت بھی نہ چونک سکیں گے اور بیگ کے سلسلے میں، میں نے چیف کو کہہ کر کارمن ایئر پورٹ سے ہی اڑانے کا بندوبست کر لیا ہے اس طرح کسی کے علم میں آئے بغیر مشن مکمل ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے جواب دیا۔

" لیکن جناب فوراً بیگ کے غائب ہو جانے پر وہاں کارمن میں تو کھلبلی مچ جائے گی"۔۔۔۔۔۔۔کروبن نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"بیگ میں سے صرف ہم اپنا مال نکال لیں گے اور اسے دوبورہ سیلڈ کر دیا جائے گا اس طرح کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ کیا ہوا ہے۔اس کے انتظامات چیف نے کر لئے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

پھر ٹھیک ہے جناب لیکن مجھے کب تک اس سیٹ پر رہنا ہو گا"۔۔۔۔۔کروبن نے کہا۔

"صرف اس وقت تک جب تک چیف کی طرف سے یہ اطلاع نہ آجائے کہ مائکروفلم ان تک پہنچ گئی ہے۔اس کے بعد تم رخصت لے کر کارمن جاؤ گے اور پھر وہاں سے غائب ہو جاؤ گے"۔۔۔۔۔۔والٹ نے جواب دیا۔

" چیف آپ کو اطلاع دیں گے یا براہ راست مجھے"۔۔۔۔۔۔۔۔کروبن نے کہا۔

"وہ مجھے خصوصی ٹرانسمیٹر پر کوڈ میں اطلاع دیں گے پھر میں تمہیں اسی کوڈ میں اطلاع کروں گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ گڈ بائی"۔۔۔۔۔۔۔۔ کروبن نے کہااور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"مبارک ہو والٹ تم نے ایک اور کارنامہ سرانجام دے دیا ہے"۔ مورین نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں بھی مبارک ہو۔ یہ واقعی میرے لئے ایک کارنامہ ہے جس پر مجھے ساری عمر فخر رہے گا کہ پاکیشیا سیرٹ سروس کو اس کے اپنے ملک میں، میں نے ڈاج دے کر اپنا مشن مکمل کیا ہے۔" والٹ نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا اور مورین کے چہرے پر کامیابی اور مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

عمران نے کار ایئرپورٹ کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم بڑھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"عمران صاحب"۔۔۔۔۔۔۔ اچانک ایک طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی تو وہ اس طرف مڑ گیا۔

"واہ تم صرف نام سے ہی صدیقی نہیں ہو بلکہ اصل صدیقی ہو کہ اس پرآشوب دور میں بھی سچ بولتے ہو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اچھا۔ کیا آپ کا نام پکارنا سچ بولنا ہے۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نام کو چھوڑو شیکسپیئر نے کہا ہے کہ نام میں کیا رکھا ہے اصل سچ تم نے مجھے صاحب کہہ کر بولا ہے۔ چلو کسی نے تو میری اصل حیثیت پہچانی اور اس کا اعتراف تو کیا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"چوہان کہاں ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اندر موجود ہے میں یہاں آپ کے انتظار میں کھڑا تھا"۔ صدیقی نے کہا۔

"تم اندر جاؤ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ مجھے پہچانتے ہوں اس لئے میں گھوم کر سپیشل کارگو کے چیف مینجر کے پاس جاؤں گا اور پھر اس وقت تک وہیں رہوں گا جب تک معاملات نمٹ نہیں جاتے"۔ عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو آپ والٹ کا سامان چیک کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"نہیں والٹ یہاں نہیں آ رہا البتہ چیف کو اطلاع ملی ہے کہ وہ مائیکرو فلم کارمن سفارت خانے کے سفارتی بیگ کے ذریعے پاکیشیا سے باہر نکال رہا ہے اس لئے میں نے اس سفارتی بیگ کو چیک کرنا ہے اور چونکہ سفارتی بیگ کے لئے چیف مینجر کو سر سلطان نے حکم دیا ہے اور میرا حوالہ دیا ہے اور وہ چیف مینجر مجھے ذاتی طور پر بھی جانتا ہے اس لئے مجبوراً مجھے میک اپ کے بغیر آنا پڑا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہو سکتا ہے کہ سفرتی بیگ لے کر کارمن سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری خود یہاں آئے۔ وہ ایجنٹ ہے اس لئے اس وقت تل لازماً یہاں رہے گا جب تک فلائٹ چلی نہیں جاتی اور اس کا رابطہ یقیناً والٹ سے ہو گا اور بیگ نکل جانے کی اطلاع وہ اسے دے گا اس لئے تم دونوں نے کارمن سفارت خانے کی کار کو نظروں میں رکھنا ہے کیونکہ وہ لازماً سفارت خانے کی کار ہی میں آئے گا۔ پھر تم نے اس کی اس طرح نگرانی کرنی ہے کہ اسے معلوم نہ ہو سکے۔ اگر وہ فلائٹ جانے کے بعد کہیں کال کرے تو تم نے وہ نمبر معلوم کرنا ہے جہاں وہ کال کرے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے اسے مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"سفارت خانے کے اس سیکنڈ سیکرٹری کا کیا نام بتایا آپ نے"۔۔۔۔۔ صدیقی نے پوچھا۔

"کروبن نام ہے اس کا"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ معلوم ہے آپ کو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے پوچھا۔

"نہیں تم اس کار کے ڈرائیور سے کنفرم کر لینا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران آگے بڑھ گیا۔ پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ کارگو کے چیف مینجر ہاشمی کے آفس تک پہنچ گیا۔

"مجھے علی عمران کہتے ہیں۔ میرا ہاشمی صاحب سے ملاقات کا وقت طے ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے اس کے آفس کے باہر بیٹھی سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ میں معلوم کرتی ہوں"۔۔۔۔۔ سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سامنے پڑے ہوئے انٹر کام کا ریسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"سر علی عمران صاحب آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں"۔۔۔۔۔ سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے دوسری طرف ہونے والی بات سن کر کہا اور پھر ریسیور رکھ دیا۔

"تشریف لے جایئے باس آپ کے منتظر ہیں جناب"۔ سیکرٹری نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور دروازہ کھول کر آفس میں داخل ہوا۔ اس آفس میں وہ پہلے بھی کئی بار آ چکا تھا۔ سامنے ہی بڑی سی میز کے پیچھے اڈھیڑ عمر اور انتہائی خوش پوش مینجر کارگو ہاشمی موجود تھا۔

"زہے نصیب عمران صاحب۔ آپ سے ملاقات میرے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہوتی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی ہاشمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی مہزب لہجے میں کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"زہے کا مطلب کہیں ہائے ہائے تو نہیں ہوتا"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو ہاشمی بے اختیر ہنس پڑا۔ لیکن اس کے ہنسنے میں بھی تکلف موجود تھا۔ اصل میں ہاشمی جس خاندان سے تعلق رکھتا تھا وہاں تکلفات کو ہی اوڑھنا بچھونا سمجھا جاتا تھا اس لئے ہاشمی کسی بھی شخص سے بے تکلفی کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا اور عمران سے جب بھی اس کی ملاقات ہوتی تھی اس بے چارے کی جان پر بن آتی تھی کیونکہ عمران ظاہر ہے کہ سرے سے تکلفات کا قائل ہی نہیں تھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ زہے کا مطلب تو مرحبا اور اچھا ہوتا ہے۔ یہ تو کلمہ تحسین ہے۔ زہے کا مطلب ہے یہ میرا اچھا صیب ہے"۔ ہاشمی نے تکلف کی وجہ سے باقاعدہ مطلب سمجھانا شروع کر دیا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ میں سمجھا آپ کہہ رہے ہیں ہائے ہائے میرا نصیب کہ پھر عمران آگیا"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ آپ کی آمد تو میرے لئے واقعی انتہائی خوش نصیبی کا باعث ہوتی ہے۔ آپ پہلے فرمائیے کیا پینا پسند فرمائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے کہا۔

"اچھا تو یہاں پینے پلانے کا بھی انتظام کر رکھا ہے آپ نے۔" حیرت ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر پینے پلانے کا لفظ استعمال کرتے ہوئے کہا کیونکہ محاورتاً پینا پلانا شراب کے سلسلے میں ہی استعمال ہوتا تھا۔

"اوہ نہیں جناب۔ میرا مطلب ہے کہ آپ ٹھنڈا پسند کریں گے یا گرم"۔۔۔۔۔ ہاشمی نے فوراً کہا۔

"پھر تو مجھے اپنا میڈیکل چیک اپ کرانا ہوگا۔ اس وقت اگر میرا طبعی مزاج ٹھنڈا ہو رہا ہے تو پھر گرم چلے گا اور اگر گرم ہو رہا ہے تو ٹھنڈا چلے گا۔ کیا اس کا بھی انتظام ہے یہاں"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ہاشمی تکلف زدہ انداز میں ہنس پڑا۔

"عمران صاحب آپ کی باتیں واقعی انتہائی دلچسپ ہوتی ہیں۔ بہر حال میں گرم منگوا لیتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے کہا اور جلدی سے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے سیکرٹری کو کافی بھجوانے کا کہہ دیا۔

"آپ کو سر سلطان نے بریف تو کر دیا ہوگا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں اس لئے تو میں آپ کی آمد کا منتظر تھا"۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے جواب دیا۔

"تو پھر پہلے چند باتیں معلوم ہو جائیں کیونکہ معاملہ بے حد نازک ہے اس لئے میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ پاکیشیا کا ایک اہم سائنسی راز ایک مائیکرو فلم کے ذریعے غیر ملکی ایجنٹ پاکیشیا سے باہر نکالنا چاہتے ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو اطلاع ملی ہے کہ یہ مائیکرو فلم کارمن سفارت خانے کے سفارتی بیگ کے ذریعے باہر نکالی جا رہی ہے۔ اس لئے میں آیا ہوں کہ آپ نے ایسے انتظامات کرنے ہیں کہ کسی کو معلوم ہوئے بغیر کارمن سفارتی بیگ کو یہاں منگوایا جائے۔ میں اسے چیک کروں گا اور پھر اسے وپس بھجوا دیا جائے لیکن اس بارے میں کسی کو علم نہ ہو سکے۔ ہو سکتا ہے کہ کارمن کا کوئی سفارتی عہدیدار خود ہی بیگ لے کر آئے اور وہ اسے اس وقت تک چیک کرے گا جب تک فلائٹ روانہ نہیں ہو جائے گی اور میری یہاں موجودگی کا بھی کسی کو علم نہیں ہونا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن بیگ تو ضابطے کے مطابق کل شام یہاں پہنچا ہوا ہوگا۔ میں اسے منگوا لیتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے کہا۔

"نہیں۔ آج کا بیگ"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو کل جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے کہا۔

"شاید ایمرجنسی کا نام استعمال کیا جائے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایمرجنسی کی صورت میں ایسا ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے باقاعدہ انہیں تحریری درخواست دینا ہوگی۔ بہر حال آپ بے فکر رہیں تمام انتظامات آپ کے حسب منشاء ہو جائیں گے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے کہا۔

"ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ یہاں کے کسی فرد کو اس بات علم نہیں ہونا چاہئے"۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں خود جا کر انتظامات کرتا ہوں۔آپ کافی پیئیں میں اس وقت تک انتظامات کر کے واپس آتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔ہاشمی نے کہا اور اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔عمران چونکہ جانتا تھا کہ اس ہاشمی اس سلسلے میں بے حد محتاط رہتا ہے،اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ جیسا اس نے کہا ہے ویسے ہی انتظامات ہو جائیں گے۔ہاشمی کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ملازم کافی لے کر آگیا اور عمران نے اطمینان سے کافی سپ کرنا شروع کر دی۔پھر کچھ دیر بعد ہاشمی واپس آگیا۔

"عمران صاحب آُکا اندازہ درست ثابت ہوا ہے۔کارمن سفارت خانے کا سیکنڈ سیکرٹری کروبن آج کا بیگ ساتھ لے آیا۔اور اس نے تحریری درخواست دی ہے کہ آج کے اس بیگ کو بھی کل کے بیگ کے ساتھ فلائٹ پر بھجوا دیا جائے اور میں نے آرڈر کر دیئے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ہاشمی نے واپس آکر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ بیگ یہاں کب آئے گا"۔۔۔۔۔۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دس منٹ بعد بیگ بھی آجائے گا اور اسے خفیہ طور پر کھولنے والی خصوصی مشین بھی"۔۔۔۔۔۔۔ہاشمی نے کہا تو عمران نے اطمینان بھرے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ وہ ہاشمی کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ انتہائی ذمہ دار آفیسر ہے اور چونکہ وہ پہلے بھی کئی بار ان معاملات سے نمٹ چکا ہے اس لئے اسے

معلوم تھا کہ عمران نے خوفیہ طور پر بیگ کو کھولنے والی مشین بھی طلب کرنی ہے اس لئے اس نے اسے بھی ساتھ لانے کی ہدایت دے دی تھی۔یہ مشن خصوصی ساخت کی تھی اور صرف اس وقت کام آتی تھی جب حکومت کی طرف سے کسی خاص بیگ یا پارسل کو سنسر کرنا مقصود ہو اور سنسر بھی اس انداز میں کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔

"وہ سیکنڈ سیکرٹری یہاں تو نہیں آئے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے پہچانتا ہو"۔۔۔۔۔۔۔اچانک عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔وہ میرے اسسٹنٹ کے آفس تک ہی محدود رہے گا۔میرے آفس میں صرف غیر ملکی سفارت خانے کا سفیر ہی آسکتا ہے۔سیکنڈ سیکرٹری بہر حال خاصا چھوٹا عہدیدار ہوتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاشمی نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ارے پھر تو آپ بہت بڑے عہدیدار ہوئے۔میں تو آپ کو عام سا آفیسر ہی سمجھتا رہا ہوں پھر تو مجھے بھی انتہائی مؤدب رہنا چاہئے"۔عمران نے کہا تو ہاشمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب سر سلطان صاحب جس انداز میں آپ کے بارے میں ہدایات دیتے ہیں اگر میں آپ کو نہ جانتا ہوتا تو شاید آپ کی آمد کا سن کر مجھے خوف سے دل کا دورہ پڑ جاتا"۔۔۔۔۔۔۔ہاشمی نے کہا۔

"اچھا تو در سلطان مجھے اس قدر بد صورت ظاہر کرتے ہیں۔عمران نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا تو ہاشمیایک بار پھر ہنس پڑا۔

بدصورت نہیں بااختیار۔ وہ آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی کہتے ہیں اور ساتھ میں یہ بھی بتادیتے ہیں کہ نمائندہ خصوصی وہ ہوتا ہے جو سیکرٹ سروس کے چیف کے مکمل اختیارات کا حامل ہوتا ہے اور چیف چاہے تو صدر مملکت کو کھڑے کھڑے عہدے سے برطرف کردے اور کوئی صدر کی مدد نہیں کرسکتا تو مجھ جیسا عہدیدار تو ظاہر ہے کسی وطار وشمار میں بھی نہیں آسکتا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاشمی نے جواب دیا۔

"ارے سلطان سر جان بوجھ کر ایسا کہتے ہیں ورنہ اگر مجھے اتنا اختیار ہوتا تو میں اس طرح سڑکوں پر جوتیاں نہ چٹخاتا پھرتا"۔ عمران نے کہا تو ہاشمی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب میں اگر آپ کو ذاتی طور پر نہ جانتا ہوتا تو شاید میں آپ کی بات سن کر ویسے ہی سوچنا شروع کر دیتا جیسے آپ چاہتے ہیں لیکن آپ کے پاس اختیار ہے یا نہیں میں نے بہرحال آپ کے حکم کی تعمیل کرنی ہے اور بس"۔۔۔۔۔۔۔ہاشمی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تو سوچا تھا کہ آج آپ تو تنگ کیا جائے لیکن آپ تو واقعی جہاندیدہ آفیسر ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ہاشمی نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

"یس"۔۔۔۔۔۔۔۔ہاشمی نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی پوچھ رہے ہو جلدی آؤ"۔۔۔۔۔۔۔ہاشمی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دفتر کا عقبی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں مشن اور دوسے ہاتھ میں خاصا بڑا پیکٹ تھا جس کے چاروں طرف لاک لگا کر ان پر باقاعدہ مہریں لگی ہوئیں تھیں۔

"تم جاسکتے ہو اور جب تک میں نہ کہوں کوئی اندر نہ آئے اور نہ کوئی ڈسٹرب کرے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہاشمی نے آنے والے سے کہا جس نے مشین اور پیکٹ اس کے سامنے میز پر رکھ دیا تھا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔۔۔نوجوان نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"ایک منٹ"۔۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا تو وہ نوجون مڑا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔۔۔نوجون نے پوچھا۔

"سیکنڈ سیکرٹری کروبن کیا واپس چلا گیا ہے یا ابھی تک یہیں ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے پوچھا۔

"وہ وی آئی پی ویٹنگ روم میں موجود ہیں سر۔ البتہ انہوں نے خصوصی طور پر کہا ہے کہ دونوں پیکٹ جس تھیلے میں پیک کئے جائیں اسے اس وقت تک سیل نہ کیا جائے جب تک وہ فلائٹ پر اپلوڈ ہونے سے پہلے خود چیک نہ کرلیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نوجوان نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اسے ہم پر اعتبار نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ہاشمی نے چونک کر کہا۔

"سر رولز میں ایسی شق موجود ہے اس لئے میں نے انہیں کہہ دیا ہے کہ وہ بے شک ایسا کر سکتے ہیں "۔۔۔۔۔۔۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور نوجوان مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا عقبی دروازے سے ہی باہر نکل گیا۔

"اسطلنب ہے کہ اسے شک ہے کہ ہم کوئی حرکت کر سکتے ہیں۔ نانسنس۔ میں اسے چیک کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔ یہ میرا صوابدیدی اختیار ہے کہ میں اجازت دوں یا نہ دوں"۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپنے آپ کو نارمل رکھو ورنی اسے شک بھی پڑ سکتا ہے اور وہ قتل و غارت پر بھی اتر سکتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اسے کسی طرح کا بھی کوئی شک پڑے"۔ عمران نے کہا تو ہاشمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے پیکٹ اٹھایا اور اس کے ساتھ منسلک چٹ کو دیکھنے لگا۔ اس پر آج کی تاریخ موجود تھی۔ عمران نے مشین اٹھئی اور پھر اس کی مدد سے اس نے پیکٹ کی ایک سائیڈ کی سلائی اس انداز میں کھول لی کہ اس پر لگی ہوئی مخصوص انداز کہ سیاہی قائم رہ گئی۔ یہ سیاہی اس لئے لگائی جاتی تھی کہ اگر سلائی کھولی جائے تو چیک کیا جا سکے کیونکہ اس اس سیاہی لگی ہوئی سلائی کو دوبارہ سیا جائے تو بہر حال سیاہی میں یکسانیت نہیں رہتی اور اس طرح فوراً پتہ لگ جاتا ہے کہ سلائی کھولی گئی ہے لیکن عمران جانتا تھا کہ اس مشین سے سلائی کھلنے کے بعد جب دوبارہ سلائی ہو گی تو غور سے دیکھنے پر بھی کسی طرح اس کے کھلنے کا علم نہ ہو سکے

گا۔ سلائی کھول کر عمران نے پیکٹ کے اندر موجود سامان کو میز پر الٹ دیا۔ اس میں تہہ شدہ لفافے تھے جن پر باقاعدہ سیلیں لگی ہوئی تھیں اور پھر ایک چھوٹا سا گتے کا باکس برآمد ہوا جو ہر طرف سے سیلڈ تھا لیکن باکس کا سائز بتا رہا تھا کہ اس میں مائیکرو فلم ہو سکتی ہے۔ عمران نے ایک بار پھر اس مشین کی مدد سے اس کی ایک سائیڈ پر کئے گئے پین کو کھولا اور دوسرے لمحے باکس میں سے ایک مائیکرو فلم رول نکل آیا اور عمران کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرا ابھر آئے۔

"کیا یہی فلم آپ کو چاہئے تھی عمران صاحب"۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے کہا۔

"ہاں لیکن اسے چیک کرنا ہو گا۔ یہاں مائیکرو پروجیکٹر تو ہو گا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب اس کا ہمارے ڈیپارمنٹ میں کیا کام البتہ منگوایا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے کہا۔

ٹھیک ہے فوری منگوائیں میں ہر لحاظ سے تسلی کر لینا چاہتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہ اتو ہاشمی نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر فون کا ریسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کئے اور دوسری طرف سے کال ریسیو کرنے والے کو ہدایت دے کر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

"ابھی آرہا ہے لیکن آپ جس قدر ممکن ہو سکے جلدی کریں کیونکہ فلائٹ جانے میں اب تھوڑا وقت رہ گیا ہے اور اس بیگ کو اس پر جانا بھی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان جدید مائیکرو پروجیکٹر لے کر آیا تو عمران نے اس سے پروجیکٹر لیا اور پھر دفتر سے اٹھ کر وہ ریٹائرنگ روم میں آ گیا۔ اس نے فلم کو پروجیکٹر میں لگایا پھر پروجیکٹر آن کر دیا۔ پروجیکٹر کی منی

سکرین پر فلم چلنا شروع ہو گئی۔ عمران بیٹھا اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لے کر پروجیکٹر آف کیا اور اس میں سے فلم نکال کر واپس آفس میں آگیا۔ اس نے اسے گتے کے ڈبے میں ڈال کر جیب میں رکھا اور پھر بیگ میں اس کا سامان ویسے ہی پیک کر کے اس نے مشین کے ذریعے اس کی سلائی کر دی اور اس کے بعد اس نے اچھیطرح چیک کیا اور مطمئن ہونے پر اس نے بیگ ہاشمی کی طرف بڑھا دیا۔

"اسے بھجوا دیجئے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ہاشمی نے اثبات میں سر ہلایا اور انٹر کام پر اس نے ہدایت دیں تو تھوڑی دیر بعد وہی نوجوان جو بیگ دے کر گیا تھا اسے عقبی دروازے سے اندر آیا اور بیگ لے کر واپس چلا گیا۔

"بے حد شکریہ ہاشمی صاحب آپ نے واقعی تعاون کیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا فرض ہے عمران صاحب۔ پاکیشیا میرا بھی تو ملک ہے"۔۔۔۔۔۔ ہاشمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چیف تمہیں فون کرے گا یا ٹرانسمیٹر کال"۔۔۔۔۔۔ مورین نے والٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں خود فون کروں گا"۔۔۔۔۔۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن کیا فون کال کیچ نہیں ہو جائے گی۔ ظاہر ہے پاکیشیا سیلکرٹ سروس نے ہر قسم کے انتظامات کر رکھے ہوں گے"۔ مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن میرے پاس ایک ایسا آلہ موجود ہے جسے فون پیس میں لگانے سے کال کیش نہیں ہو سکتی۔ یہ آلہ بھی میں نے پہلے ہی کروبن کے ذریعے منگوایا تھا اور ہمارے کاغذات کے ساتھ ہی یہ آلہ بھی کروبن نے ہمارے کمرے میں رکھ دیا تھا"۔۔۔۔۔ والٹ نے جواب دیا اور مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تک تو فلم چیف تک پہنچ بھی گئی ہو گی۔ فلائٹ کل شام روانہ ہوئی ہے اور اب رات بھی گزر چکی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"ہاں ابھی ایک گھنٹے بعد میں کال کروں گا۔ اسٹارم کے وقت کے مطابق ایک گھنٹے بعد آفس ٹائم شروع ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا اور مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹہ انہوں نے اپنے دوسرے مشن کے سلسلے میں جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا تھا باتیں کرتے ہوئے گزار دیا۔ ایک گھنٹے بعد والٹ نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا جو چپٹا اور سیاہ رنگ کا تھا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا فون پیس اٹھا کر اسے الٹا کیا اور پھر اسے نیچے سے کھول کر اس نے باکس کو ایک مخصوص جگہ پر چپکا کر ایڈجسٹ کیا اور اسے دوبارہ بند کر کے اس نے میز پر رکھا اور ریسیور اٹھا لیا۔

"کیسے معلوم ہو گا کہ باکس نے کام کرنا شروع کر دیا ہے"۔ مورین نے کہا تو والٹ نے ریسیور مورین کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹون کے ساتھ تیز سیٹی کی آواز سنائی دے رہی ہے یہ اس کے کام کرنے کی نشانی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا تو مورین نے ریسیور کان سے لگایا اور پھر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

اس نے ریسیور واپس والٹ کو دے دیا۔ والٹ نے ایک بار پھر ٹون سنی اور پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے اسے چونکہ پاکیشیا سے اسٹارم اور پھر اسٹارم کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر معلوم تھا اس لئے وہ مسلسل نمبر پریس کرتا چلا جا رہا تھا۔ پھر اس نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی مخصوص آواز کمرے میں سنائی دینے لگی۔

"یس۔۔۔۔۔۔۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"والٹ بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ کیا چیف آ گئے ہیں"۔ والٹ نے اس بار اسٹارمی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس مسٹر والٹ میں بات کراتی ہوں"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ یہ چیف کی سیکرٹری تھی۔

"ہیلو"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"والٹ بول رہا ہوں چیف۔ میرے پہلے مشن کا پھل آپ تک پہنچ چکا ہو گا"۔۔۔۔۔۔ والٹ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"میں تم سے خود بات کرانے کے لئے انتہائی بے چین تھا۔ سفارتی بیگ میں سے تو کوئی مائیکرو فلم برآمد نہیں ہوئی۔ اس میں سرے سے کوئی مائیکرو فلم تھی ہی نہیں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو والٹ اور مورین دونوں اس طرح اچھل پڑے جیسے ان کی کرسیوں میں اچانک الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں سر آپ۔ کروبن نے خود اسے بیگ میں رکھا اور پھر کروبن آخری وقت تک ائیرپورٹ پر رہا حتیٰ کہ اس نے خصوصی سفارتی اختیارات استعمال کرتے ہوئے فلائٹ پر لوڈ ہونے سے پہلے بیگ چیک کئے اور اس کے بعد اس کے سامنے یہ بیگ فلائٹ میں لوڈ کئے گئے اور پھر کروبن اس وقت تک ائیرپورٹ پر رہا جب تک جہاز پاکیشیا کی حدود سے باہر نہیں چلا گیا۔ اس کے بعد کروبن نے مجھے فون کر کے اطلاع دی"۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے روانہ ہونے والی فلائٹ سب سے پہلے کاموس پر لینڈ کرتی ہے اور مائیکرو فلم حاصل کرنے کا پلان بھی وہیں بنایا گیا تھا۔ مائیکرو فلم کی اہمیت کے پیش نظر میں خود کاموس پہنچ گیا تھا اور پھر میرے سامنے کارمن کے دونوں سفارتی بیگز حاصل کئے گئے اور میں نے ان دونوں کو ہی چیک کیا لیکن ان دونوں میں سے کسی میں بھی مائیکرو فلم نہیں تھی۔ میں نے خود چیکنگ کی ہے اس لئے اس میں کسی قسم کا شک بھی نہیں ہو سکتا۔ مائیکرو فلم ان بیگز میں ڈالی ہی نہیں گئی"۔۔۔۔۔۔۔ چیف نے جواب دیا تو والٹ کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات ابھی آئے۔

"آپ نے کروبن کو کال کیا تھا"۔۔۔۔۔۔ والٹ نے پوچھا۔

"تو تمہیں معلوم نہیں ہے کہ کروبن کے ساتھ کیا ہوا ہے"۔ چیف نے پوچھا۔

"جی نہیں احتیاط کے پیش نظر میں نے اس سے رابطہ ہی نہیں کیا۔اس نے مجھے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تھا کہ اس نے خود مائیکرو فلم بیگ میں ڈالی ہے۔ کیا ہوا ہے اسے "۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مائیکرو فلم نہ ملنے پر میں نے کاموس سے ہی اسے کال کیا تھا لیکن سفارت خانے سے مجھے بتایا گیا کہ کروبن کی لاش ایک ائیر پورٹ کے ایک سٹور روم میں پڑی پائی گئی ہے اور پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق اس کی موت کی وجہ زہر بتائی گئی ہے۔اس کے چہرے اور جسم پر تشدد کے نشانات بھی موجود تھے۔اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد ائیر پورٹ پر موجود تھے۔انہیں شاید کروبن پر شک پڑ گیا اس لئے وہ اسے پکڑ کر سٹور روم میں لے گئے اور اس پر تشدد کیا لیکن کروبن نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول کھا کر خودکشی کر لی۔ ویسے پوسٹ مارٹم رپورٹ میں اس کا میک اپ بھی سامنے آگیا اور اب کارمن سفارت خانے والے انکوائری کر رہے ہیں کہ یہ نقلی سیکنڈ سیکرٹری کون تھا اور اصل کہاں گیا"۔۔۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"لیکن کروبن نے فلائٹ پاکیشیا سے چلے جانے کے بعد مجھے فون کیا تھا۔اس کا مطلب ہے کہ اسے فلائٹ جانے کے بعد پکڑا گیا ہو گا لیکن پھر مائیکرو فلم تو ملنی چاہئے تھی اور کروبن کی ائیر پورٹ پر آمد کا مطلب ہے کہ وہ بیگ میں مائیکرو فلم ڈال کر ہی آیا ہو گا ورنہ وہ ائیر پورٹ پر آتا ہی کیوں۔اس کا مطلب ہے کہ وہاں دو پارٹیاں کام کر رہی تھیں۔انہوں نے پہلے کسی طرح بیگ سے مائیکرو فلم نکالی اور پھر شاید وہ کروبن سے ہمارے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں گے لیکن کروبن نے کچھ بتانے کے بجائے خودکشی کر لی۔ یہ سارا کھیل کل کھیلا گیا اور جس کوٹھی میں ہم موجود ہیں اس کا علم بھی صرف کروبن ہی کو تھا اگر کروبن زبان

کھول دیتا تو اب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس ہماری کوٹھی پر لازماً ریڈ کر چکی ہوتی"۔والٹ نے تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی ہوا ہے والٹ بہر حال مائیکرو فلم ہم تک نہیں پہنچی"۔ چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

" آپ فکر نہ کریں چیف۔اب یہ والٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ مائیکرو فلم آپ تک ہر صورت میں پہنچائے گا"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"تم اب کیا کرو گے۔ کیا واپس اس لیبارٹری میں جاؤ گے ٹیکنالوجی حاصل کرنے"۔۔۔۔۔۔۔ چیف نے پوچھا۔

"نہیں چیف اب میں کھل کر کام کروں گا۔ میں پہلے یہ معلوم کروں گا یہ لوگ کس طرح ائیر پورٹ پہنچے۔ اس کے بعد میں ان کا خاتمہ کر کے ہی دوبارہ لیبارٹری پر ریڈ کروں گا اب میں نہ صرف ٹیکنالوجی حاصل کروں گا بلکہ اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر دوں گا"۔والٹ نے کہا۔

"تم اپنا سیکشن کال کر لو لیکن صرف ایک بات کا خیال رکھنا کہ سپر پاورز کو یہ معلاوم نہ ہو سکے کہ ہم کاسٹ بلوزر کی ٹیک نالوجی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ خاص طور پر کارمن کو کیونکہ کارمن ایجنٹ اب اپنے سفارتی بیگ گم ہونے اور نقلی کروبن کے سامنے آنے پر بڑے سرگرمی سے اس بات کی تحقیق کر رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کھیلے جانے والے اس کھیل کا مقصد کیا تھا"۔۔۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں چیف۔ آپ بے فکر رہیں والٹ نے ایسے بہت کھیل کھیلے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"اوکے وش یو گڈ لک"۔۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو والٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ ساتھ بیٹھی ہوئی مورین کے چہرے پر حیرت اور مایوسی کی لہریں نمایاں طور پر نظر آ رہی تھیں۔

"یہ کیا ہو گیا والٹ۔ ہم تو کامیابی کا جشن منا رہے تھے۔ یہاں معاملہ ہی الٹا ہو گیا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ہم واقعی یہ سمجھتے رہے کہ ہم کامیاب ہو گئے ہیں لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہمارا اب تک کا کیا کرایا سب ختم کر دیا اور اب جب تک اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہ ہو گا ہم اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکتے"۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے جواب دیا۔

" مجھے یقین ہے کہ اگر کروبن زبان کھول دیتا تو اب تک ہم لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے"۔۔۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"ہاں۔ کروبن نے ہماری حفاظت اور اسٹارم کے لئے اپنی جان کی قربانی دی ہے میں اس کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ میں اس کا یہ احسان کبھی فراموش نہیں کروں گا بلکہ اب کروبن کی موت کا انتقام لینا بھی مجھ پر فرض ہو گیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اور اب ہمیں یہ چوہوں کی طرح چھپ کر کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ مورین نے بھی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے اب پھر کھلی جنگ شروع کر ہی دی جائے"۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے یکلخت فیصلہ کن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اب واقعی فیصلہ کن جنگ کرنے پر آمادہ ہو چکا ہے۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران جیسے ہی داخل ہوا بلیک زیرو عادت کے مطابق احتراماً کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"۔۔۔۔۔۔۔ سلام دعا کے بعد عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا اس کے بیٹھنے کے بعد بلیک زیرو بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ کی سنجیدگی بتا رہی ہے کہ آپ کو مائیکرو فلم نہیں مل سکی"۔۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں مائیکرو فلم تو مل گئی ہے لیکن کروبن سے کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ اس نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔۔۔عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

صدیقی بول رہا ہوں چیف"۔۔۔۔۔۔دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔۔۔۔عمران نے جان بوجھ کر پوچھا حالانکہ وہ خود بھی ائیرپورٹ سے ہی سیدھا دانش منزل آرہا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ وہان کیا ہوا ہے۔

سر عمران صاحب نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ ہم کارمن کے سیکنڈ سیکرٹری کروبن کی نگرانی کریں اور اگر وہ کہیں فون کرے تو اس نمبر کو ٹریس کیا جائے۔ کروبن اس وقت تک ائیپورٹ پر موجود تھا جب تک فلائٹ پرواز نہیں کرگئی۔ اس کے بعد وہ ایک پبلک فون بوتھ میں گیا اور اس نے وہاں کافی دیر لگائی لیکن اس پبلک فون بوتھ کا محل وقوع ایسا تھا کہ نہ ہی ہم اسے فون کرتے دیکھ سکتے تھے اور نہ ہی اس کی گفتگو سن سکتے تھے اس لئے جب وہ فون بوتھ سے نکل کر واپس پارکنگ کی طرف جانے لگا تو میں نے اور چوہان نے اسے اسلحے کے زور پر اغوا کیا اور قریب ہی ایک سٹور میں لے گئے۔ ہم نے اس پر تشدد کرکے اس سے فون نمبر وغیرہ پوچھنے کی کوشش کی تو اس نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کرلی اس طرح ہم بے بس ہو گئے۔ ہم اسے وہیں چھوڑ کر باہر آئے تو پارکنگ میں عمران صاحب موجود تھے۔ انہیں ہم نے ساری صورت حال بتادی تو عمران صاحب ہمارے ساتھ اسی فون بوتھ میں گئے۔ انہوں نے وہان نمبروں کے بارے میں معلوم کرنا چاہا لیکن وہاں شاید اس کروبن کے بعد بھی فون ہوتے رہے اس لئے کچھ نہ معلوم ہوسکا اور پھر

عمران صاحب نے ہمیں ہدایت کی کہ اس کروبن کی رہائش گاہ پر چھاپہ مار کر اس کے سامان وغیرہ کی چیکنگ کریں"۔ صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"   پھر تم نے ہدایت پر عمل کیا یا نہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہم کارمن سفارت خانے کے عقب میں موجود کروبن کی رہائش گاہ پہنچے وہاں ایک گارڈ اور ایک ملازم موجود تھا۔ انہیں ہم نے بے ہوش کردیا ہے لیکن وہاں کی تلاشی کے باوجود وہاں کوئی مشکوک چیز نہیں مل سکی"۔۔۔۔۔۔صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اور چوہان اب اس والٹ اور اس کی ساتھی عورت کی تلاش پر کام کرو"۔۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"نعمانی کی طرف سے کوئی رپورٹ۔ وہ بھی والٹ کو تلاش کر رہا تھا"۔۔۔۔۔۔۔عمران نے ریسیور رکھ کر بلیک زیرو سے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ اس کا سراغ کھو بیٹھا ہے"۔۔۔۔۔۔۔بلیک زیرو نے کہا۔

"بہرحال اب اسے جلد ہی معلوم ہوجائے گا کہ ہم نے وہ مائیکرو فلم حاصل کرلی ہے تو اب وہ کھل کر سامنے آئے گا اور پھر اس سے دو دو ہاتھ یقیناً ہو جائیں گے"۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"وہ دوبارہ کاسٹ لیبارٹری والا مشن مکمل کرنے ساکی نہ پہنچ جائے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔اول تو اتنی بات وہ بھی سمجھتا ہو گا کہ اب فوری طور پر وہ ٹیکنالوجی حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا خاص آدمی الفریڈ اور ڈاکٹر ہاشم دونوں وہاں موجود نہیں ہیں۔اس کے علاوہ اب ڈاکٹر قاضی بھی پوری طرح ہوشیار ہو چکے ہیں پھر اسے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے پیچھے ہے اس لئے وہ اب لازماً پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا پھر ہی لیبارٹری کا رخ کرے گا"۔۔۔۔۔۔عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ خاموشی سے واپس چلا جائے پھر کچھ عرصہ گزار کر واپس آئے"۔۔۔۔۔۔۔۔بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن ایسا ہو گا نہیں کیونکہ وہ فوری اشتعال میں آکر ہمارے خلاف کاروائی کرنے کی کوشش کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اگر ہم نے اس والٹ کو ختم بھی کر دیا تب بھی ہماری لیبارٹری تو بہرحال رسک میں رہے گی۔والٹ کی جگہ اسٹارم والے کوئی دوسرا ایجنٹ یا گروپ بھیج دیں گے"۔۔۔۔۔۔بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں والٹ ان کا سب سے تجربہ کار اور اہم ایجنٹ ہے۔اگر والٹ ختم ہو گیا تو وہ لازماً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اب پاکیشیا سے انہیں کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے وہ کہیں اور کا رخ کریں گے کیونکہ اب تک انہوں نے یہ سمجھ کر پاکیشیا کا رخ کیا ہے کہ باقی سپر پاورز کی نسبت وہ یہاں سے آسانی سے پرزہ یا اس کی ٹیکنالوجی

حاصل کر لیں گے"۔۔۔۔۔۔۔عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔۔۔عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" جولیا بول رہی ہوں سر"۔۔۔۔۔۔۔۔دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"یس"۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیف یہاں میں نے ایک ایسے آدمی کا سراغ لگایا ہے جس نے کارمن سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کروبن کا کوئی خاص کام انجام دیا ہے۔اس کا نام مارٹن ہے اور یہ ایک خفیہ جوئے خانے کا مالک ہے"۔۔۔۔۔۔۔جولیا نے کہا۔

" تفصیل سے رپورٹ دیا کرو۔کس طرح تم نے اس کا سراغ لگایا اور اس نے کب اور کون سا کام سر انجام دیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سر چونکہ آپ نے بتایا تھا کہ کارمن سفارتخانے کا سیکنڈ سیکرٹری اس کیس میں ملوث ہے اس لئے میں نے اس پوائنٹ پر کام شروع کر دیا۔کارمن سفارت خانے کی ایک لڑکی مارتھا جو وہاں کوئی سیکرٹری ہے، کے متعلق مجھے معلوم ہوا کہ وہ اکثر یہاں کے ایک مشہور ہوٹل کے رستوران میں آتی جاتی رہتی ہے۔میں نے وہاں سے جب اس کے بارے میں معلومات کیں تو میری اس سے ملاقات ہو گئی۔میں نے اس سے تعلقات بنائے اور اسے اپنے فلیٹ پر آنے کی دعوت دی لیکن اس نے کسی اور جگہ جانے سے سفارتی مجبوریوں کی بنا پر

انکار کر دیا اور اس نے مجھے اپنے فلیٹ پر چلنے کے لئے کہا۔ چنانچہ میں اس کے ساتھ اس کے فلیٹ پر گئی۔ وہ شراب پینے کی عادی تھی میں نے اس کی شراب میں شعور ماؤف کرنے والا پاؤڈر ڈال دیا جس کی وجہ سے اس کا شعور ماؤف ہو گیا۔ میں نے اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے مجھے بتایا کہ سیکنڈ سیکرٹری کروبن کے کے تعلقات یہاں کے ایک بدنام مجرم مارٹن سے ہیں اور یہ مارٹن کسی جوئے خانے کا مالک ہے اور کروبن نے اس ے فون کر کے ایک عورت اور ایک مرد کے کاغذات تیار کرانے کے لئے کہا تھا لیکن وہ اس مارٹن کے بارے میں مزید تفصیل نہیں بتا سکی۔ میں نے اسے وہیں چھوڑا اور اب آپ کو اطلاع دے رہی ہوں اور اب میں اس مارٹن کو تلاش کرنا چاہتی ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم اس وقت کہاں سے کال کر رہی ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ریکس پلازہ کے پبلک فون بوتھ سے باس"۔۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

تم واپس اپنے فلیٹ پر جاؤ میں عمران کو کہتا ہوں کہ وہ ٹائیگر کی مدد سے اس مارٹن کا سراغ لگائے۔ تمہاری نسبت ٹائیگر اس کا سراغ جلد لگا لے گا اور پھر عمران تم سے خود ہی رابطہ کرے گا اس کے بعد تم دونوں مارٹن سے مزید معلومات حاصل کر سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔ دوری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ریسیور رکھ کر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر ٹائیگر کی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر اٹینڈ یو۔ اوور"۔۔۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"سٹیفے بار میں باس۔ اوور"۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک گینگسٹر ہے جس کا نام مارٹن بتایا جاتا ہے اور یہ مارٹن کسی خفیہ جوئے خانے کا مالک ہے اور اس کے تعلقات کارمن سفارت خانے سے بھی ہیں۔ کیا تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔ اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"خفیہ جوئے خانوں کے مالک چار مارٹن تو ہیں جنہیں میں جانتا ہوں البتہ مجھے یہ بات معلوم کرنی ہو گی کہ ان چاروں میں سے کس کے تعلقات کارمن سفارت خانے سے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کتنا وقت لو گے۔ اوور"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"سر کل تک یہ کام ہو سکتا ہے۔ آج رات لگانی پڑے گی کیونکہ یہ لوگ راتوں کو ہی ملتے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے، معلوم کر کے مجھے کال کرنا۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ مارٹن اصل کروبن کے لئے کام کرتا ہو" ۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہو گا بہر حال سامنے آجائے گا۔ ہمیں بھی کوئی جلدی نہیں ہے کیونکہ مائیکرو فلم تو بہر حال ہمارے قبضے میں آ ہی چکی ہے" ۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

سرخ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی شہر کی انتہائی معروف سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر والٹ تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر مورین بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ دونوں کارمن میک اپ میں تھے کیونکہ کروبن کچھ بتائے بغیر ہلاک ہو گیا تھا اس لئے ان کے نقطہ نظر سے اس میک اپ میں وہ محفوظ تھے اور پھر کروبن نے انہیں کاغذات بھی اسی میک اپ کے بنوا کر دیئے تھے اور انہیں یقین تھا کہ یہ کاغذات مشکوک نہیں ہونگے اس لئے چیکنگ کی صورت میں بھی انہیں پکڑا نہ جا سکتا تھا۔ کار اس کوٹھی میں پہلے سے ہی موجود تھی اس لئے لامحالہ اس کا انتظام کروبن نے ہی کیا ہو گا اس لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں کار چلاتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہ انوتھی سے ملنے جا رہے تھے۔ انتھونی ایکریمین نژاد تھا اور طویل عرصے سے یہاں پاکیشیا میں رہ رہا تھا۔ والٹ کو معلوم تھا کہ وہ ایکریمیا کی کسی سرکاری ایجنسی کا یہاں خفیہ نمائندہ بھی ہے اس لئے اسے یقین تھا کہ انتھونی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کافی کچھ جانتا ہو گا اور یہ انتھونی والٹ کے ساتھ بھی ان دنوں کام کر رہا تھا جب والٹ ایکریمیا کی ایک ایجنسی سے متعلق تھا لیکن والٹ نے اسے فون پر اپنا اصل نام بتانے کے بجائے اتنا کہا تھا کہ انتھونی کے ایک گہرے دوست نے ایک کام

کے لئے اسے ٹپ دی ہے اس لئے وہ اس سے ملنا چاہتے ہیں اور انتھونی نے انہیں کلب میں ملاقات کی اجازت دے دی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک بلیک وڈ نامی کلب کی عمارت میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ میں لے جا کر روک دیا۔ پارکنگ میں رنگ برنگی گاڑیوں کی کافی تعداد موجود تھی۔ کار لاک کر کے وہ دونوں کلب کے مین ہال میں داخل ہوئے تو وہاں کا ماحول بتا رہا تھا کہ یہاں زیر زمین دنیا کے افراد کی کافی تعداد موجود ہے۔ ایک طرف کافی بڑا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو آدمی موجود تھے جن میں سے ایک فون اٹینڈ کر رہا تھا جبکہ دوسرا ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھا۔ وہ دونوں کاؤنٹر کے قریب پہنچے تو فون اٹینڈ کرنے والے آدمی نے ریسیور رکھا اور ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"میرا نام گیلارڈ ہے اور میں نے انتھونی سے ملنا ہے انہوں نے مجھے وقت دیا ہوا ہے" ۔۔۔۔۔۔ والٹ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر دائیں طرف راہداری میں چلیں جائیں آخر میں ان کا آفس ہے" ۔۔۔۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ سے راہداری کی طرف اشارہ کر دیا۔ والٹ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور تیزی سے اس راہداری کی طرف مڑ گیا۔ مورین اس کے پیچھے تھی اور تھوڑی دیر بعد وہ راہداری میں موجود آخری دروازے کے سامنے پہنچ گئے جس کے سامنے ایک مسلح دربان موجود تھا۔ اس نے انہیں آتے دیکھ کر دروازہ کھول دیا اور ساتھ ہی بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو دونوں سر ہلاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھی جس کی سائیڈ پر ایک شیشے کا دروازہ تھا جس پر مینیجر کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

"میرا نام گیلارڈ ہے اور یہ میری مسز ہیں۔ مسٹر انتھونی نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"۔۔۔۔والٹ نے اس لڑکی سے کہا۔

"یس سر تشریف رکھیں۔ایک صاحب اندر موجود ہیں ان کے جانے کے بعد آپ تشریف لے جائیں گے"۔۔۔۔۔۔۔اس لڑکی نے کہا تو والٹ اور مورین دونوں سائیڈ پر رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد شیشے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آیا تو لڑکی نے انہیں اندر جانے کا اشارہ کیا۔ والٹ اور مورین دونوں اٹھے اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے آخری کونے میں بڑی سی میز کے پیچھے انتھونی بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" تشریف لائیے جناب گیلارڈ اینڈ مسز گیلارڈ"۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ لامحالہ سیکرٹری نے اسے ان کی آمد کی اطلاع دی تھی جو ان کے اندر داخل ہوتے وقت سن رہا تھا اور مصافحے کے ساتھ رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد وہ دونوں میز کی دوسری موجود کرسیوں کی طرف بیٹھ گئے۔

"آپ نے میرے کسی دوست کس حوالہ دیا تھا لیکن آپ نے تفصیل نہیں بتائی تھی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا۔

"آپ کے اس دوست کا نام والٹ ہے جو اب اسٹارم کی سرکاری ایجنسی سے وابستہ ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔اوہ۔وہ تو واقعی میرا گہرا دوست ہے۔اوہ اب آپ کھل کر بتائیں کہ آپ کو کیا کام ہے۔اب آپ کا کام ہر صورت میں ہو گا"۔۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا تو والٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا آپ چیک نہ کریں گے کہ کیا واقعی ہمیں والٹ نے آپ کی ٹپ دی بھی ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں مسٹر گیلارڈ۔اس کا نام سامنے آنے کے بعد اس کی ضرورت نہیں رہتی۔مجھے یاد ہے ایک سال پہلے میری اس سے اسٹارم میں ملاقات ہوئی تھی اور میں نے خوشی سے اپنا فون نمبر اور کلب کے بارے میں اسے بتایا تھا"۔۔۔۔۔انتھونی نے جواب دیا۔

"اگر آپ کی والٹ سے ملاقات کرادی جائے تب"۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔کیا والٹ یہاں پاکیشیا میں موجود ہے۔یہ کیسے ممکن ہے اگر وہ یہاں آتا تو لازما مجھ سے رابطہ کرتا"۔۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رابطہ تو کیا جا رہا ہے انتھونی۔میں ہوں والٹ اور یہ ہے مورین"۔۔۔۔۔۔والٹ نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔اوہ۔ہاں۔ہاں تم والٹ ہو۔اوہ۔اوہ۔ویری گڈ۔انتھونی نے کہااور تیزی سے اٹھ کر وہ میز کی سائیڈ سے نکل کر والٹ کی طرف بڑھااور پھر وہ دونوں بڑی گرمجوشی سے بغل گیر ہو گئے۔

"یہ کیا چکر ہے والٹ۔تم اور اس میک اپ میں اور مورین بھی ساتھ ہے۔کیا کسی کیس کا سلسلہ ہے"۔۔۔۔۔۔۔ملنے ملانے کے بعد انتھونی نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔اور تم سے ملاقات کا مقصد بھی یہی ہے کہ تم ہماری مدد کرو"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"بالکل کروں گا۔تم بتاؤ کیا سلسلہ ہے"۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا۔

"پہلے کچھ پلاؤ پھر بات ہو گی۔یہاں کھل کر پینے کا موقع ہی نہیں ملتا"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا تو انتھونی نے ریسیور اٹھایااور دوسری طرف کسی کو شراب لانے کا کہہ کر اس نے ریسیور رکھ دیااور پھر تھوڑی دیر بعد ایک آدمی ٹرے میں ایک بوتل اور تین گلاس رکھے اندر آیااور اس نے ایک ایک گلاس تینوں کے سامنے رکھااور پھر بوتل کھول کر اس نے تینوں گلاسوں میں شراب ڈالی اور پھر بوتل کا ڈھکن لگا کر اس نے بوتل وہیں میز پر رکھی اور ٹرے اٹھا کر واپس چلا گیا۔

"ہاں۔اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے"۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔والٹ نے کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔کیا تمہارا مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ہے"۔انتھونی نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"اگر ایسا ہو تو تم کیا کہو گے"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے اس کی پریشانی کو بھانپتے ہوئے کہا۔

"میں کہوں گا کہ تم نے شیروں کی کچھار میں سر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے"۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا تو والٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں تو معلوم ہے کہ والٹ کی ساری عمر شیروں کو ان کی ہی کچھار میں ہلاک کرنے میں گزری ہے اور پھر جب مورین بھی ساتھ ہو تو کسی شیر کی جرات ہے کی زندہ بچ سکے"۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا تو انتھونی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات ہیں"۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا۔

"ہاں تم سے زیادہ ہیں"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا۔

"مجھے ان کے بارے میں تفصیلات چاہئیں تاکہ میں ان کے خلاف کام کا آغاز کر سکوں"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں ان کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔آج تک کسی کو اس بات کا علم نہیں ہو سکا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کون ہیں، ان کے کیا نام ہیں، کہاں رہتے ہیں اور ان کا ہیڈ کواٹر کہاں ہے۔یہ ایک ایسا راز ہے جس کا واقعی کسی کو علم نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے جواب دیا۔

"علی عمران کے بارے میں تو سب جانتے ہیں۔وہ تو اوپن رہتا ہے"۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"ہاں لیکن وہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے۔بقول اس کے وہ فری لانسر ہے اور جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف چاہتا ہے اس کی خدمات حاصل کر لیتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا۔

"بہر حال وہ لازماً ان کے بارے میں جانتا ہو گا۔اس کے بارے میں تو تم تفصیل جانتے ہو گے"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"ہاں۔میں ہی کیا اس کے بارے میں تو سب جانتے ہیں وہ تو شیطان کی طرح مشہور ہے لیکن ایک بات بتا دوں کہ وہ ایک ایسا عفریت ہے جس سے ٹکرا کر آج تک کوئی زندہ نہیں بچ سکا"۔انتھونی نے کہا۔

"میں اس سے بھی بڑا عفریت ہوں تم اس بات کو چھوڑو اور اس کے متعلق جو کچھ بھی جانتے ہو وہ بتا دو"۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس بارے میں تو تمہیں بھی معلوم ہو گا کہ وہ کہاں رہتا ہے اور اس کا حلیہ کیا ہے۔اس کا مزاج کیسا ہے"۔انتھونی نے کہا۔

:میں نے اسے دیکھا ہوا ضرور ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ یہاں دارالحکومت میں ہی رہتا ہے لیکن تفصیل کا علم نہیں ہے"۔والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے اور یہاں رابرٹ روڈ پر ایک بہت بڑی عمارت ہے جسے رانا ہاؤس کہا جاتا ہے۔کسی رانا تہور علی صندوق کی ملکیت ہے جو بقول عمران نے کوئی بڑا جاگیر دار ہے اور عمران کا دوست ہے اس میں عمران کے دو نیگرو ماتحت رہتے ہیں۔ان میں سے ایک تو جوزف ہے جو افریقی ہے اور دوسرا ایکریمیا کی مشہور پیشہ ور قاتل تنظیم ماسٹر کلرز کا جوانا ہے جو اب عمران کا ماتحت ہے۔عمران سنٹرل اینٹلی جنس بیورہ کے ڈائیریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن کا اکلوتا بیٹا ہے لیکن باپ سے اس کے تعلقات کشیدہ ہیں اور سنٹرل اینٹلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض اس کا گہرا دوست ہے۔بس یہی معلوبات ہیں اور یہی باتیں سب جانتے ہیں"۔۔۔۔۔اتتھونی نے کہا۔

اس کا فون نمبر"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے پوچھا۔

معلوم کرنا پڑے گا کیونکہ ہم سب تو اس سے اس طرح ڈرتے ہن جیسے انسان موت کے فرشتے سے ڈرتا ہے۔اس لیئے کبھی اس سے رابطہ ہی نہیں کیا"۔۔۔۔۔۔انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معلوم کر کے بتاؤ میں تمہارے سامنے اسے فون کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا تو انتھونی چونک پڑا۔

"نہیں والٹ یہاں سے تم فون مت کرو ورنہ اس نے معلوم کر لینا ہے اور پھر وہ میرے سر چڑھ دوڑے گا"۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا۔

"اوہ۔اس قدر خوف ہے تمہیں حیرت ہے"۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"وہ ہے ہی ایسا۔اس سے جس قدر آدمی دور رہے اتنا ہی محفوظ رہتا ہے۔بہر حال اس کا نمبر میں انکوائری سے معلوم کر کے تمہیں بتا دیتا ہوں ہوں"۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا اور ریسیور اٹھا کر اس نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائرکٹ کیا اور پھر انکوائری کت نمبر پریس کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"انکوئری پلیز"۔۔۔۔۔۔رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"کنگ روڈ پر رہنے والے علی عمران صاحب کا نمبر چاہئے"۔انتھونی نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتایا گیا جو لاؤڈر کی وجہ سے ساتھ بیٹھے ہوئے والٹ نے بھی سن لیا۔انتھونی نے شکریہ کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

"سن لیا تن نے یا نمبر دہراؤں"۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا۔

"میں نے سن لیا ہے اب مجھے کچھ اسلحہ چاہئے کیا تم مہیا کر سکو گے"۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"بالکل۔کیوں نہیں۔کون سا اسلحہ لسٹ مجھے دو"۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا تو والٹ نے جیب سے ایک لسٹ نکال کر اس کے سامنے رکھ دی۔

"کہاں چاہئے یہ اسلحہ تمہیں"۔۔۔۔۔۔انتھونی نے لسٹ پر سرسری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہیں منگوا دو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر ریسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کئے اور کسی کو کال کیا اور ریسیور رکھ دیا۔تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"مارکر یہ لسٹ لے جاؤ یہ اسلحہ مارکیٹ سے خرید کر یہاں لے آؤ جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔کوالٹی اعلیٰ ہونی چاہئے"۔انتھونی نے لسٹ آنے والے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مارکر نے کہا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"کیا تمہارا مشن صرف پاکیشیا سروس کے خلاف ہے یا تم حفظ ماتقدم کے طور پر ان کے خلاف کام کرنا چاہتے ہو"۔نوجوان کے جانے کے بعد انتھونی نے والٹ سے پوچھا۔

"مشن تو اور تھا اور ہم اس میں کامیاب بھی ہو گئے تھے لیکن پھر اچانک پاکیشیا سیکرٹ سروس بیچ میں کود پڑی اور مشن ناکام ہو گیا اس لئے اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ پہلے اس سیکرٹ سروس کا یا کم از کم اس عمران کا خاتمہ ہو جائے تو پھر دوبارہ اصل مشن مکمل کیا جائے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم اگر ناراض نہ ہو تو میرا مشورہ ہے کہ تم دونوں چند ماہ کے لئے واپس چلے جاؤ اسکے بعد خاموشی سے آکر اپنا مشن مکمل کر لینا کیونکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تمہارا مشن ناکام کیا ہے تو اب وہ تمہیں تلاش کر رہی

ہو گی اور یہ لوگ جس انداز میں کام کرتے ہیں اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے "۔۔۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا۔

"اس مشورے کا شکریہ لیکن والٹ جو فیصلہ کرے وہ بہر حال اسے پورا کرتا ہے اس لئے کم از کم اس عمران کا خاتمہ تو ضروری ہے "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے جواب دیا۔

"ایک بات پوچھوں۔سوچ کر جواب دینا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد قدرے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں پوچھو"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"کیا تم مارشل آرٹ میں اس عمران کا مقابلہ کر لو گے "۔انتھونی نے کہا۔

"تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے۔وجہ "۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ عمران کو اگر تم چیلنج کر دو اور پھر مقابلے میں اسے شکست دے دو تو یقین کرو کہ وہ تمہارا مشن خود مکمل کر دے گا لیکن یہ بات یاد رکھنا مارشل آرٹ میں اس کا مقابلہ جوانا جیسا آدمی بھی نہیں کر سکا تھا"۔۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا۔

"کیا واقعی عمران اس پر تیار ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔والٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔جو کچھ میں اسکے متعلق جانتا ہوں وہ ایسا ہی کرے گا"۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا۔

"لیکن وہ دھوکا بھی تو کر سکتا ہے۔یہ اس کا شہر ہے یہاں اس کے ساتھی بھی ہوں گے "۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"نہیں اگر وہ تیار ہو گیا تو پھر دھوکا نہیں ہو گا لیکن یہ سوچ لو کہ اگر تم شکست کھا گئے ئ تو پھر تمہیں شکست تسلیم کرنی ہو گی "۔انتھونی نے کہا۔

"کیا میرا مقابلہ اس سے ہو سکتا ہے انتھونی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچانک خاموش بیٹھی ہوئی مورین نے کہا۔

"آپ۔عمران سے مقابلہ کریں گی"۔۔۔۔۔۔انتھونی نے ایسے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے یہ کام ناممکن ہو۔

"ہاں میں والٹ سے بھی بہتر لڑ سکتی ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔مورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی والٹ۔کیا مورین ٹھیک کہہ رہی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا۔

"ہاں۔مورین واقعی بہترین لڑاکا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ایک بار پھر سوچ لو کیونکہ ایک بار آگے بڑھنے کے بعد واپسی کا راستہ نہیں رہے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔انتھونی نے کہا۔

"اگر کبھی میں نے ضرورت محسوس کی تو میں تمہیں سون کر کے کہہ دوں گا۔ پہلے مجھے اپنے طور پر کام کرنے دو مجھے یقین ہے کہ میں اس سے سب کچھ اگلوا لوں گا"۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا تو انتھونی نے کندھے اچکائے اور خاموش ہو گیا۔

لاسٹر کلب کی پارکنگ میں کار روک کر عمران کار سے نیچے اتر رہا تھا کہ ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کے قریب آگیا۔

"باس مارٹن اندر موجود ہے لیکن وہ انتہائی وہمی آدمی ہے اس لئے وہ عام طور پر کسی سے نہیں ملتا البتہ عقبی طرف سے ایک راستہ سیدھا اس کے آفس میں جاتا ہے لیکن اس راستے پر تین چار مسلح افراد ہر وقت موجود رہتے ہیں اس لئے پہلے انہیں ٹھکانے لگانا ہوگا اس لئے میں سائیلنسر پسٹل لے آیا ہوں"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے سلام دعا کے بعد باقاعدہ رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا اس کے آفس میں پوچھ گچھ بغیر کسی مداخلت کے ہو جائے گی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اس کا آفس ساؤنڈ پروف ہے اور چونکہ وہ بہت کم کسی سے ملتا ہے اس لئے بغیر اس کی خصوصی اجازت کے کوئی اندر نہیں جاتا"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا یہ مسلح افراد ویسے کسی کو اس تک پہنچنے نہیں دیں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ کی قتل و غارت شروع کر دی جائے"۔ عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا ہے باس کہ وہ صرف فون پر بات کرتا ہے۔ بہت کم کسی سے ملاقات کرتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے آؤ بہرحال اس سے پوچھ گچھ انتہائی ضروری ہے"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا اور پھر عمران ٹائیگر کی رہنمائی میں کلب کی سائیڈ سے ہو کر عقبی طرف ایک بند گلی میں پہنچ گیا جس میں ایک دروازہ تو موجود تھا لیکن دروازہ بند تھا اور دروازے میں باقاعدہ ایک سوراخ بنا ہوا تھا جس میں سے اندر موجود آدمی کا صرف چہرہ ہی نظر آسکتا تھا۔

"باس آپ ذرا سائیڈ میں ہو جائیں ورنہ یہ دروازہ نہیں کھلے گا"۔۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"جب معاملہ احتیاط کا نہ ہو تو پھر کیسی احتیاط۔ آؤ۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے خود ہی دروازے پر دستک دی"۔ دوسرے لمحے اس سوراخ میں سے ایک چہرہ نظر آنے لگا۔

"کون ہو تم اور ادھر کیوں آئے ہو"۔۔۔۔۔ اندر سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"مجھ سے رقم کا تھیلا لے لو۔ پچاس لاکھ روپے ہیں اور اپنے باس کو پہنچا دو وہ اس کا منتظر ہوگا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے تھیلا"۔۔۔۔۔۔ اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کار میں"۔۔۔۔ عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

"اچھا" اس آدمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی لاک ہٹنے اور دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"چلو بھئی یہ کام میں نے کر دیا ہے باقی تم کر لو"۔۔۔۔۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے دروازے پر نظر آنے والا آدمی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل پیچھے جا گرا۔ ٹائیگر نے اس کے سینے پر زوردار ہاتھ مار کر اسے پیچھے اچھال دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا ٹائیگر کے دوسرے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی چیختا ہوا نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔ ٹائیگر اسے کراس کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا جبکہ عمران نے مڑ کر اطمینان سے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک تنگ سی راہداری تھی جو تھوڑا آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ دور سے چیخنے اور گرنے کی آوازیں سنائی سے رہی تھیں اس لئے عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر راستہ صاف کرنے کے کام میں مصروف ہے۔ وہ اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے موڑ کی دوسری طرف تین افراد فرش پر پڑے ابھی تک تڑپ رہے تھے جبکہ ٹائیگر ایک دروازے کے سامنے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا ہوا تھا۔

"آیئے باس میں نے راستہ صاف کر دیا ہے"۔۔۔۔۔۔ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم یہاں باہر ٹھہرو گے تاکہ کوئی مداخلت نہ ہو سکے۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے بھاری دروازے کو دبا کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"تم۔ تم کون ہو"۔۔۔۔۔۔ایک سائیڈ پر صوفے پر توریباً نیم دراز بھاری جسم اور چوڑے جبڑے والے آدمی نے اسے اندر آتا دیکھ کر چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت سیدھا ہو گیا۔

"میرا نام علی عمران ہے مارٹن"۔۔۔۔۔عمران نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔

"علی عمران۔ کون علی عمران۔ تم یہاں تک پہنچ کیسے گئے"۔ مارٹن نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ مارٹن باہر موجود تمہارے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور میں صرف تم سے چند معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔۔عمران نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور بھاری اور خاصے طاقتور جسم کے مالک ہونے کے باوجود مارٹن جھٹکے سے واپس صوفے پر بیٹھ جانے پر مجبور ہو گیا۔

"مم۔ مگر۔ مگر"۔۔۔۔۔۔مارٹن نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو عمران کا دوسرا بازو گھوما اور مارٹن چیختا ہوا صوفے پر ہی گر گیا۔

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ تو"۔۔۔۔۔۔عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ مارٹن پر ہاتھ اٹھاؤ تم"۔۔۔۔۔۔مارٹن نے یکلخت ہزیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چیختا ہوا صوفے کی دوسی سائیڈ پر جا گرا اور پھر وہ جھٹکے سے سیدھا ہو رہا تھا کہ عمران کا بازو گھوما اور وہ دوسری سائیڈ پر جا گرا۔ مارٹن کی ناک اور منہ دونوں سے خون کی لکیریں نکلنے لگی تھیں۔

"تت۔تت۔تم"۔۔۔۔۔مارٹن نے اسبار سیدھا ہو کر بیٹھنے کے بجائے وہیں پڑے پڑے کہا۔اس کے چہرے پراب قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس بار اگر تم نے اٹھنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔مجھے خالی ہاتھ وحشی سانڈوں کی گردنیں توڑنے کے ایک سو ایک طریقے آتے ہیں۔سمجھے"۔۔۔۔۔۔عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ٹھیک ہے میں اب نہیں اٹھوں گا"۔۔۔۔مارٹن کی ساری اکڑفوں عمران کے دو تھپڑوں سے ہی ہوا ہو گئی تھی اور پھر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس نے اپنی آستینوں سے ناک اور منہ سے نکلنے والا خون صاف کرنا شروع کر دیا۔

"کارمن سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری کروبن کے لئے تم نے دو چار روز کے اندر کام کیا ہے۔شاید اس کے آدمیوں کو کوئی رہائش گاہ مہیا کی ہے،کار اور اسلحہ مہیا کیا ہے یا پھر کاغذات تیار کر کے دیئے ہیں۔بس ان کی تفصیل بتا دو۔تمہیں یہ تو معلوم ہی ہو گیا ہو گا کہ کروبن نے ایئرپورٹ پر دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے"۔۔۔۔۔عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔تم۔تمہارا تعلق پولیس سے ہے"۔۔۔۔۔۔مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہ پولیس سے نہ کسی سرکاری ایجنسی سے ہے۔کروبن ہلاک ہو گیا ہے جبکہ ان لوگوں سے ہم نے رابطہ کرنا ہے جنہیں اس نے تم سے سہولیات لے کر دی ہیں لیکن کروبن اس بارے میں کوئی بیان دیئے بغیر ہلاک ہو

گیا البتہ اس نے پہلے جو رپورٹ ہیڈ کوارٹر کو دی تھی اس کے مطابق اس نے کوئی کام لاسٹر کلب کے مارٹن سے کرایا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے سرد لہجے میں کہا تو مارٹن حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"لیکن۔لیکن تم تو مقامی ہو"۔۔۔۔مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میک اپ کا فن کافی ترقی کر گیا ہے مارٹن اس لئے تن اپنے ذہن پر زور ڈالنا چھوڑ دو"۔۔۔۔۔۔عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

وہ اس کے سامنے کھڑا تھا لیکن دوسرے لمحے عمران اچھل کر پیچھے ہٹا تو مارٹن جس نے اچانک اس کے پیٹ پر ٹکر مار کر اسے گرانے کی کوشش کی تھی سنبھل نہ سکا اور چیختا ہوا منہ کے بل سیدھا قالین پر جا گرا۔پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے پہلو میں لات ماری اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا مارٹن چیخ کر سائیڈ پر گرا اور پھر کروٹ لے کر پشت کے بل ہو گیا۔اسی لمحے عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا اور مارٹن کے عمران کی ٹانگ پکڑنے کے لئے اٹھنے والے دونوں ہاتھ ڈھیلے ہو کر واپس قالین سے جا ٹکرائے۔اس کے جسم نے جھٹکے کھانے شروع کر دیئے اور اس کا چہرہ تیزی سے اس قدر مسخ ہوتا چلا گیا جیسے کسی نے اس کے چہرے پر کسی مسخ شدہ آدمی کا ماسک چڑھا دیا ہو۔

"بولو کیا کام کیا ہے تم نے۔ورنہ"۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے پیر کو تھوڑا سا واپس موڑتے ہوئے کہا تو مارٹن کا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

"مم۔ مم۔ بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ فارگاڈ سیک یہ کیا ہے۔ یہ ہولناک عذاب ہے"۔۔۔۔۔۔مارٹن کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکل رہے تھے۔

"بتاؤ ورنہ"۔۔۔۔۔عمران نے دوبارہ پیر کو موڑتے ہوئے کہا اور پھر واپس موڑ لیا۔

"وہ۔ وہ ایک مرد اور ایک عورت کے اصل کاغذات بنا کر دیئے تھے اور ایک کوٹھی اور کار دی تھی۔ بس۔ بس یہی کام تھا"۔ مارٹن کے منہ سے اس بار اس انداز مُں الفاظ نکلے جیسے الفاظ اس کی خواہش کے بغیر خود بخود اس کیٔ منہ سے نکلتے چلے آرہے ہوں۔

"جو کاغذات بنائے ہیں ان کی تفصیل۔ ان پر موجود تصویروں کے حلیے بتاؤ اور نام بتاؤ"۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا تو مارٹن نے تفصیل سے جواب دے دیا۔

"کون سی کوٹھی دی ہے انہیں۔ بتاؤ" عمراننے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ریڈ لائن کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ بی بلاک"۔۔۔۔۔۔۔۔۔مارٹن نے جواب دیا۔

"وہاں کا فون نمبر"۔۔۔۔۔۔۔عمران نے پوچھا تو مارٹننے فون نمبر بھی بتادیا۔

"تمہارے علاوہ اور کس کو اس کوٹھی کا علم ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے پوچھا۔

"کسی کو نہیں۔ وہ میری ذاتی رہائش گا تھی"۔۔۔۔۔مارٹننے جواب دیا۔

"کیا ان لوگوں کو جانتے ہوں جو اس میں رہ رہے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ وہاں کون رہ رہا ہے۔ یہ لنے کروبن سے انتہائی بھاری رقم لی تھی اور کروبن نے کہا تھا کہ میں کسی طرح بھی وہاں کوئی رابطہ نہ کروں۔ جب کوٹھی خالی ہو گی تو وہ مجھے خود بتادے گا"۔۔۔۔۔۔مارٹن نے جواب دیا۔ وہ اب اس طرح عمران کے سوالوں کے جواب دے رہا تھا جیسے کوئی ماتحت اپنے باس کے سوالوں کا جواب دیتا ہے۔

"وہاں کار بھی موجود ہو گی"۔۔۔۔۔۔۔عمراننے پوچھا۔

"ہاں سرخ رنگ کی کار ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔مارٹن نے جواب دیا۔

"اس کا نمبر بتاؤ اور سنو کوئی غلط بیانی نہ ہو ورنہ جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹ جائے گی"۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ پلیز مجھے مت مارو۔ یہ عذاب ہٹالو"۔۔۔۔۔مارٹن نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"کار کا رجسٹریشن نمبر بتاؤ"۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا تو مارٹنن ے رجسٹریشن نمبر بتادیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا پیر تیزی سے مڑا اور مارٹن کے منہ سے خرخراہٹ کی آواز نکلی اور دوسرے لمحے اس کے جسم نے جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے پیر ہٹایا اور ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو مارٹن نے بتائے

تھے۔دوسر طرف سے گھنٹی بجتی رہی لیکن کافی دیر تک جب کسی نے ریسیور نہ اٹھایا تو عمران نے ریسیور کریڈل پر رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کوئی مداخلت تو نہیں ہوئی"۔۔۔۔۔۔عمران نے باہر موجود ٹائیگر سے پوچھا۔

"نہیں باس"۔۔۔۔۔۔ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے چلو آؤ چلیں۔مارٹن ختم ہو گیا ہے"۔۔۔۔۔۔عمراننے عقبی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ راہداری میں موجود لاشوں کو پھلانگتے ہوئے عقبی دروازے سے نکل کر گلی میں پہنچ گئے۔ٹائیگر نے دروازہ بند کر دیا۔

"ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو"۔۔۔۔۔۔عمراننے پارکنگ میں موجود اپنی کار کے قریب پہنچ کر ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔ٹائیگر نے کہا اور خاموشی سے واپس مڑ گیا۔عمراننے کار ہوٹل سے باہر نکالی اور پھر اسے ایک فون بوتھ کے قریب لے جا کر روک دیا اور پھر نیچے اتر کر وہ فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔اس نے کارڈ ڈال کر ریسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔۔رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ایک کار کا نمبر نوٹ کر واور ممبرز کو کہہ دو کہ وہ اس کار کو تلاش کریں"۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مارٹن کا بتایا ہوا نمبر دہرایا۔

"کلر اور ماڈل کی کوئی تفصیل ہے عمران صاحب"۔۔۔۔۔۔بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ہاں ڈاٹسن کار ہے سرخ رنگ کی اور سنو جولیا سے کہہ دو کہ وہ ریڈ لائن کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ بی بلاک پر پہنچ جائے میں وہیں جا رہا ہوں۔میرا خیال ہے کہ کوٹھی میں والٹ اور اس کی ساتھی عورت مقیم ہیں"۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ہدایات دے دیتا ہوں"۔۔۔۔۔۔بلیک زیرو نے کہا۔

"کار کو اگر ٹریس کیا جائے تو اسکی نگرانی کی جائے اور مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی جائے"۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا اور س کے ساتھ ہی اس نے ریسیور رکھا اور کارڈ نکال کر فون بوتھ سے نکل دوبارہ کار میں آ کر بیٹھ گیا۔چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے ریڈ لائن کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔یہ کالونی ابھی حال ہی میں تعمیر ہوئی تھی اور پاکیشیا کے شمالی حصے میں تھی اس لئے وہاں تک پہنچتے پہنچتے عمران کو کافی وقت لگ گیا۔عنران نے کار کالونی کی ایک سائیڈ میں روکی اور سائیڈ سیٹ ہٹا کر اس نے اندر موجود باکس کو کھولا اور اس میں سے مخصوص ساخت کا پسٹل نکال کر اس نے میگزین چیک کیا۔میگزین بے ہوش کر دینے والی انتہائی زور اثر گیس کے کیپسولوں سے بھرا ہوا تھا۔عمران نے پسٹل جیب میں رکھا اور پھر باکس میں سے ایک ڈبہ اٹھا کر اس نے اسے کھولا۔اس میں ماسک موجود تھے۔عمران نے ایک ماسک لیا اور اسے ڈیش بورڈ کے خانے پر رکھ

کراس نے ڈبے کو بند کر کے واپس باکس میں رکھا اور پھر سیٹ بند کر کے وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ پھر عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور ماسک اٹھا کر اپنے چہرے اور سر پر چڑھایا اور بیک مرر میں دیکھتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھوں سے تیزی سے اسے مخصوص انداز میں تھپکانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں تک تھپکانے کے بعد اس نے بیک مرر میں جائزہ لیا تو وہ اب وہ غیر ملکی بن چکا تھا۔ اس نے کار کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر آیا۔ جولیا کی اسے فکر نہ تھی کیونکہ وہ اس کی کار پہچانتی تھی۔ اس نے ماسک میک اپ اس لئے کیا تھا کہ والٹ یقیناً اسے پہچانتا ہو گا اس لئے اگر اس نے اسے دیکھ لیا تو پھر وہ فرار بھی ہو سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے جولیا کی کار کو تیزی سے آتے ہوئے دیکھا اور پھر جولیا نے کار عمران کے پاس روک دی۔

"کار سائیڈ پر لگا دو جولیا۔ جلدی کرو میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی اور پھر نیچے اتر آئی۔

"آؤ اب ہم نے اس کوٹھی کو چیک کرنا ہے جہاں یہ والٹ اور اس کی ساتھی عورت رہتی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیسے اس کوٹھی کا پتہ چلا"۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اس انداز میں چل رہے تھے جیسے چہل قدمی کر رہے ہوں تاکہ اگر کوئی ان کی نگرانی کر بھی رہا ہو تو اسے شک نہ پڑ سکے۔

"تمہاری دی ہوئی ٹپ کی وجہ سے ممکن ہو سکا"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مارٹن والی ٹپ"۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا،

"ہاں۔ چیف نے بتایا تھا کہ یہ ٹپ تم نے دی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم نے اسے تلاش کیسے کیا تھا"۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

میں نے ٹائیگر کی خدمات حاصل کر لی تھیں اور ٹائیگر نے سونگھ کر بتا دیا کہ لاسٹر کلب کا مارٹن ہی وہ مارٹن ہے جس کے نام سے جولیا کی خوشبو آ رہی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"لیکن تم شاید نزلے کے دائمی مریض ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا نے اس پر طنز کی اہے کہ اسے جولیا کی خوشبو کیوں نہیں آئی۔

"خوشبو کی زیادتی کی قوت شامہ کو بیکار کر دیتی ہے اور میرے ساتھ یہی ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جوب دیا تو اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"وہ سامنے کوٹھی ہے۔ کوٹھی نمبر آٹھ بی بلاک"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بغیر اشارہ کئے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"چلتی رہو کیونکہ حرکت میں برکت ہوتی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ کافی فاصلہ طے کرنے پر وہ ایک فون بوتھ کے سامنے رکا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر اس میں ڈالا اور پھر ریسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے ریسیور نہی اٹھایا تو عمران نے ریسیور رکھ دیا اور کارڈ نکال لیا۔

"میرا خیال ہے کہ کوٹھی خالی ہے۔ یہ لوگ کہیں گئی ہوئے ہیں اس لئے اب ہمیں اندر جانا چاہیئے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پھر تو ہمیں عقبی طرف سے جانا ہوگا"۔۔۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

" نہیں تم سامنے کے رخ پر جاؤ میں عقبی طرف سے جاتا ہوں۔ یہ لوگ سرخ رنگ کی ڈاٹسن کار میں ہوں گے۔ اگر یہ کار کوٹھی کے سامنے رکے تو ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع کر دینا اگر میرے اندر پہنچنے تک یہ لوگ اندر نہ آئے تو پھر میں تمہیں کال کرلوں گا اور تم عقبی طرف سے آجانا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا کے سر ہلا نے پر وہ تیزی سے سڑاک کراس کر کے دوسری طرف سائیڈ میں جانے والی گلی میں داخل ہو گیا جبکہ جولیا سیدھی آگے بڑھتی چلی گئی۔ کوٹھی پر چاردیواری زیادہ اونچی نہ تھی اس لئے عمران نے موقع دیکھتے ہی جمپ لگایا اور ایک لمحے کے لئے دیوار پر رک کر وہ اندر کود گیا۔ چند لمحوں تک وہ دبا رہا لیکن جب اسے احساس ہو گیا کہ کوٹھی واقعی خالی ہے تو وہ سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا سامنے رخ پر آیا اور پھر اس نے پوری کوٹھی چیک کر لی۔ کوٹھی واقعی خالی تھی۔ وہ واپس عقبی طرف آگیا۔ اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا بٹن بہر کھینچا اور پھر اسے مخصوص انداز میں مزید کھینچ کر اس نے سوئیوں کو مخصوص ہندسوں پر ایڈجسٹ کر کے بٹن کو ذرا سا پریس کیا تو کھڑی کے ڈائل پر ایک ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ نزلے کا دائمی مریض بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کسی ڈاکٹر کو کال کرو۔ نزلہ تو بڑا موذی مرض ہوتا ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"نزلے کا علاج سنا ہے کہ لیڈی ڈاکٹر زیادہ آسانی سے کرلیتی ہے۔ بشر طیکہ وہ ڈاکٹر کم اور لیڈی زیادہ ہو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اوور اینڈ آل اس لئے کہدیا کہ کھڑی کے ڈائل کے درمیان ایک چھوٹا سا نقطہ جلنے بجھنے لگا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کوئی اور بھی کال کر رہا ہے۔ عمران نے ونڈ بٹن کو کھینچ کر ایک بار پھر دوسرے مخصوص ہندسوں پر ایڈجسٹ کیا تو بارہ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

ہیلو۔ ہیلو۔ صفدر کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ کھڑی میں سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب مطلوبہ کار کو ٹریس کر لیا گیا ہے وہ ریڈ لائنن کالونی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کتنی دیر میں پہنچ جائے گی ریڈ لائن کالونی تک۔ میں وہیں سے بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

نصف گھنٹہ لگ جائے گا۔ اوور"۔۔۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اوکے۔یہ ریڈلائن کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ بی بلاک پہنچے گی اس لئے تم نگرانی چھوڑ کر دوسرے راستے سے آجاؤتاکہ نگرانی چیک نہ کی جاسکے لیکن کوٹھی کے باہر سے نگرانی کرتے رہناالبتہ ضرورت پڑنے پر میں تمہیں خود کال کرلوں گا۔اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔۔۔عمران نے کہااور ونڈ بٹن پریس کرکے وہ تیزی سے عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اسے یقین تھا کہ جولیااب تک عقبی طرف پہنچ چکی ہو گی۔اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ جولیاوہاں آگئی۔

"آجاؤاندر وہ لوگ آرہے ہیں ابھی صفدر کی کال آئی ہے"۔عمران نے کہاتو جولیانے اثبات میں سرہلادیااور اندر آگئی تو عمران نے دروازہ بند کیااور پھر جولیاکو ساتھ لے کر تیزی سے کوٹھی کے فرنٹ پر آگیا۔

"یہیں اوٹ لے لو۔یہ لوگ جیسے ہی کار سے اتریں گے میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دوں گا تم مخصوص آواز سنتے ہی سانس روک لینا"۔۔۔۔۔۔۔عمران نے کہاتو جولیانے اثبات میں سرہلادیااور پھر دونوں برآمدے کے بڑے بڑے ستونوں کی اوٹ میں ہوگئے۔ان کی نظریں پھاٹک پر جمی ہوئی تھیں جس میں زوراثر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول موجود تھے۔

والٹ اور مورین کی کار تیزی سے ایک سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔

"اب کیاپروگرام ہے تمہارا"۔۔۔۔۔۔۔مورین نے کہا۔

"کنگ روڈ پہنچ کر اس عمران کا فلیٹ چیک کریں گے اور پھر اگر ممکن ہو سکاتو اس عمران کو بے ہوش کرکے اس سے اس کے فلیٹ میں ہی دو باتیں کرلیں گے۔مجھے یقین ہے کہ اس کی زبان میں کھلوالوں گا"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہااور مورین نے اثبات میں سرہلادیا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ کنگ روڈ کہاں ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔مورین نے چند لمحے خاموش رہ کر پوچھا۔

"ہاں میں نے شہر کے نقشے کا بغور مطالعہ کیاہے"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے جواب دیااور مورین نے ایک بار پھراثبات میں سرہلادیااور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں کنگ روڈ پہنچ گئے۔والٹ نے کار کی رفتار آہستہ کردی اور پھراس نے فلیٹس چیک کرنے شروع کر دیئےاور پھرانہیں مطلوبہ فلیٹ نظر آگیا۔والٹ کار آگے لے گیا اور پھراس نے کارایک فون بوتھ کے قریب روک دی اور نیچے اتر کر فون بوتھ میں داخل ہوا۔اس نے جیب سے کارڈ نکال کر مظلوبہ خانے میں ڈالااور پھر ریسیور اٹھاکر اس نے انکوائری سے معلوم کئے گئے عمران کے نمبرپرس کرنے شوع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہاہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

عمران صاحب سے بات کرائیں میں ان کا دوست رچرڈ بول رہاہوں گریٹ لینڈ سے"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے گریٹ لینڈ کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صاحب موجود نہیں ہیں جناب۔آپ کوئی پیغام دیناچاہیں تودے دیں"۔۔۔۔۔۔دوسے طرف سے کہا گیا۔

"کب تک آجائیں گے"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے پوچھا۔

"ان کا کوئی پتہ نہیں ہے جناب آجائیں تو چند منٹ میں آجائیں نہ آئیں تو کئی کئی دن نہ آئیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"عام طور پر کس وقت مل جاتے ہیں۔رات کو تو آہی جاتے ہوں گے"۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"جی صاحب عام طور پر تو آہی جاتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔سلیمان نے جواب دیا۔

"اوکے پھر میں رات کو ہی فون کروں گا"۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہااور ریسیور رکھ کر اس نے کارڈ واپس نکالااور فون بوتھ سے باہر آکر دوبارہ کار میں آکر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔۔۔۔۔مورین نے پوچھا۔

"عمران فلیٹ پر موجود نہیں اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ کس وقت آئے اس لئے واپس اپنی کوٹھی چلتے ہیں۔ وہاں سے فون کرتے رہیں گے جب وہ موجود ہو گا پھر آئیں گے"۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہااور کار آگے بڑھا دی۔

"اس کا دوسرا ٹھکانہ بھی تو انتھونی نے بتایا تھا۔وہ جہاں بقول اس کے نیگرو رہتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔مورین نے کہا۔

"نہیں وہ انتھونی کے بقول کافی بڑی عمارت ہے اور وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس پوری طرح کارآمد نہ ہو سکے گی۔ یہ فلیٹ چھوٹا سا ہے یہاں آسانی سے کام بن جائے گا اور ہمیں کوئی جلدی بھی نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ انتھونی کی بات مان لی جائے اور اس عمران کو فائیٹ میں شکست دی جائے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔چند لمحے خاموش رہنے کے بعد مورین نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم بے چین ہو رہی ہو لیکن تم فکر نہ کرو میں پہلے اس سے پاکیشیا سیکریٹ سروس کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں پھر تمہیں بھی موقع ملے گا"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو مورین بے اختیار ہنس پڑی۔

"مطلب ہے کہ عمران کی گردن توڑنے کا کام تم مجھ سے لینا چاہتے ہو"۔۔۔۔۔۔مورین نے ہنستے ہوئے کہا۔

گردن توڑنے کی ضرورت ہی نہیں ہے تم سامنے آجاؤ گی تو عمران کا ویسے ہی خاتمہ ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو مورین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ لیکن سڑک کا موڑ مڑتے ہی والٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔۔۔مورین نے اسے چونکتے دیکھ کر پوچھا۔

" میرا خیال ہے کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔ ایک نیلے رنگ کی کار کو میں پچھلی سڑک سے اپنے پیچھے دیکھ رہا ہوں "۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

" نگرانی۔ لیکن کیوں وہ ہمیں کس طرح پہچان سکتے ہیں "۔۔۔۔۔۔ مورین نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کچھ تو ہوا ہے "۔۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا لیکن پھر ایک مڑنے پر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ نیلے رنگ کی کار دوسری طرف مخالف سمت کو مڑ گئی تھی۔

" کار تو دوسری طرف مڑ گئی ہے "۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

" ہاں اور یہ سمت ایسی ہے کہ نگرانی کرنے والے ادھر نہیں آسکتے اس لئے میرا شک غلط تھا "۔۔۔۔ والٹ نے کہا اور مورین نے بھی اطمینان بھرا سانس لیا۔ اس کے ستے ہوئے چہرے پر بھی اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

" یہی بات میری سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ آخر ہماری نگرانی کون کر سکتا ہے "۔۔۔۔۔ مورین نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو والٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تقریباً نصف گھنٹے بعد اس کالونی میں داخل ہوئے جس میں ان کی رہائش گاہ تھی۔ والٹ نے کار پھاٹک کے سامنے جا کر روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے ایک مخصوص انداز میں بنی ہوئی چابی نکالی اور اسے پھاٹک میں لگے ہوئے خود کار تالے میں ڈال کر پہلے جب دائیں اور پھر بائیں طرف گھمایا تو کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی تالا کھل گیا۔ والٹ نے چابی کی ہول سے نکالی اور

اسے جیب میں ڈال کر وہ کار کی طرف مڑا۔ اس کے ساتھ ہی پھاٹک میکانکی انداز میں خود بخود کھلتا چلا گیا۔ پھاٹک میں ایسا میکانکی نظام نصب تھا کہ تالا کھلنے کے ایک منٹ بعد وہ خود بخود کھل جاتا تھا اور خود کار تالا بھی خود بخود لاک ہو جاتا تھا اس لئے والٹ کو خود پھاٹک کے پٹ کھولنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر والٹ نے کار اسٹارٹ کی اور اسے چلاتا ہوا پورچ میں پہنچ گیا۔ اس کے عقب میں پھاٹک خود بخود بند ہو گیا۔

" کیا ہوا "۔۔۔۔۔۔ مورین نے کار کا دروازہ کھولنے ل کے لئے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے چونک کر والٹ سے مخاطب ہو کر کہا کیونکہ والٹ کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کسی کی مخصوص بو سونگھ رہا ہو۔

" میرا خیال ہے کوٹھی خالی نہیں ہے۔ مجھے یوں احساس ہو رہا ہے کہ یہاں کچھ لوگ موجود ہیں "۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہاں کون آسکتا ہے۔ تمہارے ذہن میں شاید ابھی تک نگرانی والی بات چھائی ہوئی ہے "۔۔۔۔۔۔۔۔ مورین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ابھی رک جاؤ میری چھٹی حس غلط اطلاع نہیں دے سکتی "۔ ولٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ ہی مورین بھی کار سے باہر آ گئی۔ وہ بھی بے حد چوکنا نظر آرہی تھی۔ وہ دونوں بے حد چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے لیکن جب کچھ دیر

گزر جانے کے باوجود وہاں کسی قسم کی کوئی حرکت سامنے نہ آئی ے و والٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لے کر مشین پسٹک واپس جیب میں رکھ لیا۔

"تمہارا خیال درست ہے مورین میں واقعی کچھ ضرورت سے زیادہ ہی محتاط ہو گیا ہوں۔ بہر حال آؤ"۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے مورین سے کہا تو مورین کے چہرے پر بھی اطمینان کے تثرات ابھر آئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ دونوں آگے قدم بڑھاتے اچانک ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دیں اوراس کے ساتھ ہی ان کے قدموں کے سامنے فرش پر دو کیپسول گر کر پھٹے۔ وہ دونوں یہ دیکھ کر اچھلے ہی تھے کہ اچانک انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں کو کسی نے انتہائی تیز رفتار سیلنگ فین کے ساتھ باندھ دیا ہو۔ والٹ نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن ذہن کے گھومنے کی رفتار اور تیز ہوتی چلی گئی۔ اور پھر یکلخت جیسے سب تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جیسے گہری تاریکی میں روشنی کے نقطے پیدا ہوتے ہیں اسی طرح والٹ کے ذہن میں روشنی کے نقطے پیدا ہوئے اور پھر آہستہ آہستہ پھیلتے چلے گئے۔ جب تک اس کے تاریک ذہن میں پوری طرح روشنی پھیلی تو اس کی آنکھیں بے اختیر رکھل گئیں لیکن آنکھیں کھل جانے کے باوجود اس کا ذہن پوری طرح کام نہ کر رہا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اپنے جسم کو سمیٹنا چاہا لیکن اس کوشش کے ساتھ ہی اس کے ذہن کو جھٹکا سالگا اور اس کے ساتھ ہی اسے ماحول کا پوری طرح ادراک ہونا شروع ہو گیا۔ اس نے چونک کر سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ایک نوجوان مرد اور ایک عورت کو دیکھا جن کے ساتھ ہی دو قوی ہیکل نیگرو موجود تھے اور پھر اس نے گردن گھمائی تو ساتھ والی کرسی پر مررین بھی موجود تھی لیکن است دیکھتے ہی والٹ کے

ذہن کو ایک اور جھٹکا لگا کیونکہ مورین اپنی اصل شکل میں تھی۔ اس کا کارمن میک اپ غائب ہو چکا تھا۔ یہ ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ تھا اور وہ دونوں راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ مورین کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہو رہے تھے لیکن ابھی اس کی آنکھیں نہ کھلیں تھیں۔ والٹ نے سامنے بیٹھے افراد پر اپنی توجہ مرکوز کر دی اور چند لمحوں بعد اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا کیونکہ سامنے بیٹھے نوجوان کو وہ پہچان گیا تھا۔ وہ علی عمران تھا وہی علی عمران جس کے فلیٹ پر اس نے فون کیا تھا۔

"اب کیا محسوس کر رہے ہو والٹ"۔۔۔۔۔۔ اچانک عمران نے مسکرتے ہوئے کہا۔

"تم علی عمران ہو"۔۔۔۔۔۔ والٹ نے اس کے سوال کا جواب دینے کے بجائے کہا۔ وہ اب اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال چکا تھا۔ اسے احساس ہو چکا تھا کہ بازی پلٹ چکی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ عمران کو پکڑ کر پوچھ گچھ کرتا عمران نے اسے پکڑ لیا ہے اور اب یہ بات بہر حال یقینی ہو چکی تھی کہ یہ کاروائی اس کی رہائش گاہ پر ہوئی ہے اور عمران وہاں موجود تھا۔ اس کی چھٹی حس نے واقعی درست طور پر خطرے کا ادراک کر لیا تھا لیکن وہ شعوری طور پر اس اندازہ نہ کر سکا تھا۔

"بے حد شکریہ والٹ"۔ تم جیسے بین الاقوامی ایجنٹ کا مجھ جیسے کرائے کے ایجنٹ کو اس طرح پہچان لینے کا مطلب ہے کہ اب واقعی میری کوئی اہمیت بن گئی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمراننے مسکراتے ہوئے کہا تو والٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ۔یہ کیا ہے۔یہ میں کہاں ہوں۔کیا مطلب "۔۔۔۔۔۔اچانک مورین کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہم اس وقت عمران کی قید میں ہیں۔یہ سامنے عمران بیٹھا ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے مورین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاتون کا نام تو بے حد خوبصورت ہے مورین۔تم نہ جانے کیوں اس قدر خوبصورت نام لینے سے گریز کر رہے ہو"۔۔۔۔۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو والٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"مورین تو پہلی بار پاکیشیا آئی ہے تمہیں اس کے نام کا کیسے علم ہو گیا"۔۔۔۔۔۔۔ولٹ نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے خود ہی اپنی رہائش گاہ پر مورین کا نام لیا تھا"۔عمران نے جواب دیا تو ولٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"البتہ اب مجھے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مورین بھی اسٹارم کی انتہائی ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ ہے اور خاص طور پر مارشک آرٹ میں تو اس کی مہارت کے بڑے چرچے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ومران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔تمہاری بات درست ہے۔بہر حال اب تم کیا چاہتے ہو کھل کر بات کرو"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"تم پہلے اپنی کوشش کر لو کہ کسی طرح ان کرسیوں سے آزادی حاصل کر لو اس کے بعد تفصیل سے بات ہو گی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو والٹ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ جب سے اسے ہوش آیا تھا وہ غیر محسوس انداز میں کرسیوں کے راڈز سے اپنے آپ کو چھڑانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"کیا تم ذہن میں پیدا ہونے والے خیالات بھی پڑھ لیتے ہو۔حیرت ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ابھی میں اتنا بڑا سیکریٹ ایجنٹ نہیں بنا کہ بین الاقوامی ایجنٹوں کے ذہنوں میں آنے والے خیالات بھی جان سکوں۔جب سے تمہیں ہوش آیا ہے تم نے پہلے تو ٹانگ نیچے لے جا کر یہ چیک کیا کہ کیا تمہارا پیر کرسی کے عقب پائے تک پہنچ سکتا ہے یا نہیں پھر تم نے اپنا سانس روک کر اور جسم کو سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش کی ہے پھر تم نے اپنی دائیں ٹانگ کو موڑ کر پیچھے لے جانے کی کوشش کی ہے۔اس کے بعد تم نے اپنے دونوں پیر سامنے فرش پر رکھ کر انہیں دبا کر دیکھا کہ شاید کرسیوں کا میکنزم یہاں موجود ہو۔پھر تمہاری نظریں سوئچ بورڈ پر جم گئیں۔تم یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس میکنزم کا تعلق سوئچ بورڈ سے تو نہیں ہے البتہ یہ بات مجھے بھی معلوم ہے کہ یہ سب کچھ تم نے لاشعوری طور پر کیا ہے۔اگر تم اسے خیالات کہتے ہو اور بات ہے"۔عمران نے مسکرتے ہوئے وضاحت کی تو والٹ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تمہارے متعلق جو کچھ بتایا جاتا ہے وہ غلط نہیں ہے لیکن کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تم میری رہائش گاہ تک کیسے پہنچ گئے اور تم نے ہمیں اس میک اپ میں کیسے پہچان لیا"۔والٹ نے کہا۔

"ہاں اس میں اب چھپانے والی کوئی بات نہیں گئی۔ کروبن نے تو کچھ بتانے کے بجائے خود کشی کرلی تھی اور شاید اسلئے تم بے فکر ہو گئے تھے کہ اب تمہیں کسی طرح بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا لیکن میں نے معلوم کر لیا تھا کہ کارمن سفارت خانے کے لئے یہاں کا ایک آدمی مارٹن کام کرتا ہے اور لامحالہ تمہارے آدمی نے جو سیکنڈ سیکرٹری کے طور پر تھا بھی اسی سے کام لیا ہو گا تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے۔ چنانچہ میں نے مارٹن کو ٹریس کر لیا اور پھر مارٹن نے زبان کھول دی کہ اس نے کروبن کو ایک مرد اور ایک وعرت کے کارمن شہریت کے کاغذات بنوا کر دئے تھے اور ریڈلائن کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ بی بلاک دی تھی اور ایک سرخ رنگ کی کار بھی۔ اس کار کا نمبر اور دیگر تفصیلات بھی معلوم ہو گئیں۔ اس کے ساتھ جو کاغذات بنوا کر دئے تھے ان پر موجود تصویریں کے حلیے بھی معلوم ہو گئے۔ تمہاری کوٹھی کا فون نمبر بھی معلوم کر لیا گیا۔ جب وہاں فون کیا گیا تو تم وہان موجود نہ تھے اس لئے سیکرٹ سروس نے وہ کار تلاش کرنا شروع کر دی اور تمہارے حلیے بھی انہیں بتا دیئے گئے۔ اس دوران مس جالیا کے ستھ میں تمہاری کوٹھی پہنچ گیا۔ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ ہم دونوں عقبی طرف سے اندر داخل ہوئے تو مجھے رپورٹ مل گئی تھی کہ تمہاری کار کو چیک کیا گیا ہے اور تمہارا رخ ریڈلائن کالونی کی طرف ہی ہے تو میں نے ٹریس کرنے والے کو کہہ دیا کہ نگرانی چھوڑ کر کسی اور راستے سے ریڈلائن کالونی آجائے تاکہ تمہیں شک نہ پڑ سکے کیونکہ تم دونوں بہر حال پڑے نامور سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ پھر تم کوٹھی میں داخل ہوئے اور تم دونوں نے وہاں میری اور جولیا کی موجودگی کا احساس کر لیا لیکن پھر تم مطمئن ہو گئے تو میں نے بے ہوش کر دینے ولی گیس کے کیپسول فائر کر دیئے اس طرح تم دونوں بے ہوش ہو گئے۔ پھر تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں لایا گیا اس کے بعد تم دونوں کے میک اپ صاف کئے

گئے۔ اس کے بعد مورین کے بارے میں اسٹارم سے معلومات حاصل کی گئیں اور اب تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ومران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ مس جولیا کیا سیکریٹ سروس کی رکن ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"تم نے فلم کیسے حاصل کی تھی"۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے پاچھا تو عمران نے اس کی تفصیل بھی بتا دی۔

"اوکے بہر حال اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ میں اور مورین دونوں تمہارے اور پاکیشیا سیکریٹ سروس کے مقابلے میں مکمل طور پر شکست کھا گئے ہیں اور ہمارے دونوں مشن ہی بری طرح ناکام رہے ہیں۔ فلم بھی تم نے واپس حاصل کر لی ہے اور ہمیں بھی گرفتار کر لیا ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔والٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تم سے پوچھنے کے لئے میں نے تم دونوں کو ہوش دیلایا ہے کہ اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہم اس وقت بے بس ہیں عمران۔ اس لئے ہم کسی مشورہ دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ اب تم جو چاہے ہمارے ساتھ سلوک کر سکتے ہو۔ ہمیں بہر حال یہاں کے ایک ایکریمن ایجنٹ نے یہ آفر کی تھی کہ ہم تمہارے ساتھ جسمانی فائٹ کر لیں اگر ہم نے تمہیں شکست دے دی تو تم خود ہی ہمارا مشن مکمل کرادو گے اور اگر تم نے ہمیں شکست دے دی تو ہمیں شکست تسلیم کر کے واپس چلے جانا چاہیئے لیکن اس وقت مجھے یہ

اندازہ نہ تھا کہ تم ہمارے متعلق اس قدر تفصیل سے معلومات حاصک کر چکے ہو کیونکہ میں نے جو کچھ تمہارے بارے میں سن رکھا تھا اس کے مطابق یہ بات تمہاری فطرت میں نہ تھی اور اب میں خود تم سے شکست کھا جانے کا کھلے عام اعترف کر رہا ہوں اس لئے اب تم جو چاہو گے ویسا ہی ہو گا۔ تم چاہو تو ہمیں گولیوں سے اڑا دو۔ تم چاہو تو ہمیں زندہ چھوڑ دو۔ یہ سب اب تمہاری مرضی پر منحصر ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تم نے جسمانی فائٹ کے سلسلے میں کوئی بات نہیں کی"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس لئے نہیں کہ اب اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب ہم ذہنی طور پر شکست کھا چکے ہیں تو اب ہم جسمانی فائٹ میں بھی کامیاب نہ ہو سکیں گے"۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی سپورٹس مین سپرٹ کے مالک ہو والٹ اور میرے نزدیک یہ ایک ایسی خوبی ہے جو موجودہ دور میں عنقا ہوتی جا رہی ہے اس لئے اب میری بات غور سے سن لو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر تم دونوں کو ہلاک بھی کر دیا گیا تو اسٹارم حکام تمہاری بجائے دوسرے ایجنٹوں کو بھیج دیں گے اس لئے اگر تمہیں ہلاک کیا جائے تو اس کے ساتھ ہی اسٹارم میں کیمیائی ہتھیار بنانے والی لیبارٹری کو بھی تباہ کرنا ضروری ہو گا اور ہم ایسا بھی کر سکتے ہیں اور ایسا کرنے میں حق بجانب بھی ہوں گے کیونکہ اسٹارم نے ہماری لیبارٹری سے پرزہ چوری کرنے کی سازش کی ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ تمہیں آزاد کر دیا جائے لیکن اسٹارم حکام یہ وعدہ کریں کہ آئندہ وہ

اس معاملے میں پاکیشیا کا رخ نہیں کریں گے۔ اب تم خود بتاؤ کہ میں سیکرٹ سروس کے چیف کو کیا سفارش کروں"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر میں تمہیں یہ یقین دلا دوں کہ آئندہ اسٹارم کا کوئی ایجنٹ اس معاملے میں پاکیشیا کا رخ نہیں کرے گا تو کیا تم میری بات پر یقین کر لو گے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"تم محض ایک ایجنٹ ہو والٹ۔ ضروری نہیں کہ تم جو کچھ کہو اسے اسٹارم کے حکام بھی منظور کر لیں اس لئے مسئلہ صرف تمہارے وعدے سے حل نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر میں تمہاری بات اپنے چیف سے کرا دوں اور وہ وعدہ کر لے تب"۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"تمہارا مطلب لاسلکی کے چیف ہربرٹ سے ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو والٹ بے اختیار چونک پڑا۔ اسے واقعی عمران کی معلومات پر حیرت ہو رہی تھی۔

"ہاں لیکن تم چیف کو کیسے جانتے ہو۔ اس کا نام تو چند خاص افراد ہی جانتے ہوں گے۔ سب اسے چیف ہی کہتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس کا نام اس وقت سے جانتا ہوں والٹ جب ابھی وہ ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی سے متعلق تھا۔ پھر ایک اکرا یکسیڈنٹ میں اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اس کے بعد وہ فیلڈ میں کام کرنے کے قابل نہ رہا تو ریڈ ایجنسی سے اسے فارغ کر دیا گیا۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر منصوبہ بندی کرنے کا ماہر تھا اس لئے اسے ایکریمیا کی ایک اور ایجنسی میں شامل کر لیا گیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ اس ایجنسی کو چھوڑ کر اپنے آبائی وطن اسٹارم واپس چلا گیا ہے۔

تمہاری گرفتاری کے بعد میں نے سوچا کہ تمہارے چیف سے بات کر لوں۔ چنانچہ میں نے اس کا فون نمبر ٹریس کیا۔ اس وقت تک مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ اب وہ لاسلکی کا چیف بن چکا ہے اس لئے جب میں نے اس سے بات کی تو اس کی آواز سنتے ہی مجھے ہربرٹ یاد آگیا اور میں سمجھ گیا کہ ہربرٹ ہی اب لاسلکی کا چیف ہے۔ بہر حال میں نے اس سے تمہاری آواز اور لہجے میں بات کی اور اسے بتایا کہ حالات تمہارے خلاف ہو گئے ہیں تو اس نے کہا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے تمہیں یہ مشن مکمل کرنا ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ ہربرٹ کی کوئی مجبوری ہے کہ وہ تم جیسے ایجنٹ کو بھی داؤ پر لگانے کے لئے تیار ہے۔ چنانچہ میں نے مزید بات نہ کی اور بات ختم کر دی اس لئے میں نے تمہارے سوال کے جواب میں یہ بات کی ہے کہ ضروری نہیں کہ تمہارے ملک کے اعلیٰ حکام تمہاری بات مان جائیں گے ورنہ ذاتی طور پر تم جیسے سپورٹس مین سپرٹ کے حامل ایجنٹ کے وعدے پر مجھے مکمل یقین ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر تم خود بتاؤ کہ کیا ہونا چاہیئے"۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہارے چیف سیکرٹری سے بات کی جائے وہ لازماً تجربہ کار آدمی ہوں گے اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہیں سمجھ آ جائے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ بالکل نہ مانیں گے۔ وہ چیف سے بھی زیادہ ضدی آدمی ہیں اس لئے تم جو چاہو فیصلہ کرو"۔۔۔۔۔۔ ولٹ نے کہا۔

"او کے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک نیگرو کی طرف اس نے گردن موڑی۔

"جوزف"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے اس نیگرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔۔ نیگرو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ اور جولیا جا رہے ہیں ہمارے جانے کے بعد والٹ اور مورین کو آزاد کر دینا"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"والٹ اور مورین تم لوگ اس وقت چونکہ بے بس ہو اور پھر تم نے جس سپورٹس مین سپرٹ کا مظاہرہ کیا ہے اس کے بعد میرے لئے یہ مناسب نہیں کہ میں تم دونوں کو ہلاک کر دوں اس لئے میں تمہیں آزاد کر رہا ہوں۔ البتہ میں تمہیں بتا دوں کہ اب اگر تم دونوں نے دوبارہ مشن مکمل کرنے کی کوشش کی تو پھر معاملات اپنے آخری انجام تک خود بخود پہنچ جائیں گے اور اگر تم واپس جانے کا فیصلہ کرو تو لاسلکی کے چیف ہربرٹ اور اسٹارم کے چیف سیکرٹری دونوں کو میری طرف سے بتا دینا کہ آئندہ اگر ان کا کوئی ایجنٹ پاکیشیا میں نظر آیا تو اس کے بعد اسٹارم کی کیمیائی ہتھیاروں کی لیبارٹری کا خاتمہ بہر حال کر دیا جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا بھی اٹھی اور وہ دونوں تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گئے۔ والٹ ہونٹ بھینچے ہوئے خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک جوزف نے جیب سے ہاتھ نکالا اور دوسرے لمحے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی وہ دونوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے ہی لگے تھے کہ ایک بار پھر ان کے ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگے اور پھر پہلے کی طرح تاریکی میں ڈوب گئے اور ایک بار پھر والٹ کے

ذہن میں روشنی پھیلی تو اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو سمیٹنا چاہا تو بے اختیار چانک پڑا کیونکہ اس جسم اس کی مرضی کے مطابق حرکت کر رہا تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ذہن کو واقعی ایک زوردار جھٹکا لگا کیونکہ وہ اسی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں ایک صوفے پر موجود تھا جہاں سے انہیں اغوا کیا گیا تھا۔ مورین بھی ساتھ والے صوفے پر موجود تھی اور اس کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات نظر آ رہے تھے۔ والٹ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ تیز تیز دم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ تھڑی دیر بعد وہ ساری کوٹھی گھوم کر اسی کمرے میں آیا تو مورین حیرت سے بت بنی صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"والٹ یہ کیا ہے۔ یہ تو وہی کوٹھی ہے ہماری رہائش گاہ"۔ مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں عمران نے واقعی اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ بوہر ہماری کار بھی موجود ہے"۔۔۔۔۔۔ والٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ والٹ نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس والٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے اپنا نام لیتے ہوئے اپنے اصل لہجے میں کہا کیونکہ ظاہر ہے اب چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

"چیف بول رہا ہوں والٹ"۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی تو والٹ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ چیف کو تو اس نمبر کا علم ہی نہیں تھا پھر اس نے یہاں کیسے کال کر دی

"آپ کو اس نمبر کا کیسے علم ہوا چیف"۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے علی عمران نے فون کر کے ساری تفصیل بتا دی ہے کہ تم اور مورین کس طرح پکڑے گئے اور عمران نے کس طرح تمہاری آواز اور لہجے میں پہلے مجھ سے بات کی اور پھر کس طرح اس نے تمہیں ہلاک کرنے کے بجائے آزاد کر کے واپس تمہاری رہائش گاہ پر پہنچا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مجھے میرے بارے میں بھی تفصیل بتا دی ہے اور ساتھ ہی مجھے یہاں کا فون نمبر بھی بتا دیا ہے تاکہ میں تم سے بات کر کے اس کی تصدیق کر سکوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چیف نے تفصیل سے ساری بات کرتے ہوئے کہا۔

"چیف اس نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے"۔۔۔۔۔۔ والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس تو ایک طرف رہی اس عمران سے بھی شکست کھا گئے ہو"۔۔۔۔۔۔۔ چیف کے لہجے میں سختی کا عنصر نمایاں ہو گیا تھا۔

"یس چیف۔ یہ حقیقت ہے کہ میں اس عمران سے ذہنی طور پر شکست کھا چکا ہوں۔ میری اس عادت کو آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں جو کچھ سمجھتا ہوں اس کا برملا اظہار کر دیتا ہوں اس لئے آپ کو لگی لپٹی بغیر بتا رہا ہوں کہ عمران مجھ سے بہت آگے ہے۔ یہ بات تو ٹھیک ہے کہ میں نے زندگی میں پہلی بار شکست کا ذائقہ چکھا ہے لیکن مجھے اس بات کا اعتراف کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کیونکہ بہرحال قدرت کے اصول اٹل ہیں۔ سیر کے مقابلے میں سوا سیر بہرحال موجود ہوتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔ ساتھ بیٹھی ہوئی مورین اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"یس باس آپ جو چاہیں مجھے سزا دیں۔ مجھے سزا قبول ہو گی لیکن اب میں اس مشن پر کام نہیں کروں گا کیونکہ بہر حال اب اس مشن کی کامیابی کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہا"۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ بہر حال میں بھی عمران سے بات کر کے اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہمارا یہ یصلہ کی پاکیشیا ایک پسماندہ ملک ہے اس لئے ہم وہاں آسانی سے کاسٹ بلوزر پک کر لیں گے بنیادی طور پر غلط ثابت ہوا ہے۔ ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کی کارکردگی کے بارے میں بخوبی علم تھا اس کے باوجود ہم نے انہیں اہمیت نہیں دی تھی حالانکہ ہمیں پہلے ہی سمجھ جانا چاہیئے تھا کہ پاکیشیا سے پرزہ حاصل کرنا کسی سپر پاورز کی لیبارٹری سے پرزہ حاصل کرنے سے بھی زیادہ مشکل ثابت ہو گا اس لئے عمران سے بات ہونے کے بعد میں نے چیف سیکرٹری صاحب سے تفصیل سے بات کی ہے اور چیف سیکرٹری صاحب بھی اس نتیجے پر پہنچے ہیں جس نتیجے پر میں پہنچا ہوں اس لئے چیف سیکرٹری صاحب نے اس مشن کو منسوخ کر دیا ہے اس لئے اب یہ پرزہ ہم پاکیشیا سے نہیں بلکہ کسی اور ملک سے حاصل کرنے کی منصوبہ بندی کریں گے اس لئے اب تم دونوں واپس آجاؤ"۔۔۔۔۔۔۔۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو والٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

"تمہیں اس قدر شکست خوردہ میں پہلی بار دیکھ رہی ہوں حالانکہ آج سے پہلے کئی بار اس سے بھی زیادہ مشکل سچوئیشنز آتی رہی ہیں اور ہم کئی بار یقینی موت کے منہ تک پہنچ گئے تھے لیکن تمہاری یہ حالت پہلے کبھی نہیں ہوئی"۔۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"مجھے پوری طرح احساس ہے مورین کہ صلاحیتوں کے لحاظ سے میں کسی طور پر عمران سے کم نہیں ہوں اور میں موت سے بھی نہیں ڈرتا کیونکہ ہماری فیلڈ ہی ایسی ہے کہ موت کا سایہ ہر لمحے ہمارے ساتھ رہتا ہے لیکن اس عمران نے جس انداز میں کھل کر باتیں کی ہیں اور ہمیں بے ہوش کر دینے کے باوجود ہمیں ہلاک نہیں کیا اس سے مجھے احساس ہو گیا ہے کہ ہم اس کے مقابلے میں انتہائی کم ظرف ہیں اور جو اعتماد اس عمران کو ہے اس کا عشر عشیر بھی ہمیں حاصل نہیں ہے اب عمران سے مقابلہ کرنے کے بجائے میرا دل چاہتا ہے کہ ایسے عظیم آدمی سے دوستی کی جائے"۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ لڑکی جولیا تو غیر ملکی ہے۔ سوئس نژاد لگتی ہے اس کے باوجود یہ عمران کہہ رہا تھا کہ یہ سیکریٹ سروس کی رکن ہے حالانکہ یہ ممکن نہیں ہے پھر اس نے یہ بات کیوں کی"۔۔۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ وہ مقامی لڑکی ہے اس پر غیر ملکی میک اپ کیا گیا تھا تاکہ ہم آئندہ اسے پہچان نہ سکیں اور شاید اسے اس لئے سیکرٹ سروس کے چیف نے عمران کے ساتھ بھیجا ہو گا تاکہ تمام بات چیت کی اسے صحیح رپورٹ مل سکے"۔۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا سیکرٹ سروس کے چیف کو اس عمران پر اعتماد نہیں ہے اور کیا ہمیں اس طرح رہا کر دینے پر چیف اس سے ناراض نہیں ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔ مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں تک میرا اندازہ ہے اس لڑکی جولیا کی موجودگی کا مطلب بھی یہی ہے کہ عمران نے چیف سے اس سارے سیٹ اپ کی پہلے سے ہی منظوری حاصل کر لی تھی اور حقیقت یہ ہے کہ ہمیں ہلاک کرنے کے

بجائے ہمیں آزاد کر دینے سے انہوں نے وہ کچھ حاصل کر لیا ہے جو شاید ہمیں ہلاک کرنے سے انہیں نہ مل سکتا اس لحاظ سے دیکھا جائے تو چیف اور اس عمران کی عقلمندی اور دور اندیشی کی داد دینی پڑتی ہے"۔۔۔۔۔۔ والٹ نے جوب دیا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھی"۔۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"تم خود سوچو اگر یہ ہمیں ہلاک کر دیتے تو لا محالہ لاسلکی کے دوسرے ایجنٹ یہاں بھیجے جاتے اس طرح یہ سلسلہ نجانے کہاں ختم ہوتا جبکہ اب چیف سیکرٹری نے یہ مشن ہی ختم کر دیا ہے اس طرح ہمیں آزاد کر کے عمران نے لاسلکی کے چیف اور چیف سیکرٹری کو یہ بتا دیا ہے کہ اگر انہوں نے مشن منسوخ نہ کیا تو ان کی لیبارٹری بھی تباہ ہو سکتی ہے اور یقیناً چیف سیکرٹری نے اس دھمکی کے پیش نظر مشن منسوخ کیا ہے ورنہ میں جانتا ہوں کہ وہ کس قدر ضدی ہیں۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف اور عمران نے وہ کچھ حاصل کر لیا ہے جو شاید آسانی سے انہیں حاصل نہ ہو سکتا تھا"۔ والٹ نے جواب دیا۔

"واقعی اب مجھے بھی احساس ہو رہا ہے کہ یہ لوگ اس پسماندہ ملک کے باشندے ہونے کے باوجود ہم جیسے ترقی یافتہ لوگوں سے ذہنی طور پر بہت آگے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔ مورین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور والٹ نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے۔ مشن تو ختم ہو گیا"۔۔۔۔۔ مورین نے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے واپس جائیں گے اور ہم نے کیا کرنا ہے"۔۔۔۔۔۔ والٹ نے جواب دیا تو اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ والٹ نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس والٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ یقیناً آپ آپ لوگوں نے واپسی کا فیصلہ کر لیا ہو گا۔ پاکیشیا میں یہ روایت ہے کہ جانے والوں کو رخصت کرنے سے پہلے تحفے دیتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ایک حقیر سا تحفہ دوں تا کہ روایت برقرار رہ سکے۔ حقیر اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ دونوں بین الاقوامی شہرت کے سیکریٹ ایجنٹ ہیں جبکہ میں ایک معمولی سا آدمی ہوں۔ بہر حال تحفہ تو تحفہ ہی ہوتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ میرا یہ حقیر تحفہ ضرور قبول کر لیں گے۔ میں حاضر ہو رہا ہوں تب تک کے لئے گڈ بائے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو والٹ نے مسکراتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔

"عجیب آدمی ہے یہ۔ اپنے آپ کو کمتر کہتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہے"۔۔۔۔۔۔ مورین نے کہا وہ چونکہ لاؤڈر کی وجہ سے عمران کی آواز سن رہی تھی اس لئے اسے معلوم تھا کہ عمران نے کیا بات کی ہے۔

"یہی تو اس کی عظمت ہے مورین"۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"یہ تحفہ کیا ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔ مورین نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"دیکھو اب وہ آئے گا تو معلوم ہاگا"۔۔۔۔ والٹ نے کہا اور مورین نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اس کے ذہن میں بہر حال تجسس کی لہر موجود تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا جبکہ بلیک زیرو ملحقہ کچن میں چائے بنانے میں مصروف تھا۔ عمران کے سامنے میز پر ایک چھوٹا سا باکس رکھا ہوا تھا۔ عمران خاموش بیٹھا اس باکس کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک وہ اس طرح چونک پڑا جیسے اسے کوئی خیال آگیا ہو۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

یس۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی لیکن آواز سنتے ہی عمران پہچان گیا کہ یہ کاسٹ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر قاضی کی آواز ہے۔ اس نے نمبر بھی لیبارٹری کے ہی ڈائل کئے تھے۔ ڈاکٹر قاضی نے یقیناً سکیورٹی کے تحت اپنا نام نہ لیا تھا۔

ڈاکٹر قاضی صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں۔ چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نمائندہ خصوصی ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ اب تو آپ کو نمائندہ خصوصی والا تعارف کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کیا ہیں اور چیف نے آپ کو کیوں اپنا نمائندہ خصوصی بنا رکھا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر قاضی نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس حسن ظن کا بے حد شکریہ ورنہ میں تو اپنے آپ کو آپ جیسے قابل سائنسدان کے مقابل کچھ نہیں سمجھتا ۔ ڈاکٹر ہاشم کا کیا ہوا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔

"اس کا کورٹ مارشک ہوا اور پھر اسے غداری کے الزام میں موت جی سزا دی گئی ہے اور اس پر عمل درآمد بھی ہو چکا ہے۔ آپ بتائیں کہ ان ایجنٹوں کا کیا ہوا جو یہاں سے کاسٹ بلوزر کی ٹیکنالوجی لے گئے تھے"۔ ڈاکٹر قاضی نے کہا

"وہ فلم میں نے ایئرپورٹ سے حاصل کر لی تھی اور اس کے بعد وہ دونوں ایجنٹ بھی ہاتھ آگئے تھے" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر وہ فلم آپ مجھے بھجوا دیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر قاضی نے کہا۔

"نہیں۔ اب وہ پاکیشیا سروس کے چیف ریکارڈ میں رہے گی اور وہ دوسری کاپی بھی جو آپ نے مجھے بنا کر دی تھی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جیسے وہ مناسب سمجھیں لیکن عمران صاحب ان دو ایجنٹوں کی ناکامی کے بعد بہر حال اور ع ایجنٹ بھی لازماً آئیں گے۔ گو ہم نے مزید احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں لیکن جب سے یہ واقعہ ہوا ہے مجھ میں اب وہ پہلے جیسا اعتماد بہر حال نہیں رہا اور میں اکثر یہ سوچ کر پریشان ہو جاتا ہوں کہ یہ سلسلہ کیسے ختم ہوگا"۔ ڈاکٹر قاضی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ چیف نے پہلے ہی اس کا بندوبست کر لیا ہے۔ انہیں بھی یہ معلوم تھا کہ دو ایجنٹوں کی ناکامی کا مطلب یہ نہیں کہ اسٹارم والے باز آجائیں گے اس لئے چیف نے اسٹارم کے چیف سیکرٹری کو دھمکی دی کہ اب اگر اسٹارم والوں نے دوبارہ پاکیشیا کا رخ کیا تو اسٹارم میں ان کی کیمیائی ہتھیار بنانے والی لیبارٹری ہی تباہ کر دی جائے گی اور یہ دھمکی کام آگئی ہے۔ یہ حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ انہوں نے پاکیشیا سے یہ پرزہ حاصل کرنے کا مشن ہی ختم کر دیا ہے۔ اب وہ کسی اور ملک سے اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ پھر تو اچھا ہو گیا لیکن اسٹارم کے سائنس دان احمق ہیں کہ ان دنوں وہ یہ پرزہ یا اس کی ٹیکنالوجی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گو آج سے چار پانچ سال پہلے واقعی ایسا ہی ہوتا تھا۔ میں نے بھی کاسٹ بلوزر کی ٹیکنالوجی کارمن سے خفیہ طور پر حاصل کی تھی اور پھر اس میں یہاں کے ماحول کے مطابق ضروری تبدیلیاں کر کے تیار کر لیا تھا کیونکہ کارمن اور پاکیشیا کے ماحول میں بے حد فرق ہے اور پھر ہم نے یہ کیمیائی ہتھیار کارمن کے خلاف استعمال نہیں کرنے بلکہ اگر کبھی ضرورت پڑی تو ان کا استعمال یہاں ایشیا ہی میں ہونا ہے لیکن گزشتہ سال اس کی ٹیکنالوجی اوپن ہو چکی ہے۔ ایکریمیا کے ایک سائنس دان وکٹر ہیلوم نے اس پر ایک تفصیلی مقالہ لکھا تھا۔ گو انہوں نے اسے اپنی زندگی میں تو شائع نہیں کیا تھا لیکن انہوں نے وصیت کر دی تھی کہ ان کی موت کے بعد اسے شائع کر دیا جائے۔ چنانچہ ان کے انتقال کے بعد بین الاقوامی سائنس میگزین میں اسے شائع کر دیا گیا۔ گو حکومت ایکریمیا نے معلوم ہونے پر اس میگزین کی تمام کاپیاں ضبط کر

لیں لیکن اس کے باوجود اس کی کئی کاپیاں باہر پہنچ گئی تھیں اس لئے دنیا پر اس کی بنیادی ٹیکنالوجی اوپن ہو گئی ہے۔ اسٹارم کے سائنس دان چاہتے تو اسے آسانی سے حاصل کر سکتے تھے"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر قاضی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس میگزین میں اور کب یہ شائع ہوا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا تو ڈاکٹر قاضی نے میگزین کا نام اور دوسری تفصیل بتا دی۔

"او کے بہر حال آپ قطعی بے فکر ہو کر کام کریں لیکن احتیاط بہر حال ہونی چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"احتیاط تو اب ہماری زندگی کا لازمی حصہ بن چکی ہے عمران صاحب"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر قاضی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا ویسے بڑا عجیب سا نام ہے۔ پہلے کبھی سنا نہیں لیکن بہر حال مجھے پسند آیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران کے چہرے پر یکلخت چھائے ہوئے سنجیدگی کے تاثرات غائب ہو گئے تھے اور اب وہاں شرارت کے تاثرات نمایاں نظر آرہے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر واضی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میرا مطلب آپ کی بیگم کے نام سے تھا۔ احتیاط قاضی یا احتیاط بیگم۔ ایسا ہی ہو گا"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میری بیگم۔احتیاط بیگم۔کیا مطلب۔میں نے تو شادی ہی نہیں کی اب تک "۔۔۔۔۔ڈاکٹر قاضی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ احتیاط اب آپ کی زندگی کا لازمی حصہ بن چکی ہے اور زندگی کا لازمی حصہ تو بیگم ہی ہو سکتی ہے "۔ومران نے آخر کار وضاحت کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر قاضی باوجود اپنی سنجیدگی کے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"بہت خوب۔آپ واقعی دلچسپ مذاق کرتے ہیں۔بہرحال میرا یہ مقصد نہیں تھا۔خدا حافظ "۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ارے صرف بیگم کا نام سنتے ہی دوڑ لگا دی۔جب اصل بیگم آئے گی تو کیا ہو گا "۔۔۔۔۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔اسی لمحے بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں اٹھائے میز کے قریب آیا اور اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری لے کر اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"کس نے دوڑ لگا دی ہے عمران صاحب "۔۔۔۔۔بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"محترمہ احتیاط کے ہونے والے شوہر نامدار جناب ڈاکٹر قاضی صاحب کاسٹ لیبارٹری کے انچارج نے "۔۔۔۔۔عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

" محترمہ احتیاط۔کیا مطلب یہ کیسا نام ہے "۔۔۔۔۔بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے اسے ڈاکٹر قاضی کا فقرہ اور پھر اپنا جواب بتا دیا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔عمران نے مسکراتے ہوئے ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں "۔۔۔۔۔رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں سلیمان دانش منزل سے۔میری لائبریری میں جاؤ اور وہاں سے رسالہ انٹرنیشنل سائنس میگزین کا گزشتہ سال والا بنڈل اٹھا کر چیک کرو کہ اس میں ماہ فروری کا رسالہ موجود ہے یا نہیں اور پھر مجھے بتاؤ میں فون ہولڈ رکھتا ہوں۔عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی صاحب "۔۔۔۔۔۔دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ریسیور علیحدہ رکھنے جانے کی آواز سائی دی۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے "۔۔۔۔۔۔ومران نے پوچھا۔

"رسالہ موجود ہے "۔۔۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا۔

" تو اس رسالے کو کسی لفافے میں ڈال کر یہاں دانش منزل پہنچا دو "عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"اس رسالے میں کیا خاص بات ہے عمران صاحب "۔۔۔۔۔۔بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے ڈاکٹر قاضی سے ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"جب اس کی ساری کاپیاں ضبط کر لی گئیں تھیں تو یہ آپ کے پاس کیسے پہنچ گیا"-----بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ عسالہ صرف ایکریمیا سے ہی نہیں چھپتا ایشیا کے لئے اس کا علیحدہ ایڈیشن چھپتا ہے۔ایکریمیا والوں نے شاید ایکریمیا میں چھپنے والے ایڈیشن کو ہی ضبط کیا ہو گا اس لئے ایشیا میں چھپنے والے ایڈیشن کی طرف ان کی توجہ یا تو گئی نہیں ہو گی یا بعد میں ہوئی ہو گی اس طرح جن کے مستقل آرڈر ہوتے ہیں ان کا رسالہ چونکہ چھپتے ہی بجھوا دیا جاتا ہے اس لئے وہ پہنچ گیا"-----عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو آپ نے یہ مضمون یقیناً پڑھا ہو گا۔آپ کو خود یاد ہونا چاہئے تھا"-----بلیک زیرو نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بعض اوقات مسلسل کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے رسائل پڑھنے کا موقع ہی نہیں ملتا اور بعض اوقات رسالے میں صرف چند مضامین ہی پڑھنے کا موقع ملتا ہے اس لئے یقیناً یہ مضمون بھی مس ہو گیا ہو گا"-----عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو چونک پڑا۔ مخصوص سیٹی کی آواز بتا رہی تھی کہ دانش منزل کی گیٹ کی دیوار میں نصب مخصوص خانے میں کوئی چیز ڈالی گئی ہے آٹو میٹک سسٹم کے تحت یہ چیز سیدھی میز کی سب سے نچلی دراز میں خود بخود پہنچ جایا کرتی تھی اس لئے جب سیٹی کی آواز بند ہوئی تو بلیک زیرو نے میز کی نچلی دراز کھولی اور پھر جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا اور عمران اور بلیک زیرو دونوں سمجھ گئے

کہ یہ وہی رسالہ ہے جو عمران نے سلیمان سے ذریعے منگوایا تھا۔ بلیک زیرو نے پیکٹ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے کھولا اور اندر موجود رسالہ نکال کر اس نے اسے کھولا اور دیکھنے لگا۔ پھر اس کی نظر ایک مضمون پر جم گئیں۔

"موجود ہے وہ مضمون"-----بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں"-----عمران نے مختصر سا جواب دیا اور پڑھنے میں مصروف رہا۔ کچھ دیر بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسالہ بند کر دیا۔

"ڈاکٹر قاضی کی بات درست ہے۔اسٹارم کے سائنس دان واقعی احمق ہیں۔اس مضمون میں وہ سب کچھ واضح طور پر درج ہے جو کچھ وہ پاکیشیا سے پرزہ یا اس کی ٹیکنالوجی چوری کرا کر حاصل کرنا چاہتے تھے"-----عمران نے کہا۔

"پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے" بلیک زیرو نے کہا۔

"تم اس مضمون کی ایک کاپی بنا کر لاؤ"-----عمران نے رسالہ اٹھا کر اسے کھول کر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مضمون کا نام اور صفحہ نمبر بتا کر رسالہ اسے دے دیا۔ بلیک زیرو رسالہ اٹھائے اندرونی دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ عمران کے سامنے پڑے ہوئے باکس میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس میں سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب جلنے بجھنے لگا تو عمران نے تیزی سے باکس کے کونے میں موجود

ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی سرخ رنگ کا بلب سبز ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ریسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس والٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ والٹ کی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چیف بول رہا ہوں والٹ"۔۔۔۔۔ ایک دوسری آواز باکس میں سے نکلی اور عمران کے چہرے پر موجود مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔ پھر ان دونوں کے درمیان طویل وقت تک گفتگو ہوتی رہی جسے عمران بیٹھا خاموشی سے سنتا رہا اسی دوران بلیک زیرو واپس آ گیا تھا۔ اس نے باکس میں پکڑی ہوئی نضمون کی کاپی اور رسالہ عمران کے سامنے رکھا اور واپس جا کر اپنی کرسی پر خاموشی سے بیٹھ گیا اور وہ بھی باکس میں سے نکلنے والی آوازیں سنتا رہا۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو اس کے ساتھ ہی باکس کا سبز رنگ کا بلب ایک جھماکے سے دوبارہ سرخ رنگ کا ہو گیا اور عمران نے باکس کے کونے میں موجود بٹن پریس کیا تو سرخ رنگ کا بلب بھی بجھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ اسٹارم حکونت نے پاکیشیا سے پرزہ چوری کرنے کا مشن واقعی منسوخ کر دیا ہے"۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بیری لاسلکی کے چیف ہر برٹ سے بات ہوئی تھی اس میں اس نے یہی بتایا تھا کہ وہ مشن منسوخ کرا دے گا لیکن ظاہر ہے یہ بات حتمی نہیں تھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ مشن منسوخ نہ کرتے اس میں نے والٹ کی رہائش گاہ میں موجود فون میں خصوصی آلہ نصب کر دیا تھا اور لاسلکی کے چیف کو خود ہی وہاں کا

نمبر بھی بتا دیا تھا تاکہ جب وہ والٹ سے بات کرے تو ہم ان کے درمیان ہونے والی گفتگو یہاں سن سکیں اس طرح اصل حقیقت سامنے آ سکتی تھی اور اب یہ بات چیت سننے کے بعد بہرحال یہ بات کنفرم ہو گئی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر بعد عمران نے فون کا ریسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دئے۔ جیسے ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی باکس میں سے بھی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور اس کے ساتھ ہی سرخ بلب جل اٹھا لیکن عمران نے باکس کو اٹھا کر اس کے عقب میں موجود ایک بٹن آف کر دیا تو بلب بجھ گیا اور عمران نے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔ ظاہر ہے اب جب وہ خود بات کر رہا تھا تو اب اسے بات چیت باکس کے ذریعے سننے کی ضرورت نہ رہی تھی۔

"یس والٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ریسیور اٹھائے جانے کے ساتھ ہی والٹ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ یقیناً آپ لوگوں نے واپسی کا فیصلہ کر لیا ہوگا۔ پاکیشیا میں یہ روایت ہے کہ جانے والوں رخصت کرنے سے پہلے تحفہ دیتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ایک حقیر سا تحفہ دوں تاکہ روایت برقرار رہ سکے۔ حقیر اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ دونوں بین الاقوامی شہرت کے سیکرٹ ایجنٹ ہیں جبکہ میں ایک معمولی سا آدمی ہوں۔ بہرحال تحفہ تو تحفہ ہی ہوتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ میرا یہ حقیر تحفہ ضرور قبول کر لیں گے۔ میں حاضر ہو رہا ہوں تب تک کے لئے گڈ بائے"۔۔۔۔۔ ومران نے کہا اور دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر اس نے ریسیور رکھ دیا۔

"یہ مضمون شاید آپ انہیں بطور تحفہ دینا چاہتے ہیں" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ حقیر سا تحفہ "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران جسے حقیر سا تحفہ کہہ رہا ہے وہ اسٹارم حکومت کے لئے کتنا بڑا اور اہم ثابت ہو گا۔ عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں" رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف "۔۔۔۔۔ جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"تم والٹ کی رہائش گاہ ریڈ لائن کالونی کے سامنے پہنچ جاؤ۔

عمران وہاں پہنچ رہا ہے تم نے اس کے ساتھ والٹ اور اس کے ساتھی عورت سے ملنا ہے اور تم نے اس ساتھ رہ کر سیکرٹ سروس کی نمائندگی کرنی ہے لیکن تم اب وہاں جانے سے پہلے مقامی میک اپ کرو گی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

" مقامی میک اپ چیف "۔۔۔۔۔ جولیا نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پہلے تم عمران کے ساتھ ان دونوں سے اپنی اصلی شکل میں مل چکی ہو اس وقت یہ خیال نہ تھا کہ والٹ اور لاسلکی کا چیف یہ مشن ختم کر دے گا اس لئے ضروری نہ تھا کہ وہ زندہ رہ جاتے لیکن اب چونکہ حکومت اسٹارم نے مشن منسوخ کر دیا ہے اور والٹ اور اس کی ساتھی عورت بھی واپس جا رہے ہیں اس لئے تم اب انہیں مقامی میک اپ میں ملو گی تاکہ وہ اب تمہارے میک اپ کو تمہاری اصلی شکل سمجھ لیں عمران کو میں نے ہدایات دے دی ہیں اس لئے وہ خود ہی اس بارے میں وضاحت بھی کر دے گا۔ تمہارا نام البتہ جولیا ہی رہے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس چیف۔ آپ واقعی بے حد گہرائی میں سوچتے ہیں"۔ جولیا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا لیکن عمران نے کوئی جوب دیئے بغیر رسیور رکھ دیا۔ ظاہر ہے بطور ایکسٹو وہ جولیا کی اس بات کا کوئی الٹ پلٹ جواب نہ دے سکتا تھا۔

"جولیا کو تو آپ نے جواب نہیں دیا لیکن جن جذبات کا اظہار جولیا نے کیا ہے وہی میرے بھی ہیں۔ مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہ رہا تھا لیکن آپ نے اسے بھی ذہن میں رکھا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ اب آئندہ میرا دانش منزل میں داخلہ بھی بند ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی افسردہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"دانش منزل میں داخلہ بند۔ کیا مطلب۔ میں سمجھ نہیں آپ کی بات"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" جولیانے بھی اپنے فلیٹ میں داخلہ بند کر رکھا ہے اور اب تمہارے جذبات بھی جولیا جیسے ہو گئے ہیں اس لئے ظاہر ہے"۔ عمران نے مسمسے سے لہجے میں جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"واقعی مجھ سے غلطی ہوئی ہے مجھے جذبات کے بجائے خیالات کہنا چاہیئے تھا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اوہ پھر تو ایکسٹو کی بجائے میڈم ایکسٹو کہنا پڑے گا تمہیں اور یہ خاصا مشکل لفظ ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیوں یہ میری جنس کیوں آپ نے تبدیل کر دی ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس لئے کہ عورتوں جیسے خیالات مردوں کے ذہن میں آہی نہیں سکتے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ سے تو بات کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے"۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شکر ہے اللہ نے بچالیا اب مجھے یہ مشکل لفظ نہ بولنا پڑے گا کیا نکہ بات کرنے میں مشکل مردوں کو ہی پیش آتی ہے۔ عورتوں کو تو بات ختم کرنے میں مشکل پیش آتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو ہنسنے لگا۔

عمران نے قلمدان سے بال پوائنٹ نکالا اور مضمون کی اس کاپی پر جو کہ بلیک زیرو تیار کر کے لایا تھا رسالے کا نام اشاعت کا مہینہ اور سن لکھ کر اس نے نیچے لکھا علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کی طرف سے ایک حقیر سا تحفہ اور پھر بال پوائنٹ اس نے واپس قلمدان میں رکھ دیا اور مضمون کو اس نے اس لفافے میں واپس رکھا جس میں سلیمان نے رسالہ پیک کر کے بھیجا تھا۔

"اس رسالے کو لائبریری میں رکھ دو بعد میں لے جاؤں گا"۔ عمران نے کہا اور پیکٹ اٹھا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کی گفٹ پیکنگ کر لیں تو زیادہ اچھا ہے۔ آخر تحفہ ہے۔" بلیک زیرو نے بھی احتراماً اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"گفٹ پیکنگ۔ کیا کہہ رہے ہو جانتے ہو گفٹ پیکنگ پر کتنا خرچہ آرہا ہے آجکل اور پھر جو گفٹ پیکنگ کرا سکتا ہو اسے پھر حقیر سا تحفہ دینے کی کیا ضرورت ہے"۔۔۔۔ عمران نے جوب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" میرا خیال ہے جولیا ابھی نہیں پہنچی ہو گی۔ اسے میک اپ کرنے میں کافی وقت لگ جائے گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے بھی ابھی رانا ہاؤس جانا ہے تا کہ حقیر تحفہ دینے کے لئے مناسب لباس اور مناسب گاڑی کا بندوبست کر سکوں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ بھی میک اپ کریں گے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ارے نہیں صرف قیمتی لباس پہنوں گا اور رانا ہاؤس کی سب سے قیمتی بیوک کی چابی جوزف سے مانگوں گا تا کہ کم از کم والٹ کو احساس ہو سکے کہ حقیر تحفہ دینے واقعی مفلس اور قلاش آدمی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے کانوں میں بلیک زیرو کے ہنسنے کی آواز پڑی لیکن وہ مڑے بغیر مسکراتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

کولیا مقامی میک اپ میں اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ والٹ کی رہائش گاہ یہاں سے کچھ فاصلے پر تھی اسے معلوم تھا کہ عمران اس کی کار پہچانتا ہے اس لئے وہ اندر ہی بیٹھی رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب نئے ماڈل کی انتہائی قیمتی اور شاندار بیوک اس کے قریب آکر رکی تو جولیا نے چونک کر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گیئں کیونکہ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران موجود تھا جس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش خراش کا سوٹ تھا اور اس سوٹ میں وہ واقعی بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔

"میری کار میں آجاؤ مقامی جولیا۔ گو یہ پھٹیچر سی کار تمہارے قابل تو نہیں ہے لیکن کیا کروں مانگے کی چیزیں تو ایسی ہی ہوتی ہیں"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ پھر وہ جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتری اور اس نے کار لاک کی اور عمران کی کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"یہ کار اور لباس کیا کوئی خاص بات ہے"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاتون اور وہ بھی خوبصورت خاتون ہو تو رعب تو ڈالنا ہی پڑتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو کیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے کا رنگ بدلنا شروع ہو گیا تھا۔

"کیا مطلب۔ کس خاتون کی بات کر رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

جس پر رعب ڈالنا مقصود ہو"۔ عمران نے جوب دیا۔

یہی تو پوچھ رہی ہوں کون ہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہی جو رعب نہیں مانتی" عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"کون نہیں مانتی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جس کے پاس چیف نے بھیجا ہے مجھے بھی اور تمہیں بھی۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو آگے بڑھا دیا اور جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا۔

اوہ۔ اوہ تو تم نے یہ لباس اور کار اس مورین پر رعب ڈالنے کے لئے استعمال کی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مورین۔ واہ کس قدر خوبصورت نام ہے۔ ہمارے ہاں شاید مورنی کہتے ہوں گے مورین کو لیکن ایک بات ہے جولیا مورنی تو بڑی بدصورت ہوتی ہے۔ خوبصورت تو مور ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے سڑک کراس کر کے کوٹھی کے گیٹ کی طرف کار موڑتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود تم اس پر رعب ڈالنا چاہتے ہو۔ کیوں"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کروں مقامی لڑکیاں اس لئے رعب نہیں مانتیں کہ وہ بے حد خوبصورت ہوتی ہیں۔ اگر یقین نہ آئے تو بے شک بیک مرر میں اپنا چہرہ دیکھ لو"۔۔۔۔۔ عمران نے کار کو پھاٹک کے سامنے روکتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہیں مقامی لڑکیاں پسند ہیں۔ جولیا نے اور زیادہ بگرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ظاہر ہے ان کا کوئی مقام تو ہوتا ہے جیسے تمہارا"۔ عمران نے جولیا کا اور زیادہ بگڑتا ہوا چہرہ دیکھ کر کہا۔

" لیکن میں تو اس وقت مقامی میک اپ میں ہوں"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم میک اپ نہ بھی کرو تب بھی تب مقامی ہو کیونکہ تم پاکیشیا کی شہری ہو"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر کار سے اترا اور اس نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا اور پھر واپس آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا کا چہرہ اب نارمل ہو چکا تھا۔

" یہ مورین پر تم نے رعب ڈالنا کیوں ضروری سمجھا"۔ اچانک جولیا نے کہا اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور عمران نے کار آگے بڑھادی اور پھر پورچ میں کھڑی سرخ رنگ کی کار کے پیچھے اسے روک دیا۔ سامنے برآمدے میں مورین کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے ساتھ ساتھ مرعوبیت کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"آؤ جولیا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ دوسری طرف سے جولیا بھی نیچے اتری۔ اسی لمحے والٹ بھی ان کے قرب پہنچ گیا۔

"خوش آمدید مسٹر علی عمران"۔۔۔۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ جولیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی نمائندہ خصوصی۔ آپ کی ملاقات اس سے پہلے بھی ہو چکی ہے لیکن اس وقت یہ میک اپ میں تھی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو والٹ نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کی بات سمجھ گیا ہو۔ پھر مورین نے بھی آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور اس کے بعد وہ

سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گئے۔ والٹ نے وہاں موجود ریفریجریٹر سے جوس کے ڈبے نکالے اور انہیں میز پر رکھ دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ لوگ شراب نہیں پیتے اس لئے جوس پیش کر رہا ہوں"۔۔۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ "عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مسٹر عمران یہ آپ کی ذاتی کار ہے یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی ہے"۔۔۔ مورین سے شاید رہا نہ گیا اس لئے اس نے پوچھ ہی لیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف تو انتہائی کنجوس ہے۔ بے شک جولیا سے پوچھ لیں وہ تو سرے سے کار میں سفر کرنے کا قائل ہی نہیں ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ جب بسیں موجود ہیں تو پھر کار خریدنا اور پٹرول پھونکنا حماقت ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ کی ہنسی بتا رہی ہے مس جولیا کہ عمران غلط کہہ رہا ہے"۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چیف کے بارے میں تو یہ واقعی غلط کہہ رہا ہے البتہ یہ بات درست ہے کہ یہ کار اس کی ذاتی ہے۔ دراصل عمران یہاں کے ایک بہت بڑے جاگیردار سر عبدالرحمٰن کا اکلوتا بیٹا ہے اس لئے ٹھاٹھ باٹھ سے رہتا ہے"۔۔۔ جالیا نے مسکراتے ہوئے جوب دیا۔

"جاگیر دار لیکن ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ سر عبدالرحمن یہاں کے سنٹرل انٹیلی جنس بیورہ کے ڈائریکٹر جنرل ہیں "۔۔۔۔۔ والٹ نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ لیکن سروس ان کا شوق ہے اور بس "۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مورین اور والٹ کے چہروں پر خاصی مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ان کے دوسرے شوق کا بھی بتادو کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو انہوں نے عاق کرر کھا ہے اس لئے بیچارہ جاگیر دار کا مفلس اور قلاش بیٹا ایک تنگ سے فلیٹ میں رہنے پر مجبور ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں عمران میں نے تمہارا فلیٹ دیکھا ہے وہ تو واقعی بے حد تنگ ہے پھر تم یہ انتہائی قیمتی ترین کار کہاں کھڑی کرتے ہو"۔ والٹ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"انتہائی قیمتی ترین کار۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں میری مفلسی کا مذاق اڑانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ یہ کار جسے میں نے ایک کباڑی سے تول کر لوہے کے بھاؤ خریدا ہے کس طرح انتہائی قیمتی ترین ہو سکتی ہے اور پھر اگر یہ واقعی انتہائی قیمتی ترین کار ہوتی تو اب تک ایک کروڑ بار چوری ہو چکی ہوتی۔ بیچاری فلیٹ کے سامنے سڑک کی سائیڈ پر ہی کھڑی رہتی ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو والٹ اور مورین دونوں کے چہرے ہونق سے ہو گئے۔

"یہ۔ یہ۔ نئے ماڈل کی خصوصی بیوک آپ نے کباڑیے سے خریدی ہے اور یہ سڑک پر کھڑی رہتی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کار تو شہزادوں کو بھی نصیب نہیں ہوتی "۔۔۔۔۔ مورین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دراصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ کے ہاں کباڑی نجانے کسے کہتے ہوں۔ ہمارے ہاں کباڑی اسے کہتے ہیں جو کاروباری لحظ سے سب سے دولت مند ہو "۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو والٹ اور مورین بے اختیار ہنس پڑے۔

"میں نے آپ سے ایک حقیر سے تحفے کا کہا تھا۔ میں وہ تحفہ لے آیا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ برا نہیں منائیں گے کیونکہ تحفہ چاہے حقیر ہی کیوں نہ ہو بہر حال تحفہ ہی ہوتا ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے خود ہی اپنے تحفے پر بے حد شرمندگی محسوس ہو رہی ہو۔

"ایسی کوئی بات نہیں تحفہ تو بہر حال تحفہ ہی ہوتا ہے۔ تمہاری مہربانی ہے کہ تم نے ہمیں اس قبل سمجھا "۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ والٹ اور مورین کے ساتھ ساتھ جولیا کے چہرے پر بھی تجسس کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحوں کے بعد عمران کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا۔

"کوئی رسالہ ہے شاید۔ پھر تو یہ انتہائی قیمتی تحفہ ہے "۔ والٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رسالہ خریدنے کی ہمت کہاں مجھ میں۔ بڑی کوشش کے بعد ایک مضمون ہاتھ آیا ہے اور وہ بھی اس کی کاپی "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے لفافے میں سے مضمون نکالا اور اسے والٹ کے سامنے رکھ دیا۔

"انٹرنیشنل سائنس میگزین۔ کیا مطلب "۔۔۔۔ والٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ آپ کے ساتھ ساتھ آپ کے چیف اور اسٹارم کے اعلیٰ حکام اور سائنس دانوں کے لئے تحفہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سمیت سب کو یہ تحفہ ضرور پسند آئے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو کوئی سائنسی مضمون ہے۔ پلیز عمران صاحب اب ذرا وضاحت بھی کر دیں ورنہ ہم واقعی تجسس کے ہاتھوں پاگل ہو جائیں گے "۔۔۔۔ والٹ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی حکومت خفیہ طور پر کیمیائی ہتھیار تیار کرنا چاہتی ہے لیکن آپ کے سائنس دان اس کے اہم ترین پرزے کاسٹ بلوزر کو اس لئے تیار نہیں کر سکے کیونکہ اس کی ٹیکنالوجی ان کے پاس نہیں ہے اور چونکہ اس کے بغیر کام آگے نہیں بڑھ سکتا تھا اس لئے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ پرزہ یا اس کی ٹیکنالوجی پاکیشیا سے حاصل کی جائے۔ چنانچہ اس لئے انہوں نے آپ دونوں کو یہاں بھیجا۔ یہی بات ہے ناں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ہاں لیکن اب تو یہ مشن منسوخ کر دیا گیا ہے۔ مجھے چیف کا فون آیا تھا"۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اب اسٹارم والوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کاسٹ بلوزر یا اس کی ٹیکنالوجی اب پاکیشیا کے بجائے کسی اور ملک سے حاصل کی جائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو والٹ اور مورین دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا چیف نے تمہیں یہ بتایا ہے"۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"نہیں میں نے جب ہربرٹ سے بات کی تھی تو اس نے کہا تھا کہ وہ کوشش کرے گا کہ یہ مشن منسوغ ہو جائے لیکن جب اس نے تمہیں یہاں فون پر کال کیا تو اس نے تمہیں یہ بات بتائی تھی"۔ عمران نے جوب دیا ۔

"لیکن پھر تمہیں کیسے معلوم ہو گیا"۔۔۔۔ والٹ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

آپ کے اس فون میں ایک ایسا آلہ لگا دیا گیا تھا کہ جیسے ہی فون کال آئے ساتھ ہی چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اسے سن لے۔ اس آلے کی وجہ سے اس فون پر ہونے والی تمام بات چیت چیف اس طرح سن سکتا تھا جیسے تم نے یہاں سنی ہو گی اور یہ کام چیف نے اس لئے کیا تا کہ یہ بات کنفرم ہو سکے کہ واقعی پاکیشیا کے خلاف مشن منسوخ ہو گیا ہے یا نہیں کیونکہ ظاہر ہے تمہار چیف ہم سے تو بلف کر سکتا تھا تم سے نہیں"۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو والٹ اور مورین کے چہرے حیرت سے بگڑتے چلے گئے۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ میں تو اس ملک کو پسماندہ سمجھتی رہی ہوں لیکن تم لوگ ترقی یافتہ ممالک سے بھی زیادہ ترقی یافتہ ہو"۔ مورین نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جولیا کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے مس مورین کہ آپ ایسا سمجھتی ہیں۔ بہر حال اس کنفرمیشن کے بعد چیف نے سوچا کہ آپ کو خواہ مخواہ دوسرے ترقی یافتہ مملک میں یہ ٹیکنالوجی حاصل کرنے کے لئے کام کرنا پڑے گا اس لئے اس نے مجھے حکم دیا کہ میں ٹیکنالوجی آپ کو تحفہ میں دے دوں۔ چنانچہ یہ حقیر تحفہ حاضر ہے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کاسٹ بلوزر کی ٹیکنالوجی ہے۔ کیا واقعی"۔۔۔۔ والٹ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو۔

ہاں۔ یہ مضمون گزشتہ سال انٹرنیشنل سائنس میگزین میں شائع ہوا تھا۔ گو ایکریمیا نے اس اشاعت کی تمام کاپیاں ضبط کر لی تھیں تاکہ یہ ٹیکنالوجی اوپن نہ ہو سکے لیکن ایکریمیا بھی یقیناً پاکیشیا کو پسماندہ ملک ہی سمجھتا ہے اس لئے اسے یہ خیال نہ آسکا تھا کہ پاکیشیا والوں نے یہ رسالہ پہلے ہی حاصل کر لیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ میرے تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ آپ اس قدر قیمتی اور اہم تحفہ ہمیں دیں گے۔ میں نہ صرف خود بلکہ پورے اسٹارم کی طرف سے آپ کا اور آپ کے چیف کا شکریہ ادا کرتا ہوں"۔۔۔۔ والٹ نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"آپ کا شکریہ مس جولیا کے ذریعے چیف تک پہنچ جائے گا البتہ میرا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مجھے حقیقتاً شرم آرہی ہے کہ آپ جیسے بین الاقوامی سیکرٹ ایجنٹ میرے جیسے معمولی آدمی کا شکریہ ادا کریں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو والٹ اور مورین بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کی یہی باتیں تو آپ کی عظمت کا ثبوت ہیں عمران صاحب۔ یقین کریں مجھے اپنے ملک کے مشن میں ناکامی پر بڑا گہرا صدمہ تھا لیکن آپ جیسے عظیم آدمی سے ملاقات کے بعد مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ ہمارا یہ مشن بہر حال مکمل ہو گیا ہے"۔۔۔۔ مورین نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"دیکھا تم نے جولیا کیسا رعب پڑا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم درست کہہ رہے ہو عمران۔ تمہاری عظمت کا رعب واقعی ہم پر چکا ہے۔ بہر حال تمہارا یہ احسان کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔ جب بھی ہمارے متعلق کوئی کام ہو ہم اس کے لئے اپنی جانیں بھی دینے سے دریغ نہیں کریں گے"۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں والٹ۔ جب یہ مضمون چھپ چکا ہے تو پھر کیسا احسان۔ بہر حال اب ہمیں اجازت "۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو والٹ اور مورین بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ انہیں چھوڑنے پورچ تک آئے۔

" آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم لوگوں کو کس طرح دوست بنا لیتے ہو۔ پہلے میں حیران ہوتی تھی کہ دنیا میں جہاں بھی جاؤ تمہارے دوست مل جاتے ہیں اور دوست بھی ایسے جو تم پر جان نچھاور کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے "۔۔۔۔ جولیا نے کوٹھی سے باہر نکلتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش ایسا ہوتا "۔۔۔۔ عمران نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا میں نے غلط کہا ہے "۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آج تک تمہیں تو دوست بنا نہیں سکا۔ ساری دنیا میں دوست کہاں سے بن جائیں گے میرے "۔۔۔۔ عمران نے کار کو جولیا کی کار کے قریب لے جا کر روکتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا تم مجھے اپنا دوست بھی نہیں سمجھتے "۔۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک محاورہ ہے کہ دوست وہ ہوتا ہے جو دوست کا ہاتھ پکڑے اور میری تو یہ حسرت ہی رہی کہ صفدر خطبہ نکاح یاد کرے تا کہ ہاتھ پکڑا جا سکے لیکن اب کیا کہوں "۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا ہاتھ پکڑنے کا مطلب سمجھ گئی۔ اس لئے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

اس کے چہرے پر بے اختیار گلاب کے پھول کھل اٹھے تھے۔

"اب صفدر کو زبردستی یاد کرانا پڑے گا "۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر تیزی سے کار سے نیچے اتر گئی۔

"ابھی یاد نہیں ہوا تو یہ حال ہے کہ گاڑی کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھنا گوارا نہیں ہے یاد کر لینے کے بعد کیا ہو گا "۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار اس انداز میں ہنس پڑی کہ عمران کا ہاتھ اس کے سر پر پہنچ گیا۔

ختم شد